ليس المؤمن بالطعان و لا اللعان و لا الفاحش و لاالبذى

مسلمان طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بیہودہ بکنے والا، گالی دینے والانہیں ہوتا

(ترمذی)

الحمدللہ کہ رسالہ جامعہ

مغلظاتِ مرزا

جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی رنگین ومرصع، اعجازی وکراماتی بیشمار ’’گالیاں‘‘ جمع کی گئی ہیں جن سے ان کی اخلاقی تصویر ایسی برہنہ وبے نقاب ہوگئی ہے کہ بے حیائی اور بے غیرتی بھی شرمندہ ہے۔ آخر میں ان ’’معجزانہ گالیوں‘‘ کوردیف وار لکھ کر آپ کے اخلاق ودیگر دعاوی کو پیوند زمین کردیا گیا ہے۔

مؤلفہ

جناب مولانا مولوی حافظ نور محمد خان صاحب، مبلغ ومناظر مظاہر علوم سہارنپور

تسہیل: مولانا شاہ عالم گورکھپوری

ترتیب وپیشکش: مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

ناشر

شعبہ تحفظ ختم نبوت جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

تفصیلات

نام کتاب : مغلظات مرزا (مرزا قادیانی کی گالیاں)

تالیف : مناظر اسلام حضرت علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل وتحشیہ: جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

طباعت : ۷ستمبر ۲۰۰۷ء

تعداد : ۱۱۰۰

کمپوزنگ : شاہی کمپوٹر سینٹر دیوبند فون نمبر 01336 220345

ناشر: شعبہ تحفظ ختم نبوت جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی، پرتاپ گنج، ضلع، سوپول (بہار)

ایڈیشن : ۷رشوال ۱۴۲۹ھ مطابق ۸/اکتوبر ۲۰۰۸ء

ملنے کے پتے:

- ☆ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
- ☆ شاہی کتب خانہ دیوبند
- ☆ مکتبہ دارالعلوم دیوبند
- ☆ دیوبند کے تمام بڑے کتب خانے

نذر عقیدت

فتنہ مرزائیت کے قلع وقمع میں مجاہد ملّت شیر اسلام حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ امیر شریعت (پنجاب) نے جس ہمت واستقلال، عزیمت وایثار کا مظاہرہ کیا ہے اور مسلمانان ہند کو اس گمراہ فرقہ کے دجل وفریب سے آگاہ کرنے کے لیے جیسی سعی بلیغ وجد جہد فرمائی ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی اس ناچیز تالیف کو انتہائی عقیدت اور دلی تمنا سے آپ کے نام نامی واسم گرامی سے منسوب کر کے افتخار حاصل کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزوشرف۔

عقیدت کیش
نور محمد
از مظاہر علوم سہارنپور
۱۰ رمحرم ۱۳۵۴ھ ۱۵ راپریل ۱۹۳۵ء

قطعہ تاریخ از حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ اسعدؔ

خان صاحب مولوی نور محمد نے لکھی جب کتاب جامع اشتات وکافر ماجرا
لکھدی یہ تاریخ اسعدؔ نے قلم برداشتہ اجتماع فن دشنام جناب ــــــ میرزا
۱۳۵۴ھ

فہرست مضامین

تقریظ حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب رحمہٗ اللہ	۷	تقریظ	
ضروری گذارش	۱۰	مقدمہ از مصنفؒ	۱۶
نصیحت پرور اخلاقی تعلیاں	۱۸	عمل کی خوف ناک تصویر	۲۲

اہانت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھیانک منظر (۲۳)

گالیوں کی فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے	۳۴	عذر گناہ بدتر از گناہ	۳۷
عذر گناہ کی تصویر	۳۸	عذرات کی تنقیح	۳۹
جوابات	۴۰		

یسوع، مسیح اور عیسیٰ تینوں نام ابن مریم ہی کے ہیں

مرزا کا اقرار (۴۱)

ایک اور طرح سے ثبوت	۴۴	ایک اور طرز سے ثبوت	۴۸
ایک اور طرح سے ثبوت	۵۱	ایک اور ثبوت کہ یسوع عیسیٰ ایک ہی ہیں	۵۳
ایک اور ثبوت	۵۴	ایک ثبوت اور	۵۵

یسوع کا ذکر قرآن مجید میں ہونے کا ثبوت

مرزا کے قلم سے (۵۷)

یسوع اور عیسائیوں کے بیان کردہ صفات	۶۱	مرزائیوں کا ایک اور عذر	۶۵
جوابات	۶۶	عذر لنگ کی ایک اور مثال	۷۱
جوابات	۷۱	مرزا کی بدزبانی مرزا ہی کی خدمت میں	۷۴

توہین انبیاء کا اقراری بیان و اعلان

حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو گالی	۷۵	حضرت نوح علیہ السلام کو گالی	۷۵
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گالی	۷۷	تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین و گالی	۷۷
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں	۷۷	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گالی	۸۱
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اہانت گالی	۸۱	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو گالی	۸۱
بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں	۸۲		

علماء کرام اور مسلمانوں کو گالیاں (۸۳)

ازالہ اوہام، خزائن ج ۳، تصنیف ۱۸۹۱ء	۸۴	آسمانی فیصلہ، خزائن ج ۴۔ ۱۸۹۱ء	۸۴
آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵۔ ۱۸۹۳ء	۸۴	شہادت القرآن خ ج ۶۔ ۱۸۹۳ء	۸۷
کرامات الصادقین خزائن ج ۷۔ ۱۸۹۳ء	۸۸	حمامۃ البشریٰ، خزائن ج ۷۔ ۱۸۹۳ء	۸۹
نور الحق، خزائن ج ۸۔ ۱۸۹۴ء	۸۹	اتمام الحجۃ، خزائن ج ۸۔ ۱۸۹۴ء	۹۰
انوار الاسلام، خزائن ج ۹۔ ۱۸۹۴ء	۹۱	ضیاء الحق، خزائن ج ۹۔ ۱۸۹۵ء	۹۳
انجام آتھم مع ضمیمہ، خ ج ۱۱۔ ۱۸۹۶ء	۹۵	الاستفتاء، خزائن ج ۱۲۔ ۱۸۹۷ء	۱۰۴
ایام الصلح، خزائن ج ۱۴۔ ۱۸۹۹ء	۱۰۴	تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷۔ ۱۹۰۰ء	۱۰۵
دافع البلاء خزائن ج ۱۸۔ ۱۹۰۲ء	۱۰۵	الہدیٰ، خزائن ج ۱۸۔ ۱۹۰۲ء	۱۰۵
نزول المسیح خزائن ج ۱۸۔ ۱۹۰۲ء	۱۰۶	اعجاز احمدی، خزائن ج ۱۹۔ ۱۹۰۲ء	۱۰۷
مواہب الرحمٰن، خزائن ج ۱۹۔ ۱۹۰۳ء	۱۰۸	تذکرۃ الشہادتین، خزائن ج۔ ۱۹۰۳ء	۱۰۹
چشمہ مسیحی، خزائن ج ۲۰۔ ۱۹۰۶ء	۱۰۹	براہین احمدیہ پنجم خزائن ج ۲۱۔ ۱۹۰۵ء	۱۰۹
حقیقۃ الوحی، خزائن ج ۲۲۔ ۱۹۰۷ء	۱۱۱	چشمہ معرفت، خزائن ج۔ ۱۹۰۸ء	۱۱۲

مجموعہ اشتہارات، ج ۱ (تبلیغ رسالت) ۱۸۷۸ء تا ۱۸۹۲ء

مجموعہ اشتہارات، ج ۲ (تبلیغ رسالت) ۱۸۹۴ء تا ۱۸۹۷ء

عیسائیوں کو گالیاں

ازالہ اوہام	۱۱۴	آئینہ کمالات اسلام	۱۱۴
نور الحق	۱۱۴	انوار الاسلام	۱۱۵
ضیاء الحق	۱۱۶	آریہ دھرم خزائن ج ۱۰۔ ۱۸۹۵ء	۱۱۶
ضمیمہ انجام آتھم	۱۱۷	چشمہ مسیحی	۱۱۸
حقیقۃ الوحی	۱۱۸	چشمہ معرفت	۱۱۹

آریوں اور ہندوؤں کو گالیاں

آریہ دھرم	۱۱۹	ست بچن خزائن ج ۱۰۔ ۱۸۹۵ء	۱۲۰
ضمیمہ نزول المسیح خزائن ج ۱۸۔ ۱۹۰۲ء	۱۲۱	حقیقۃ الوحی	۱۲۱
چشمہ معرفت	۱۲۱	مرزا قادیانی کرشن جی ہے	
مرزا رودر گوپال ہے		آریوں کا پرمیشر ناف کے نیچے ہے	۱۲۲

کتاب میں مندرج تمام گالیوں کی فہرست (۱۲۳)

مرزائیوں کی جانب سے صفائی کا دعوی	۱۴۶	حقیقت حال کی مرزائیوں کو دعوت	۱۴۷
مرزائیں کا آخری عذر گناہ بدتر از گناہ	۱۴۸	جوابات حاضر ہیں	۱۴۸
مرزا کی تضاد بیانی اور اس کی رسوائی	۱۴۹	مرزا شریف کہلانے کے بھی لائق نہیں	۱۵۰
مرزا کی خوش خلقی کے مرزائی ترانے	۱۵۱	مرزا کی بد زبانی پر عیسائیوں اور مرزائیوں کی شہادتیں	۱۵۱

تحفظ ختم نبوت سے متعلق معلومات کے دیکھئے ویب سائٹ www.mtkn-deoband.net

فون نمبر Mo-0091+09359792771 0091+01336-220345

تقریظ

عالم یلمعی وفاضل لوذعی ادیب کامل جامع العلوم والفنون

حضرت استاذ محترم مولانا اسعد اللہ صاحب

مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ من بعث لیتمم مکارم الاخلاق و انہ لعلیٰ خلق عظیم ۔ اما بعد:

میں عزیز محترم جناب مولانا مولوی حافظ نور محمد خاں صاحب مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کو عرصہ سے جانتا ہوں اور آپ کی ملّی وقومی خدمات کو احترام کی نگاہوں سے دیکھتا ہوں۔ آپ نے مذاہب باطلہ کے مقابلہ میں کامیاب قلم اٹھایا ہے۔ آج کل آپ کی خصوصی توجہات مرزا غلام احمد قادیانی اوران کے متبعین کی جانب مصروف ہیں۔

اس سلسلہ میں اب تک جو رسائل مثلاً کفریات مرزا، اختلافات مرزا، کذبات مرزا، آپ نے ملک کے سامنے پیش فرمائے ہیں وہ ایک خاص حد تک انصاف پسند طبائع سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں اور ان کی معقول اشاعت ان کے مقبولیت کی صاف شہادت دے رہی ہے۔

آپ کی جدید تالیف ''مغلظات مرزا'' پیش نظر ہے۔ آپ کی محنت وکاوش اور عرق ریزی ودماغ سوزی کا اندازہ صرف کتاب دیکھنے ہی سے ہوسکتا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے جناب مرزا صاحب کے یک جائی کلام سے کسی نتیجہ کا نکالنا ''کوہ کندن وکاہ برآوردن'' کا مصداق ہے؛ چہ جائیکہ مختلف مضامین میں بکھرے ہوئے فقروں کو جمع کیا جائے۔ آپ نے

تمام اہل اسلام کیلئے عموماً اور مناظرین کے لیے خصوصاً بہت سہولت پیدا کردی ہے۔

''مغلظات'' میں اوّلاً وہ تمام گالیاں جمع کردی گئی ہیں جو جناب مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی ہیں۔ اس کے بعد عذرات کی مکمل ومدلل تردید فرمائی گئی ہے جو فریق ثانی کی جانب سے ان گالیوں کے سلسلے میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ تردید بھی مرزائی لٹریچر ہی سے کی گئی ہے۔ ایسے ہی اعذار کے متعلق کہا گیا ہے ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' پھر وہ گستاخیاں لکھی گئی ہیں جن کو حضرات انبیاء علیہم السلام وعزت کرام وصحابہ عظام کی شان میں روا رکھا گیا ہے۔ بعد ازیں اس سب وشتم کو جمع کیا گیا ہے جس کو عامۃ المسلمین وحضرات علماء کے لیے جائز رکھا گیا ہے۔ اخیر میں عیسائیوں اور آریوں کو جو مغلظات سنائی گئی ہیں یکجا کردیا ہے۔

کتاب کے ختم پر آپ نے ان تمام گالیوں کی جو مغلظات جمع فرمائی ہیں ردیف وار ایک مکمل فہرست بھی لکھ دی ہے جس سے نہایت آسانی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ جناب مرزا صاحب نے فلاں گالی کس کتاب میں کس صفحہ پر دی ہے۔ چونکہ جناب مصنف مجھ سے محبت فرماتے ہیں اس لیے میں نے امتثالاً للامر یہ سطور لکھدیں ورنہ میں اس قابل نہیں ہوں کہ تصانیف علماء پر تقریظ لکھوں۔

اسعد اللہ عفاہ اللہ

مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

تقریظ

فخر الاماثل کامل العلوم والفنون جامع المعقول والمنقول حضرت اقدس استاذ المحترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب مدظلہ العالی صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

نحمده و نصلی علی رسول الکریم اما بعد !

یہ ناکارہ خلائق اہل اسلام کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ مرزائیوں کا گمراہ فرقہ اپنے گمراہ کن خیالات کے زہریلے اثرات کی اشاعت میں جس سرعت کے ساتھ مصروف ہے اس کو دیکھتے ہوئے میرے محترم عزیز مولانا نور محمد خانصاحب مدرس ومبلغ مدرسہ مظاہر علوم سہانپور نے اس فتنۂ عمیا کے قلع قمع کے لئے ایک کامیاب ومؤثر طریقہ اختیار کیا کہ خارجی و بیرونی حملوں کو چھوڑ کر اس کے استیصال میں اندرونی وداخلی ضربوں کی طرف توجہ مبذول فرمائی اور عزیز موصوف نے مرزا غلام احمد قادیانی مسیلمۂ ثانی کی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کر کے مرزا کی اُن کفریات، اختلافات، کذبات کو جن کو قدرت نے خود مرزا جی کے ہاتھوں سے جمع کرادیا تھا، بڑی محنت وجستجو سے منظر عام پر لاکر مرزا جی کی نبوت ودیگر دعاوی کا ایسا بھانڈا پھوڑا کہ بہت سی سعادت مند طبائع کو مرزائیت کے دام فریب سے نکلنے کا ذریعہ دستیاب ہوگیا۔
اسی طرح مولانا موصوف نے مرزا غلام احمد کی تمام مرصع گالیوں، بدگوئیوں، پیغمبرانہ یاوہ گوئیوں کو ان کی مختلف کتابوں سے جمع کر کے ''مغلظات مرزا'' کے نام سے شائع کیا ہے۔ یہ نو تالیف رسالہ حقیقت میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تہذیب واخلاق کا ایک ایسا آئینہ ہے جس میں غلمدیت کے ''نومولود نبی'' کی اخلاقی تصویر اس طرح عریاں ہورہی ہے کہ ہر غیرتمند انسان اس کو دیکھ کر نفرت وحقارت کرے گا اور ایسے غیر مہذب متنبّی مرزا قادیانی کو اِس قابل نہیں سمجھے گا کہ وہ شرافت وانسانیت کے بھی حامل تھے چہ جائے کہ نبوت ورسالت کے۔ بت کریں آرزو خدائی کی۔ شان ہے تیری کبریائی کی۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی مساعی کو مشکور فرماکر علم وعمل میں ترقی عطا فرمائیں۔ امید ہے کہ حضرات اہل علم عموماً وعلمائے کرام خصوصاً مولانا موصوف کی مساعی کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے آپ کی مقبول عام تالیف کی اشاعت میں کوشش کریں گے۔

عبدالرحمٰن کامل پوری
خادم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۸ محرم ۵۴ھ

ضروری گذارش

نحمد ہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد !

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو شیریں زبانی کی تعلیم دی ہے اس لیے علماء اسلام ہمیشہ دین کی نشر واشاعت میں نرم اور شیریں زبان ہی استعمال کرتے رہے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ باطل فرقوں کی بدزبانی و بدتہذیبی کے جواب میں علماء اسلام نے ہمیشہ متانت و سنجیدگی کا ثبوت دیتے ہوئے غیروں کا بھی دل جیت لیا ہے۔

لیکن قادیانیت کے پروپیگنڈہ کی طاقت وقوت کا اندازہ آپ اس سے لگائیں مرزا قادیانی کے بدزبان بلکہ مہا بدزبان ہونے کے ثبوت میں ہزار دلائل رکھنے کے باجود اگر احقاق حق کی خاطر مرزا کو ''صاحب'' اور ''حضرت'' نہ کہا جائے؛ یا مرزا کی زبان سے نکلی ہوئی غلاظتوں کے ڈھیر، گالیاں، جھوٹ اور فریب وغیرہ مرزائیوں کو سنائے جائیں تو قادیانی بہادر، بدزبانی کا الزام علماء اسلام پر لگا بیٹھتے ہیں اور اس کا پروپیگنڈہ اتنا کرتے ہیں کہ بعض دفعہ اس سے متأثر ہوکر دور حاضر کے دانشور لوگ بھی علماء اسلام کو تہذیب وشرافت کا سبق پڑھانے بیٹھ جاتے ہیں۔ مرزا کو ''حضرت یا صاحب'' سے تعبیر نہ کرنے کی پاداش میں، کوئی علماء کی تقریروں اور تحریروں کو معیار سے گرا ہوا بتاتا ہے، کوئی غیر سنجیدہ قرار دیتا ہے اور کوئی مناظرانہ انداز کہہ کر اظہار بیزاری کرتا پھرتا ہے۔

ان پھبتیاں کسنے والوں کو اتنا بھی شعور نہیں ہوتا کہ مرزا قادیانی کی تعلیمات میں غلاظتوں کے علاوہ اور ہے ہی کیا کہ جسے پیش کیا جائے؟ اور یہ جملے تو مرزا قادیانی ہی کے ہیں مرزا ہی کی حیثیت واضح کرنے کی لیے اگر پیش کردیئے گئے تو اِس میں علماء کا قصور کیا ہے؟۔ مرزا نے تو خود ہی اس سلسلہ میں اصول بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اکثر لوگ دشنام دہی اور بیان واقعہ کو ایک ہی صورت سمجھ لیتے ہیں اور دونوں

مختلف مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے ۔ بلکہ ایسی ہر ایک بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اُس کی کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کے لازم حال ہوا کرتی ہے دشنام ہی تصوّر کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام اور سب اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے'' (ازالہ خ ۳ ص ۱۰۹)

اس عبارت سے یہ اصول تو بہر حال واضح ہو گیا کہ محض تلخی اور مرارت کی وجہ سے حق گوئی کو بدزبانی یا سخت کلامی میں داخل نہیں کیا جا سکتا۔ مرزا کی نسبت دجال، کذاب وغیرہ جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں وہ اپنے محل پر چسپاں ہونے کی وجہ سے اور ایک واقعی امر کے اظہار کی وجہ سے کیے جاتے ہیں جو سخت کلامی یا دشنام دہی میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتے ۔ اور دلائل کی روشنی میں اگر مرزا کو یہ کہا جائے کہ وہ مہابدزبان تھا، جھوٹ بولتے ہوئے شرماتا بھی نہیں تھا، تو اس میں بدزبانی اور بدتہذیبی کی کیا بات ہوئی؟ جو نہ خلاف واقعہ ہوتا ہے اور نہ اُس سے مرزا کی دل آزاری مقصود ہوتی ہے بلکہ صرف اظہار حق مقصود ہوتا ہے۔

حضرت مولانا نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ''مغلظات مرزا'' اپنے موضوع پر ایک ایسا آئینہ ہے کہ اس میں مرزائی بھی مرزا قادیانی کا مکروہ چہرہ دیکھ کر قادیانی تحریک کے مکر و فریب سے خود کو بچا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے علامہ یوسف بنوریؒ اس کتاب کے تعلق سے فرماتے تھے کہ ''ایک سنجیدہ آدمی کے لیے یہی رسالہ کافی ہے''۔

یوں تو مرزا کی تصنیفات کا پورا ذخیرہ ہی گالیوں کا مجموعہ ہے تاہم مولفؒ نے انگریزی نبوت کی زبان سے نکلی ہوئی گالیوں کی ایک مختصر سی فہرست پیش کی ہے جس میں سے ہر گالی مرزا قادیانی کے تہذیب و شرافت کی قد آدم تصویر ہے۔ اور ہر شخص یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ جو شخص خود اپنی زبان و قلم کی روشنی میں ایک سچا، شریف انسان کہلانے کے بھی قابل نہیں؛ وہ پروپیگنڈہ اور دوسروں کے ڈھنڈورا پیٹنے سے مسیح، مہدی اور نبی کیوں کر بن جائے گا۔؟؟

ہمارے قارئین کو یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ مرزا کی بدزبانیوں پر اخذ وگرفت

بھی انصاف پر مبنی اور خود مرزا ہی کے مقرر کردہ معیار کی روشنی میں ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتا ہے:

''چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اِسلئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوّت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ اُن کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاقِ رذیلہ میں گرفتار ہو۔ اور درشت بات ذرّہ بھی متحمل نہ ہو سکے۔ اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچّی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں مُنہ میں جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔ وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہو سکتا'' (ضرورۃ الامام خ ج ۱۳ ص ۴۷۸)

لہٰذا اب مرزا جیسے امام الزماں کی بدزبانی پر اگر گرفت کی جائے تو کسی کے لیے اس مسئلہ میں چون وچرا کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اور حق بات یہ ہے کہ جس مرزائیت میں غلاظتوں کے یہ انبار ہوں اُس میں اور کون سی خوبی باقی رہ جاتی ہے جو تلاش کی جائے۔ دودھ بھرے پیالے میں بڑی غلاظت نظر انداز کر کے محض دودھ کی خوبی نہیں بیان کی جاتی۔ بہر حال مرزائی اصول کے مطابق یہ کتاب مرتب کی گئی ہے لہٰذا مرزائیوں کو بھی اس سے استفادہ کرنا چاہئے۔

راقم سطور نے اس کتاب کو اپنے موضوع پر ایک کامیاب کتاب دیکھتے ہوئے اسے منظر عام پر لانے کا فیصلہ کیا اور استفادہ کو آسان تر بنانے کیلئے جو کچھ بندۂ ناچیز سے ہو سکا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(ا) کتابت کے وقت راقم کے سامنے ''بھوشن پاور پرنٹنگ پریس جگادھری ۱۹۵۳ء'' کا مطبوعہ نسخہ ہے۔ قدیم طرز کتابت و رسم الخط کو جدید کمپوزنگ میں درست کر دیا گیا ہے اور پیراگراف وغیرہ بھی درست کر دیئے گئے ہیں۔ البتہ استفادہ کی غرض سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطبوعہ نسخہ بھی سامنے رکھا ہے تا کہ دونوں میں یکسانیت رہے۔

(۲) مرزائی کتب کے حوالوں میں قدیم صفحات کی جگہ مرزائیوں کی جانب سے طبع شدہ سیٹ ''روحانی خزائن'' کے حوالے درج کیے گئے ہیں اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے

کہ مرزا کی عبارتیں جس رسم الخط کے ساتھ کتاب میں درج ہیں اُسی رسم الخط کے ساتھ نقل کی جائیں۔ اگر مرزا نے کسی لفظ کو ایک ساتھ ملا کر لکھا ہے تو ہم نے بھی اسی طرح ملا کر اس کی کتابت کی ہے تا کہ مرزائی اپنے نبی کی کلام میں تحریف کا الزام نہ لگا سکیں۔ حتیٰ کہ تذکیر وتانیث کے ساتھ علامات ترقیم، اور اعراب وغیرہ بھی ویسے ہی لگائے گئے ہیں جیسا کہ مرزائی نبی کی کتاب میں درج ہیں تا کہ مرزا کا سلطان القلم ہونا مرزائیوں پر بھی واضح ہو جائے کہ جس کا املاء تک درست نہ ہو وہ سلطان القلم ہونے کا دعویٰ کرے!!!۔

(۳) بعض جگہوں پر حواشی کا اضافہ ناگزیر تھا لیکن بعض جگہوں پر بندہ نے اپنے ذوق سے اختصار کے ساتھ حواشی کا اضافہ مفید سمجھا؛ تا کہ گرفت کے مزید مواقع قارئین کے سامنے آجائیں۔ قارئین کو حواشی پسند آئیں تو فبہا ورنہ غلطی کی نشاندہی فرمانے پر آئندہ ایڈیشن میں ترمیم وتصحیح کر لی جائے گی۔

(۴) کتاب میں مندرج عربی اور فارسی عبارتوں کے ترجمے درج نہیں تھے جس سے عوام کا استفادہ مشکل تھا۔ بندہ نے کوشش کی ہے کہ مرزا ہی کے قلم سے ترجمہ تلاش کر کے حاشیہ میں درج کر دیا جائے۔ مرزا کا ترجمہ نہ ملنے پر ہی بندہ نے اپنی جانب سے ترجمہ لکھا ہے اور اس کی وضاحت کے لیے حاشیہ میں ''ش'' کی علامت لگا دی ہے۔

(۵) مصنف کا لب ولہجہ چونکہ مشرقی یوپی کا ہے تاہم کوشش کی گئی ہے کہ بغیر کسی حذف واضافہ کے علامات ترقیم کے ذریعہ عبارت کو واضح اور سلیس بنا دیا جائے۔ البتہ بعض مقامات پر اگر ضرورت پڑی تو بین القوسین تشریحی جملوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(۶) گالیوں کی فہرست میں مصنفؒ نے کتابوں کی سن تصنیف کو ملحوظ نہ رکھ کر اپنے مطالعہ کی ترتیب پر فہرست تیار کی تھی اور ایک عنوان کے تحت ایک ہی کتاب کی گالیاں کئی جگہوں میں منتشر تھیں اسی طرح کہیں دس یا اس سے زیادہ صفحات میں منتشر گالیاں ایک ہی اقتباس کے تحت درج کی گئی تھیں۔ لیکن اب جبکہ مرزا کی تمام کتابیں سیٹ کی شکل میں منظر عام پر آئی ہیں تو سن تصنیف کے لحاظ سے ترتیب وار ۲۳ جلدوں پر مشتمل آئی ہیں۔ راقم نے

دیکھا کہ اگر سن تصنیف کے لحاظ سے ص ۱۲۲ سے ص ۱۴۶ تک کی گالیوں میں جدید ترتیب قائم کر دی جائے تو کئی لحاظ سے کتاب کی افادیت بڑھ جاتی ہے۔

مثلاً: پڑھنے والا پہلی ہی نظر میں یہ جان لیتا ہے کہ تیئس جلدوں پر مشتمل انگریزی نبی کی کوئی ایسی تصنیف نہیں جو گالیوں سے پر نہ ہو اور مرزا قادیانی کے صاحب تصانیف کثیرہ ہونے کی قلعی بھی اچھی طرح کھل جاتی ہے کہ یہ اصلاحی کتابیں ہیں یا مغلظات و بدزبانی کا پشتارہ ہیں۔ اسی طرح سن تصنیف اور کتابوں کے درمیان ترتیب قائم کر دینے سے مسلسل ورق گردانی سے بھی نجات مل جاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ مختصر مختصر کتابوں میں گالیوں کے امام وقت نے کتنی کتنی گالیاں دے رکھی ہیں۔ نیز ہر ہر گالی نکھر کر پہلی نظر میں سامنے آجاتی ہے مثلاً ایک اقتباس میں دس گالیاں ہیں تو ہر گالی نئی سطر میں آجاتی ہے اور اُن کے صفحات کا اندراج بھی اُسی سطر میں ہو جاتا ہے۔

اس ترتیب سے اصل کتاب میں کوئی حذف واضافہ تو نہ ہوا صرف چند صفحات میں ترتیب بدل گئی اور وہ یہ کہ ایک کتاب کی گالیاں ایک جگہ جمع ہو گئیں اور ہر گالی پہلی نظر اور پہلی سطر میں سامنے آگئی۔ اسی لیے اس ترتیب جدید کو بعض اکابر نے تسہیل کے نام سے پسند فرمایا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کتاب سے استفادہ کرنے اور مقصد کو حاصل کرنے کی غرض سے اِس دور میں یہ ترتیب ناگزیر تھی جو نیک نیتی سے کی گئی ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ اس طرح کتاب کے تروتازہ ہو جانے سے حضرت مصنفؒ کی روح کو سکون پہنچے گا۔

اور شاید اسی نظریہ کے تحت عالمی مجلس کے اکابر نے بھی ایک جگہ ترتیب کی تبدیلی کو ناگزیر سمجھا اور وہ یہ کہ مصنفؒ نے کتاب ہٰذا کی تمام گالیوں کو حروف تہجی کے اعتبار سے اخیر میں جمع کر کے گالیوں پر نمبر ڈال کر حوالہ کے لیے پچھلے صفحات کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ ظاہری بات ہے کہ ورق گردانی کا یہ عمل قدیم زمانے میں رائج رہا ہو لیکن اس دور میں تو کسی کے لیے بھی مشکل کام ہے۔ اس طول عمل سے بچنے کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر نے ایک جدید ترتیب تین کالموں کی قائم کر کے ہر گالی کے سامنے ہی

کتاب کے قدیم وجدید صفحات کا حوالہ انڈیکس کی شکل میں درج کردیا جس سے کتاب کی افادیت دوبالا ہوگئی۔ اور مصنفؒ کے نوٹ کو حذف کردیا تاکہ کسی کو خلجان نہ ہو۔ راقم سطور نے عالمی مجلس کی اس عمدہ ترتیب کو بھی اپنی اس جدید ترتیب میں شامل کرلیا ہے۔ اور مصنفؒ کا نوٹ باقی رکھ کر اس پر حاشیہ کے ذریعہ صورت حال کی وضاحت کردی ہے۔

ہاں! علمی حلقہ میں اس کا بھی امکان ہے کہ کسی کو بندہ کی رائے سے اختلاف ہو یا بندہ کی ترتیب جدید پسند نہ ہو تو واضح رہے کہ مصنفؒ کی ترتیب کے موافق اصل نسخہ کمپوز شدہ بندہ کے پاس محفوظ ہے اگر کوئی پہلی ترتیب ہی کے مطابق کتاب شائع کرنا چاہے تاکہ اصل نسخہ بھی دستیاب رہے تو راقم سطور سے رابطہ کرے بندۂ ناچیز اسے فراہم کردے گا۔

اب اخیر میں میں شکرگذار ہوں جناب مولانا نورالحسن راشد صاحب مدظلہ کاندھلوی کا کہ موصوف نے بطور خاص اس کتاب کو منظر عام پر لانے کے لیے تحریک فرمائی بلکہ قدیم نسخہ کہیں دستیاب نہیں تھا تو ''مفتی الٰہی بخش لائبریری'' سے بصرفہ خود فوٹو کاپی کرواکے ''مغلطات مرزا'' کا نسخہ فراہم کیا۔ دریں اثناء بندہ کی درخواست پر مکرم جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب مدظلہ ڈائریکٹر ختم نبوت اکیڈمی لندن نے بندۂ ناچیز کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ہفتہ کے اندر اندر لندن سے عالمی مجلس کا مطبوعہ نسخہ (احتساب قادیانیت کی جلد نمبر ۱۷) بھی فراہم فرمادی جس سے حوالوں کی تلاش کا کام بہت آسان ہوگیا۔ **فجزاھم اللّٰہ خیراً۔**

حضرت مولانا عبدالعلیم فاروقی صاحب مدظلہ رکن مجلس شوری دارالعلوم دیوبند و چیرمین دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ کی حوصلہ افزائی سے کتاب قارئین کے ہاتھوں میں[۱] ہے۔

امید ہے کہ اگر کوئی خامی نظر آئے تو مطلع فرمائیں گے تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔

شاہ عالم گورکھپوری

نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

۲۴ شعبان، مطابق ۷ ستمبر ۲۰۰۸ء

[۱] بعد اجازت، شعبہ تحفظ ختم نبوت جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ سپول، شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔

یہ صفحہ زائد ہے اس کو شمار نہ کیا جائے

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی نبی لا نبی بعدہ
وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

ایک مصلح ورہبر قوم جس کا فرض منصبی قوموں وجماعتوں کی اصلاح وتعلیم ہو اس کے لیے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ تہذیب واخلاق سے موصوف اور صبر وتحمل، حلم وعفو سے آراستہ ہو؛ تاکہ وہ برگشتہ قوم کو اپنی شیریں زبانی ونرم خوئی کے ذریعہ راہ راست پر لائے اور ان کو رذائل وخبائث سے پاک کر کے محاسن ومکارم کا حامل بناوے۔ چنانچہ دیکھئے انبیاء علیہم السلام ودیگر مصلحین امت میں کس قدر اخلاق حسنہ کی فراوانی تھی۔ خصوصاً سردار انبیاء حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو مکارم اخلاق کے ایک بے نظیر پیکر، اور صبر وتحمل، حلم وعفو کے ایک بے مثال مجسمہ بن کر رونق افروز عالم ہوئے تھے کہ دوستوں کے علاوہ ان جانی دشمنوں کے لیے بھی جن کا شب وروز آپ کو تکلیف پہنچانا شیوۂ خاص تھا؛ سراپا رحمت تھے۔ کہ زبان مبارک سے ان کے لیے بھی کوئی برا کلمہ نہیں نکالا۔ اور اس نرمی وشیریں بیانی سے گفتگو فرماتے تھے کہ دشمن کا سخت دل بھی پانی پانی ہو جاتا تھا۔ اور دل دکھانے والے سخت الفاظ سے دشمنوں کو بھی یاد کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔

اسی لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے مکارم اخلاق کے متعلق ''اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ'' فرمایا۔ لیکن پنجاب کی نبوت خیز سرزمین ضلع گورداسپور کے ایک غیر معروف گاؤں ''قادیان'' میں ''غلام احمد'' نامی ایک شخص پیدا ہوئے اور کچھ پڑھ لکھ کر سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپیہ ماہوار کے گرانقدر[1] مشاہرہ پر محرر ہو گئے۔

اس کے بعد آپ کا اپنے متعلق یہ یقین ہو گیا کہ میں ''مصلح اعظم''، ''مسیح موعود'' نبی ورسول ہوں، بلکہ کامل اتباع وفنافی الرسول کے باعث ''محمد ثانی'' ہوں۔ اس لیے یہ لازم تھا کہ آپ بھی اعلی اخلاق بہترین تہذیب، حلم وعفو، شیریں کلامی، سنجیدگی ودیگر اخلاقی کمالات سے نہ صرف موصوف ہی ہوتے بلکہ اس میں وہ یکتائے روزگار ہوتے، لیکن افسوس کہ ''مصلح اعظم'' بننے والے اور ''نبوت ورسالت کے دعوے کرنے والے'' مرزا کے ''ظرف'' میں اخلاق حسنہ کا ایک قطرہ بھی نہیں تھا بلکہ وہ سراسر اخلاقی کمزوریوں، نکتہ چینیوں، بدگوئیوں، بدکلامیوں سے لبریز تھا۔ اور یہاں تک آپ نے اس فن دشنام دہی میں ترقی کی تھی کہ اُس کو دیکھ کر اور سن کر بداخلاقی وبدتہذیبی بھی شرم وندامت سے سرنگوں ہو جاتی ہے۔ اس لیے اگر ان کو اس فن کا ''پیغمبر اعظم'' کہا جائے تو کچھ بے جا نہیں۔

ناظرین! نگاہ عبرت سے دیکھئے کہ خداوند تعالیٰ کو یہ بھی گوارا نہیں ہے کہ اس کے مقدس حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا روپ بدلنے والے دنیا میں مہذب وخلیق بن کر زندگی بسر کریں۔ اس لیے اس پنجابی نبی کی تصنیفات وتحریرات کو ملاحظہ کیجئے تو جابجا بدکلامی وبدگوئی کی نجاست وغلاظت بکھری ہوئی نظر آئے گی۔

چنانچہ میں نے اپنے اس رسالہ میں ان تمام بکھری ہوئی ومنتشر فحش کلامیوں وبدزبانیوں کو بادل نخواستہ فراہم کیا ہے تاکہ نبوت کے بھیس بدلنے والے مرزا کی اخلاقی روش آشکارا ہو جائے اور کم از کم ان لوگوں کو جو مرزائیت کے دل فریب کھلونے کے پیچھے پیچھے اپنے متاع ایمان کو برباد کر چکے ہیں، یا برباد کرنے پر آمادہ ہیں، یا اس جماعت کو کسی درجہ میں پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہیں، یہ معلوم ہو جائے کہ کیا ایک مصلح وریفارمر کو ایسا

[1] مصنفؒ نے بطور تضحیک ''گرانقدر'' لکھا ہے ورنہ حقیقت حال یہ ہے کہ وقت کا رئیس اعظم ہو کر مرزا قادیانی صرف پندرہ روپئے کی قلیل ماہوار پر ملازم تھا جیسا کہ اس کے بیٹے نے لکھا ہے: ''جب سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو...... حضرت مسیح مارے شرم کے گھر واپس نہیں آئے...... اور (١٨٦٤ تا ١٨٦٨ء) سیالکوٹ کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ٤٣)۔ش۔

ہی خلیق ومہذب ہونا چاہئے جیسا کہ مرزا آنجہانی تھے کہ بات بات میں اپنے مخالف کو گالی دینا اور اس کی تذلیل وتوہین کرنا ان کا شیوۂ کار تھا۔

اگر چہ مرزا صاحب نے تہذیب واخلاق کے متعلق اپنے منہ ''میاں مٹھو'' بننے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور زبانی جمع وخرچ بہت کچھ کیا ہے کہ میں حلیم وبردبار، متحمل وصابر، مہذب وخلیق ہوں، مگر حقیقت میں ان کو اس سے دور کی بھی نسبت نہیں تھی۔ اس لیے مناسب ہے کہ سب سے پہلے مرزا آنجہانی کی نصیحت پرور اخلاقی تعلیاں ملاحظ کریں، اس کے بعد ''اخلاق مرزا'' کی تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں؛ تا کہ آپ کو یہ معلوم ہوجائے کہ ''کرشن قادیانی'' کس درجہ خلیق ومہذب تھے۔ قادیانیو! ؎

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

نصیحت پرور اخلاقی تعلیاں

(۱)...... ''ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات ومجادلات میں یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں یا کوئی دل دکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں کیونکہ یہ طریق علاوہ خلافِ تہذیب ہونے کے اُن لوگوں کے لئے مضر بھی ہے جو مخالف رائے کی حالت میں فریق ثانی کی کتاب کو دیکھنا چاہتے ہیں وجہ یہ کہ جب کسی کتاب کو دیکھتے ہی دل کو رنج پہنچ جائے تو پھر برہمی طبیعت کی وجہ سے کس کا جی چاہتا ہے کہ ایسی دل آزار کتاب پر نظر بھی ڈالے''

(شحنۂ حق خزائن ج ۲ص ۳۲۴)

(۲)...... ''**هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق وتهذيب الاخلاق** (یعنی) خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز (مرزا) کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا''

(اربعین خزائن ج ۱۷ص ۴۲۵)

(۳)...... راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان کرنا ہمارا شیوہ ہے...... بخدا ہم دشمنوں کے دلوں کو بھی تنگ کرنا نہیں چاہتے''۔

(شحنۂ حق خزائن ج ۲ص ۳۲۶)

(۴)...... گالیاں سُن کے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے (دافع الوساوس، ص ۲۲۵)

(۵)...... کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے'' ۱؎

(ازالہ اوہام حاشیہ ج ۳، ص ۱۱۵)

(۶)...... گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں''

(ضمیمہ اربعین خزائن ج ۱۷ص ۴۷۱)

(۷)...... اوّل۔ قوت اخلاق۔ چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اِسلئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوّت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ اُن کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاقِ رذیلہ میں گرفتار ہو۔ اور درشت بات ذرّہ بھی متحمل نہ ہوسکے۔ اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچّی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنی ادنی بات میں مُنہ میں جھاگ آتا ہے۔ انکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔ وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہوسکتا۔ لہذا اِس پر **اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْم** کا پُورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے (ضرورۃ الامام خ ج ۱۳ص ۴۷۸)

۱؎ آنجہانی مرزا قادیانی کا بیٹا اپنے باپ کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے ''حضرت مسیح موعود غصّہ کی حالت میں زیادہ سے زیادہ بیوقوف یا جاہل یا احمق کا لفظ فرمادیا کرتے تھے...... اور کسی ملازم کی سخت غلطی یا بیوقوفی پر جانور (حیوان) کا لفظ استعمال فرماتے تھے۔ (سیرت المہدی ج ۲ص ۲۱) لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔ بیٹے کی شہادت سے معلوم ہوا کہ مرزا جی بدزبانی کے عادی مجرم تھے۔ ش۔

(۸)......یادرکھو یہ بڑی تنگ دلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے کہ انسان اختلاف رائے یا اختلاف مذہب کی وجہ سے عمدہ چھوڑ دے۔ اختلاف رائے اور چیز ہے اور اخلاق اور چیز۔ بلکہ اس انسان کو با اخلاق نہیں کہا جا سکتا۔ جس کے اخلاق محض اپنے ہم مشربوں تک ہی محدود ہیں۔ انسانی اخلاق کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ باوجود اختلاف رائے کے عمدہ اخلاق سے پیش آوے اور اظہار اختلاف کے وقت کوئی اخلاقی کمزوری نہ دکھاوے......

مذہب انسان کو کیا سکھاتا ہے مذہب تو اس لئے ہوتا ہے کہ انسان کے اخلاق وسیع ہوں اور وہ اعلی درجہ کا با اخلاق بنے مذہب یہی تعلیم دیتا ہے کہ انسان اپنے اخلاق کو خدا کے اخلاق کی طرح کرے پس دیکھ لو کہ خدا کے اخلاق کیسے وسیع ہیں کوئی ہزاروں گالیاں اسے دے وہ فی الفور اس پر پتھر برسا کر اس کو ٹکڑے ٹکڑے نہیں کر ڈالتا۔ پس اسی طرح حقیقی تہذیب والا انسان بہت متحمل اور برداشت والا ہوتا ہے اور تنگ ظرف نہیں ہوتا۔ تنگ ظرف انسان خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی وہ اپنے بزرگوں کو بھی بدنام کرتا ہے......

غرض جس قدر تفرقہ بڑھتا جاتا ہے اس کا باعث وہی لوگ ہیں جنہوں نے زبانوں کو تیز کرنا سکھایا ہے اور اس حقیقت مذہب سے ناواقف ہیں۔''

(ریویو نمبر۱۰ ج۳/ از صفحہ ۳۴۸ تا ۳۵۲ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۴ء زیر عنوان مصلح کا پہلا فرض کیا ہونا چاہئے)

(۹)......''ان تمام دکھ دُکھ دینے والے الفاظ پر وہ صبر کریں۔......لیکن اگر تم ان گالیوں اور بدزبانیوں پر صبر نہ کرو۔ تو پھر تم میں اور دُوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوگا۔......سو چونکہ تم سچائی کے وارث ہو ضرور ہے کہ تم سے بھی دشمنی کریں۔ سو خبردار رہو نفسانیت تم پر غالب نہ آوے۔ ہر ایک سختی کی برداشت

کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔......تمہیں چاہئے کہ آریوں کے رشیوں اور بزرگوں کی نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو۔......یادرکھو کہ ہر یک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے۔ ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے۔ بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انڈا ہوتا ہے۔ بجز اس کے اور کچھ نہیں۔ پس اگر تم رُوح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو۔ تو تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو۔ تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہوں گے۔......

تمسخر سے بات نہ کرو۔ اور ٹھٹھے سے کام نہ لو۔ اور چاہئے کہ سفلہ پن اور اوباش پن کا تمہارے کلام میں کچھ رنگ نہ ہو۔ تا حکمت کا چشمہ تم پر کھلے......لیکن تمسخر اور سفاہت کی باتیں فساد پیدا کرتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے سچی باتوں کو نرمی کے لباس میں بتاؤ۔ تا سامعین کے لئے موجب ملال نہ ہوں۔

جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہو کر بدزبانی کرتا ہے اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے۔ وہ ناپاک ہے۔ اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی۔ اور نہ کبھی حکمت اور حق بات اُسکے مُنہ پر جاری ہوتی ہے......

بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو۔ نہ قول سے نہ فعل سے''۔

(نسیم دعوت خزائن ج۱۹ ص ۳۶۴ تا ۳۶۵)

(۱۰)......تمہارے (اے غلمدیو) فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے''۔ (ازالہ اوہام خزائن ج۳ ص ۵۴۷)

(۱۱)......کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو'' (کشتی نوح خزائن ج۱۹ ص ۱۱)

اگرچہ مرزا جی آنجہانی اپنے منہ ''خوب میاں مٹھو'' بنے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں

''گالیوں''، ''بدگوئیوں'' کے عوض میں نہ گالیاں دیتا ہوں اور نہ بدگوئیاں کرتا ہوں بلکہ دعائیں دیتا ہوں اور باوجود جوش غضب کے کبھی دل دکھانے والے الفاظ نہ بولتا ہوں اور نہ لکھتا ہوں۔غرضیکہ مرزا جی کی ان اخلاقی بلند آہنگیوں ونصیحت پرور عبارتوں کو دیکھ کر بھلا کون انسان یہ گمان کرسکتا ہے کہ ایسا شخص بھی بدزبان وبدگو ہوگا، جس کو (کہنے کے لیے) اپنے غیظ وغضب پر اس قدر قابو ہے کہ وہ گالیاں سن کر دعائیں دیتا ہے اور دشمنوں کے دل کو بھی تنگ نہیں کرتا اور ہر کس وناکس سے حسن اخلاق سے پیش آتا ہے۔مگر چوں کہ مرزا قادیانی کے تمام دعاوی ومقولات کی بنیاد ''ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور'' پر ہوتی ہے اور ہمیشہ آپ کے قول وفعل میں وہی نسبت رہتی ہے جو زمین وآسمان میں یا مشرق ومغرب میں ہے،اس لیے باتیں تو بڑی دل خوش کن ونہایت دل فریب ہوتی ہیں، لیکن عملی تصویر نہایت خوف ناک وبرہنہ ہوتی ہے۔

عمل کی خوف ناک تصویر

چنانچہ مرزا جی کے ان اخلاق پرور دعاوی ونصیحت آمیز مقولات کو آپ ملاحظہ کر چکے ہیں، اب عمل کی تصویر ملاحظہ فرمایئے کہ جس طرح قول کی تصویر دل فریب ودیدہ زیب، روح نواز ہے، اسی طرح عمل کی تصویر، خوف ناک، گندگی وغلاظت سے بھری ہوئی ہے جس کو میں طوعاً وکرہاً نذر ناظرین کرتا ہوں، تاکہ قادیان کے ''نومولود نبی جی'' کی اخلاقی روش،تہذیب ومتانت کے ہنگامہ پرور دعاوی کی حقیقت بےنقاب ہوجائے۔اور قادیانی مذہب کا پول کھل جائے ، اور دنیا عبرت کی نگاہوں سے دیکھ لے کہ مرزا جی نے گندگی وغلاظت کے پوٹ پر ،کس طرح اخلاق وتہذیب کا ''روغن قاز'' مل کر مخلوق خدا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے اور ان کو بیوقوف بنانے کی کیسی بیہودہ کوشش کی ہے۔

اہانت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھیانک منظر

تہذیب واخلاق کے دعویدار مرزا قادیانی کا یہ دستور العمل تھا کہ اپنے باطل عقیدہ سے اختلاف رکھنے والوں کو خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم سب وشتم کرتے ، گالیاں دیتے ،خوف ناک بددعاؤں سے دھمکاتے تھے۔چنانچہ مرزائیت کے ''باوا آدم'' کا یہ نرالا قابل نفرت کارنامہ تھا کہ اسلامی دنیا کے تمام کلمہ گو مسلمانوں کو محض اپنی مصنوعی نبوت کی انکار کی وجہ سے بیک جنبش قلم کافر ومرتد، بددین وبےایمان بناڈالا۔حتیٰ کہ یہ کہہ دیا کہ جو مسلمان مجھ کو نہ مانے وہ حرام زادہ ہے[۱] (معاذ اللہ) اس کے بعد مسلمانوں میں سے جو مسلمان یا علماء کرام کے مقدس گروہ میں جو عالم ومولوی ان کے چلتے ہوئے دعاوی میں حارج ومانع ہوا اس کو تو ایسی کوری کوری بےنقط گالیاں سنائیں ہیں کہ تہذیب ومتانت بھی لرزہ براندام ہوجاتی ہے اور انسانیت وشرافت عرق انفعال میں غرق۔

اسی سلسلہ میں آپ کی زبان یہاں تک دراز ہوئی کہ مسلمانوں وعلماء اسلام سے گذر کر انبیاء علیہم السلام کہ مقدس جماعت پر بھی حملہ آور ہوئی۔خصوصیت سے مرزا صاحب نے اس معصوم ومقدس جماعت میں سے اللہ کے پیارے ومقرب نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب وشتم ولعن وطعن کی خوب بارش کی ، بلکہ اپنی تمام تر اخلاقی کمزوریوں وبدتہذیبیوں کا آپ ہی کو آماج گاہ بنایا جس کو دیکھ کر ایک حلیم سے حلیم شخص بھی اپنے جوش غضب پر قابو نہیں رکھ سکتا ، اس لیے سب سے پہلے ''اخلاقی دیوتا بننے والے'' ''تہذیب واخلاق کے دعوی کرنے والے'' ''گالیوں کے عوض دعائیں دینے والے'' مرزا آنجہانی کی وہ بدزبانیاں، ''گالیاں''، ''ژاژخائیاں'' ''افتراء پردازیاں'' یاوہ گوئیاں'' جو حضرت عیسیٰ

[۱] مرزا نے لکھا ہے: تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المودۃ و المحبۃ و ینتفع من معارفھا و یقلبنی و یصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا آئینہ کمالات خزائن ج۵ص۵۴۷) ش۔

علیہ السلام کی شان مبارک میں روا رکھی گئی ہیں؛ اس کو اپنے کلیجے پر سل رکھ کر ملاحظہ کیجئے اور انصاف سے فرمائیے کہ اس قادیانی رسول کے منہ سے رحمت بہہ رہی ہے یا غلاظت۔

(۱)...... یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مُردہ خدا ہے (اور مسلمانوں کا زندہ رسول)......اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی ...... پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا''۔

(ضمیمہ انجام آتہم حاشیہ خزائن ج ۱۱ص ۲۸۸)

(۲)......آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کی عقل بہت موٹی تھی۔آپ جاہل عورتوں اور عوام النّاس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جنّ کا آسیب کا خیال کرتے تھے۔ ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے ۔مگر میرے (مرزا) کے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی''۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ خزائن ج ۱۱ص ۲۸۹)

(۳)......آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا ایک یہودی استاذ تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہ دیا تھا یا اس اُستاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔بہرحال آپ علمی اور عملی قوی میں بہت کچے تھے''۔

(ضمیمہ انجام آتھم، حاشیہ خزائن ج ۱۱ص ۲۹۰)

(۴)......آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کی انھیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو،

شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے'' (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ خزائن ج ۱۱ص ۲۹۰)

(۵)......اور آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں (اور مسلمان، رسول کہتے ہیں) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا'' (ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ص ۲۹۱)

(۶)......بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسُوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ اُن کے یسُوع کا کچھ تھوڑا سا حال اور ان پر ظاہر کریں۔۔۔۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں''۔

(انجام آتھم خزائن ج ۱۱ص ۲۹۲ تا ۲۹۳)

(۷)...... ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اِس عُقدہ کو حل کر سکے۔(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ص ۱۲۱)

(۸)''غرض حضرت مسیح کا یہ اجتہاد غلط نکلا۔اصل وحی صحیح ہوگی مگر سمجھنے میں غلطی کھائی۔افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اُسکی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی۔شاید خُدائی کیلئے یہ بھی ایک شرط ہوگی''۔ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ص ۱۳۵)

(۹) اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ص ۱۸۰)[1]

[1] یہ میں (مرزا) ہی ہوں جو خوشخبری کے موافق آیا ہوں۔عیسیٰ میں کیا مجال ہے کہ میرے ممبر پر قدم بھی رکھ سکے، یعنی میرے بلند مقام و مرتبہ کو پہنچ سکے۔نعوذ باللہ منہ۔ش۔

(۱۰)......حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدّت تک نجّاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں'' (ازالہ ج۳ ص۲۵۴)

(۱۱)......حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (سفلی جادوگری) میں کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے......مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں۔جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔اگر یہ عاجز (مرزا) اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا'' (ازالہ اوہام ج۳ ص۲۵۷)

(۱۲)......گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں انکی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے'' (ازالہ اوہام حاشیہ ج۳ ص۲۵۸)

(۱۳)......غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور اُن میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔نہیں بلکہ صرف عمل الترب (جادوگری) تھا'' (ازالہ،حاشیہ ج۳ ص۲۶۳)

(۱۴)......عیسائیوں نے بہت سے آپ (حضرت عیسیٰؑ) کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا......اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے''

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ج۱۱ ص۲۹۰)

(۱۵)......حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اُس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھایا۔اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ

گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا' (چشمۂ مسیحی خ۲۰ ص۳۴۶)[1]

(۱۶)......حضرت عیسیٰؑ پر ایک شخص نے جوان کا مرید بھی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے'' (اخبار بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء)

(۱۷)...... یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا''

(حاشیہ ست بچن خزائن ج۱۰ ص۲۹۵)

(۱۸)......اگر مَیں ذیابطیس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں۔تو مَیں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا۔اور دوسرا افیونی''

(نسیم دعوت خزائن ج۱۹ ص۴۳۵، ریویو بابت اپریل ۱۹۰۳ء ص۱۴۹)

(۱۹)......اگر مسیح کے اصلی کاموں کو اُن حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے، جو محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر آتا بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دُور نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے......زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں''

(ازالہ اوہام خزائن ج۳ ص۹۰۵)

(۲۰)......یسوع مسیح کے چار[4] بھائی اور دو بہنیں تھیں۔یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔''

(حاشیہ کشتی نوح خزائن ج۱۹ ص۱۸)

۱ لفظ ''احمق'' اور لفظ ذُرِّيَّةُ الْبَغَايَا یعنی ''ولد الحرام اور رنڈیوں کی اولاد'' اگر حضرت عیسیٰؑ نے استعمال کیے تو وہ بدزبان کہلائے اور خود مرزا جی اس کو استعمال کریں تو یہ ان کی شیریں کلامی کہلائے۔مرزائی بتائیں یہ کون دھرم ہے؟۔ملاحظہ ہو سیرت المہدی ج۲ ص۲۱، آئینہ کمالات اسلام خ۵ ص۵۴۸۔ش۔

(۲۱)...... یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اِس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے''

(حاشیہ کشتی نوح ج ۱۹ ص ۷۱)

(۲۲)...... مسیح کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر خود بیں، خدائی کا دعوی کرنے والا''

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳، ۲۴)

(۲۳)...... لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دُوسرے راستبازوں سے بڑھکر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اسپر (حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر) ایک فضیلت ہے، کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سُنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اُسکے سر پر عطر ملا تھا۔ یا ہاتھوں یا اپنے سر کے بالوں سے اُسکے بدن کو چھُوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُسکی خدمت کرتی تھی۔ اِسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ''حصور'' رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اِس نام کے رکھنے سے مانع تھے''

(دافع البلا حاشیہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

(۲۴)...... جن لوگوں نے اُن (حضرت عیسیٰؑ) کو خدا بنایا ہے جیسے عیسائی یا وُہ جنہوں نے خواہ نخواہ خدائی صفات اُنہیں دی ہیں جیسا کہ ہمارے مخالف اور خدا کے مخالف نام کے مسلمان وُہ اگر اُن کو اُوپر اُٹھاتے اُٹھاتے آسمان پر چڑھا دیں یا عرش پر بٹھا دیں یا خدا کی طرح پرندوں کا پَیدا کرنے والا قرار دیں تو اُن کو اختیار ہے۔ انسان جب حیا اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے اور جو چاہے کرے۔ لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دُوسرے راستبازوں سے بڑھکر ثابت نہیں ہوتی''(دافع البلاء خزائن ۱۸ ص ۲۱۹)

(۲۵)...... آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی

شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا۔ کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

(۲۶)...... مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہوگیا تھا۔ جب استاد کے سامنے اس کے حسن جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اس کو عاق کر دیا...... یہ بات پوشدہ نہیں کہ کس طرح وہ مسیح ابن مریم نوجوان عورتوں سے ملتا تھا اور کس طرح ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا''(الحکم ۲۱ رفروری ۱۹۰۲ء)

(۲۷)...... (عیسائی) اُس شخص (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ میں نیک نہیں[۱] اور جس نے شرابخواری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر بلکہ آپ (حضرت عیسیٰؑ) ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اس کو یہ موقعہ دے کر کہ وہ اس کے بدن سے بدن لگاوے۔ اپنی تمام امّت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی حرام نہیں''

(انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۳۸)

(۲۸)...... کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردمی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے

[۱] مرزا کو خود اپنے متعلق بھی تو یہی اقرار ہے، کیا خوب! ملاحظہ ہو''افسوس کہ بطالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ مجھے یا کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے کا دعوی نہیں''(کرامات الصادقین خ ۴۷ ج ۷) اس عبارت میں مرزا نے خود اقرار کرلیا کہ میں نیک نہیں۔ افسوس کہ جس نے شراب پی، افیون کھایا اور دوسری عورتوں بھانو، عائشہ وغیرہ کو دیکھنا جائز سمجھ کر ایک بدکار کنجری کی کمائی کو اپنے لیے جائز سمجھا اور خود اقرار کیا کہ وہ نیک نہیں؛ پھر بھی مرزائی اُس کو تمام عیبوں سے مبرا اور معصوم سمجھتے ہیں۔ مرزا کے شرابی وعیاش ہونے کے ثبوت میں دیکھئے خطوط امام بنام غلام ص ۵/ اور سیرۃ المہدی وغیرہ۔ ش

ہے۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں، ہاں! یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے'' (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸)

(۲۹)......جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی اُن کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے''

(چشمۂ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۶)

(۳۰)......اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض ہو سکتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ پر کس قدر اعتراض ہونگے جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا اور یہودیوں کی تمام کتابوں طالمود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا اور جن کی انجیل درحقیقت بائیبل اور طالمود کی عبارتوں سے ایسی پر ہے''

(چشمۂ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۷)

(۳۱)......حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے''

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۱۰)

(۳۲)......مَیں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا۔ یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں مَیں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں۔ بلکہ ان سے زیادہ'' (چشمۂ مسیحی خ ج ۲۰ ص ۳۵۴)

(۳۳)......اور یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چالچلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتدا ہی سے

ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بدنتیجہ ہے''

(حاشیہ ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶)

(۳۴)......لوگوں نے اس سے پہلے خارق عادت امر کا عیسیٰ بن مریم میں نتیجہ نہیں دیکھ لیا جس نے کروڑ ہا انسانوں کو جہنّم کی آگ کا ایندھن بنا دیا''

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۲)

(۳۵)......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا......یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں''

(تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۹۴)

(۳۶)......غرض جس قدر جھوٹی کرامتیں اور جھوٹے معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کئے گئے ہیں کسی اور نبی میں اُس کی نظیر نہیں پائی جاتی اور عجیب تر یہ کہ باوجود ان تمام فرضی معجزات کے ناکامی اور نامرادی جو مذہب کے پھیلانے میں کسی کو ہو سکتی ہے وہ سب سے اوّل نمبر پر ہیں۔ کسی اور نبی میں اِس قدر نامرادی کی نظیر تلاش کرنا لاحاصل ہے۔'' (نصرۃ الحق خ ج ۲۱ ص ۵۸)

(۳۷)......ہم......کہتے ہیں کہ معجزات اور کرامات جو عوام الناس نے حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کئے ہیں وہ سنت اللہ سے سراسر برخلاف ہیں''

(نصرۃ الحق خزائن ج ۲۱ ص ۵۶)

(۳۸)......یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی اُستاد سے سبقاً سبقاً توریت پڑھی تھی اور طالمود کو بھی پڑھا تھا'' (نزول المسیح خ ج ۱۸ ص ۴۳۸)

(۳۹)......جس قدر حضرت مسیح الٰہی صداقت اور ربانی توحید کے پھیلانے سے ناکام رہے شاید اسکی نظیر کسی دُوسرے نبی کے واقعات میں بہت ہی کم ملے گی'

(دافع الوسواس خزائن ج ۵ ص ۲۰۰)

(۴۰)......حضرت مسیحؑ جو خدا بنائے گئے اُن کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں‘
(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳)

(۴۱)......اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وُہ فطرتی طاقتیں نہیں دِی گئیں جو مجھے (مرزا کو) دی گئیں......اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اُس فطرت کی وجہ سے وُہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی‘‘ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷)

(۴۲)......پھر جبکہ خدا نے اور اُسکے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اُسکے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو،،
(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

(۴۳)......ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑ دو
اُس سے بہتر غلام احمدؐ ہے (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

(۴۴)......اور ان فرضی معجزات کے ساتھ جسقدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام متہم کئے گئے ہیں اس کی نظر کسی اور نبی میں نہیں پائی جاتی ....اور اصلاح مخلوق میں تمام نبیوں سے اُنکا گرا ہوا نمبر تھا،، (نصرۃ الحق خ ج ۲۱ ص ۴۷)

(۴۵)......اسجگہ مسلمانوں پر نہایت افسوس ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طرف ایسے معجزات منسوب کرتے ہیں جو قرآن شریف کی بیان کردہ سنّت کے مخالف ہیں،، (نصرۃ الحق خزائن ج ۲۱ ص ۴۹)

(۴۶)......چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہمّت اور توجّہ دنیوی برکات کی طرف زیادہ مصروف تھی اس لئے اُنکی اُمّت میں یہ اثر ہوُا کہ رفتہ رفتہ دین سے تو وہ بکلّی بے بہرہ گئے،، (ایام الصلح حاشیہ خزائن ج ۱۴ ص ۴۰۴)

(۴۷)......ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین

پر بعض راستباز اپنی راستبازی اور تعلق باللہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے بھی افضل اور اعلیٰ ہوں،، (دافع البلاء خزائن ۱۸ ص ۲۱۹)

(۴۸)......اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے یحیٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یوحنّا کہتے ہیں جو پیچھے ایلیا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی اور اُنکے خاص مُریدوں میں داخل ہُوئے تھے،، (حاشیہ دافع البلاء خزائن ۱۸ ص ۲۰۰)

(۴۹)......جو شخص (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کشمیر سری نگر محلّہ خانیار میں مدفون ہے۔اُس کو ناحق آسمان پر بٹھایا گیا کِس قدر ظلم ہے۔خدا......ایسے شخص کو کِسی طرح دوبارہ دُنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دُنیا کو تباہ کر دیا ہے،،۔(دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵)

(۵۰)......چاہئے تھا کہ وہ ایسی لاف وگزاف سے اپنی زبان کو بچاتے اور اسی پہلی بات پر قائم رہتے کہ میری بادشاہت دنیا کی بادشاہت نہیں۔مگر نفسانی جذبات کیوجہ سے صبر نہ کر سکے اور اپنے پہلے پہلو میں ناکامی دیکھ کر ایک اور چال اختیار کی۔اور پھر جب باغی ہونے کے شُبہ میں پکڑے گئے تو پھر اپنے تئیں بغاوت کے الزام سے بچانے کے لئے وہی پہلا پہلو اختیار کر لیا۔دعوٰی خدائی کا اور پھر یہ چال بازیاں۔جائے تعجب ہے۔،، (انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۱۳)

مرزا صاحب نے ان مذکورہ بالا عبارتوں میں جسقدر سخت اور گندے الفاظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں استعمال کر کے اپنے اخلاق وتہذیب کی نمائش کی ہے اور اپنے متاع ایمان کو برباد کیا ہے ان کو برائے تفنن طبع حروف تہجی کے لحاظ سے ردیف وار پیش کرتا ہوں۔ان میں سے بعض الفاظ تو بعینہ فرمودۂ مرزا ہیں اور بعض ماخوذ ومفہوم ہیں اور جو نمبر،اُن ہتک آمیز عبارت مذکورہ کے شروع میں ذکر کئے گئے ہیں وہی نمبر ان الفاظ پر ناظرین کی سہولت کے لئے ڈال دیئے گئے ہیں امید کے ملاحظہ کر کے ’’قادیانی رسول‘‘ کے اخلاق کی داد دیں گے اور اس کا ثواب ان کی روح کو بخش دیں گے۔

عذر گناہ بدتر از گناہ

مرزا جی نے مندرجہ بالا اپنے بیہودہ اقوال وحیا سوز کلمات میں جس شدید گندہ دہنیوں، بازاری گالیوں، فحش کلموں، سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے الوالعزم سچے پیغمبر کی توہین وتنقیص کی ہے اس پر شرافت وانسانیت، تہذیب ومتانت، رہتی دنیا تک لرزہ براندام ہوکر مرثیہ خواں وماتم کناں رہے گی اور اسکو دیکھ کر حلیم سے حلیم شخص بھی ضبط وتحمل کی چادر کو چاک کرنے پر آمادہ ہوجائے گا۔

مقدس اسلام کی دانش وحکمت سے لبریز تعلیم نے تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت وعظمت، توقیر وتعظیم کو نہ صرف ضروری تسلیم کیا ہے بلکہ اس کو ایمان واسلام کا نہ جدا ہونے والا ایک ایسا جزو بنادیا ہے کہ کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ اسکے لوح دل پر انبیاء علیہم السلام کی تصدیق اور ان کی محبت وعظمت کا غیر فانی نقش ثبت نہ ہو۔ مگر جب ''مرزا جی'' نے باوجود ادعائے تہذیب واخلاق، نبوت ورسالت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے رفیع المرتبت پیغمبر کی شان برتر میں ''مغلظات'' ''ناپاک اتہامات'' کو استعمال کرکے اپنی تہذیب واخلاق کی نمائش کی تو اس مکروہ فعل سے اسلامی طبقہ میں غیظ وغضب کی لہر دوڑ گئی اور ہر طرف سے اس ''مدعی نبوت'' پر نفرت وحقارت کی بارش شروع ہوگئی تو حلقہ بگوشان مرزائیت میں جو دانشمند وسعادت مند تھے مرزا جی کی ان ''ناجائز کارروائیوں'' سے متاثر ہوکر علیحدہ ہونے لگے اس پر مرزا آنجہانی کو اپنی ''روٹی'' کی کمی کا زبردست خطرہ محسوس ہوا اور غیرتمند مسلمانوں کے جوش انتقام کا خوف دامنگیر ہوگیا تو اپنی ان گندہ دہنیوں، ناپاک گالیوں پر، عجیب وغریب شطرنجی چالبازیوں وفریب دہ حیلہ سازیوں سے پردہ ڈالنے کی سعی لاحاصل کی تاکہ مسلمانوں کا جوش غضب فرو ہوجائے اور مرزائیت کے دام فریب میں جو لوگ اپنی سادہ لوحی سے پھنس گئے ہیں اور اہانت عیسیٰ علیہ السلام کی اس بھیانک تصویر سے متردد ومتذبذب ہوگئے ہیں، ان کیلئے سامان جمعیت واستقامت مہیا ہوجائے۔

اور چوں کہ آج کل ان کی امت اپنے ''بانی سلسلہ'' کے ان حیلہ سازیوں وچالاکیوں کو نہایت بے باکی سے اچھالتی پھرتی ہے اور ''اپنے پیشوائے اکبر'' کے دامن سے اس سیاہی کو دور کرنے کے لیے اگر چہ عذر گناہ برتر از گناہ کا ارتکاب کر رہی ہے تاہم ضرورت ہے کہ مرزائیوں کی ان نامعقول تاویلات وغلط جوابات کا پردہ چاک کر کے اصل حقیقت ظاہر کردی جائے تا کہ اہانت عیسیٰ علیہ السلام کا ناپاک مسئلہ عیاں ہوکر مرزائیت کے لیے ''سوہان روح'' ہو جائے اور اسلامی طبقہ مرزائیت کے فریب میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے۔

عذر گناہ کی تصویر

مرزائیت کے فرزند بڑی بیباکی وجرأت سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کسی قسم کی توہین وتنقیص نہیں کی البتہ اُس یسوع کی اہانت کی ہے جو عیسائیوں کا خدا ہے اور جس کا ذکر نہ قرآن میں ہے اور نہ اُس کے اوصاف واحوال، انبیاء وابرار جیسے ہیں اور وہ (عیسیٰ اور یسوع) دونوں ایسی دوجدگانہ ہستیاں ہیں جن کو باہمی کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب کے مندرجہ ذیل اقوال اس کی تائید کرتے ہیں۔

۱...... اسی سبب سے ہم نے عیسائیوں کے یسوع کا ذکر کرنے کے وقت اس ادب کا لحاظ نہیں رکھا جو سچے آدمی کی نسبت رکھنا چاہئے...... پڑھنے والوں کو چاہئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ سمجھ لیں بلکہ وہ کلمات یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں جس کا قرآن وحدیث میں نام ونشان نہیں''۔

(مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲۹۶)

۲...... اور یاد رہے کہ یہ ہماری رائے اس یسُوع کی نسبت ہے۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور پہلے نبیوں کو چور اور بٹمار کہا۔ اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا کہ یہ میرے بعد

جھوٹے نبی آئیں گے۔ ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں''۔

(انجام آتھم ج۱۱ ص۱۳)

۳...... حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے مُنہ سے نہیں نکلا۔ یہ سب مخالفوں کا افتراء ہے۔ ہاں چونکہ درحقیقت کوئی ایسا یسوع مسیح نہیں گذرا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو۔ اور آنے والے نبی خاتم الانبیاء کو جھوٹا قرار دیا ہو۔ اور حضرت موسیٰ کو ڈاکو کہا ہو۔ اس لئے میں نے فرض محال کے طور پر اسکی نسبت ضرور بیان کیا ہے کہ ایسا مسیح جس کے یہ کلمات ہوں راستباز نہیں ٹھہر سکتا''۔

(حاشیہ تریاق القلوب خزائن ج۱۵ ص۳۰۵)

عذرات کی تنقیح

مرزا صاحب نے اپنے ان مغلظات پر، پردہ ڈالنے کے لیے جو ''عذرات باردہ'' تراشے ہیں میں ان کی اس وجہ سے تنقیح کرتا ہوں تا کہ ناظرین کو ''جوابات'' کے سمجھنے میں آسانی ہو اور عذرات کے تار تار کی علیحدگی اس طرح سے ہو جائے کہ جس میں ''معذور نبی'' کا ''چہرہ'' بالکل صاف نظر آنے لگے۔

(۱) مرزا صاحب نے یسوع کی توہین کی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یسوع ایسی دوجداگانہ ہستیاں ہیں، جن کو باہمی کچھ بھی تعلق نہیں۔

(۳) یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں۔

(۴) عیسائیوں کے بیان کردہ صفات واحوال کے مطابق کوئی یسوع نہیں گذرا بلکہ ایک فرضی شخص ہے اس لیے بفرض محال اس کے حق میں فحش گوئی کی گئی۔

جوابات

مرزا صاحب کا ''توہین یسوع'' کے اقرار کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی توہین سے انکار کرنا ایسا ہی لغو و باطل ہے جیسا کہ کسی مجرم کا ''اقبال جرم'' کے بعد اس کا انکار (لغو) ہے۔ یعنی جس طرح سے کسی مجرم کے اقبال جرم اور اس کے ثبوت کے بعد اُس کے انکار کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، اسی طرح سے مرزا جی کا توہین یسوع کے اقرار کے بعد توہین عیسیٰؑ کا انکار کرنا ایک بے حقیقت ولاشئ ہے۔ کیوں کہ ابھی آپ کے سامنے خود مرزا صاحب ہی بیانات سے یہ حقیقت الم نشرح ہوئی جاتی ہے کہ دراصل یسوع و عیسیٰ دونوں ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ اس لیے ''توہین یسوع'' کے اقرار کے بعد توہین عیسیٰ سے انکار کرنا ؛باختلاف الفاظ یہ کہنا ہے کہ آفتاب طلوع ہے اور سورج نہیں نکلا۔ اس کے علاوہ مرزا صاحب مذکورۂ بالا حوالجات کے ۷ تا ۱۱، ۱۴ تا ۱۷، ۱۹ تا ۲۱ و ۲۶، ۲۸ تا ۳۲، ۳۴ تا ۴۸، میں ابن مریم'' کو نہایت احترام و اکرام کے ساتھ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام'' حضرت مسیح علیہ السلام'' مسیح ابن مریم'' حضرت مسیح'' کہا ہے اور اس کے بعد ''گندی گالیاں و فحش کلمے'' ان کی شان مبارک میں استعمال کر کے اپنی باطنی کیفیتوں و اندرونی حالتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ سچ ہے:

''ہر ایک برتن سے وُہی ٹپکتا ہے جو اُس کے اندر ہے''

(چشمۂ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۹)

باوجود اس کے مرزا جی کا یہ کہنا کہ ''حضرت مسیح کے حق میں کوئی کلمہ بے ادبی کا میرے منہ سے نہیں نکلا'' چوری اور سینہ زوری کا زندہ ثبوت اور بے ایمانی و بددیانتی کی بدترین مثال ہے۔ تاہم ''دروغ گو را تا بخانہ رسانید'' کے سلسلہ میں خود مرزا صاحب کی تحریرات سے یہ ثابت کرتا ہوں کہ یسوع اور عیسیٰ دونوں ایک ہیں۔

یسوع، مسیح، عیسیٰ، تینوں ''ابن مریم'' ہی کے نام ہیں

مندرجہ بالا عنوان کے ثبوت میں خود مرزا صاحب ہی کی شہادتیں پیش کی جاتی ہیں کہ یہ تینوں نام ''ابن مریم'' ہی کے ہیں۔ اہل اسلام ان کو عیسیٰ یا مسیح کہتے ہیں اور عیسائی یسوع یا یسوع مسیح، کے نام سے پکارتے ہیں۔ سنئے (مرزا قادیانی) لکھتے ہیں کہ:

۱......اب ہم پہلے صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اِسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصوّر کیا گیا ہے وہ دو ۲ نبی ہیں ایک یوحنّا......اور دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں'' (توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۵۲)

نور: جب مرزا آنجہانی اس عبارت میں صاف اقرار کر رہے ہیں کہ مریم صدیقہؑ کے اکلوتے صاحبزادے مسیح کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں اور وہ ایک ایسے مقدس نبی ہیں جو اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں، تو پھر انصاف سے کہئے کہ کیا مرزا صاحب نے اپنے ''عذر'' کی دھجیاں خود اپنے ہاتھوں سے نہیں اڑا دیں؟۔ اور اس حقیقت کو بھی عالم آشکارا کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں اور وہاں اب تک زندہ موجود ہیں۔ اس کے باوجود امت مرزائیہ کا ''وفات مسیح'' پر ہنگامہ آرا ہونا اپنے ''نئے نبی'' کی صریح خلاف ورزی کرنا ہے۔

۲......مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجّار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا''۔ (چشمۂ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۵)

۳......مگر ہم اسجگہ یہودیوں کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو کہتے ہیں کہ یسوع یعنی حضرت

عیسیٰ حضرت موسیٰ کے بعد عین چودھویں صدی میں مدعی نبوت ہوا تھا''

(حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ، ج۲۱ ص ۳۵۹)

۴......اور لکھا ہے کہ تمہارے بھائیوں میں سے موسیٰ کی مانند ایک نبی قائم کیا جائیگا وہ نبی یسوع یعنی عیسیٰ بن مریم ہے''۔ (تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۹)

۵......''اے پادری صاحبان! مَیں آپ لوگوں کو اُس خدا کی قسم دیتا ہُوں جس نے مسیح کو بھیجا۔ اور اُس محبت کو یاد دلاتا ہوں اور قسم دیتا ہوں جو آپ لوگ اپنے زعم میں حضرت یسوع مسیح ابن مریم سے رکھتے ہیں''

(دعوت حق ملحقہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۶۲۰)

۶...... یہودی لوگ آپ کے رفع رُوحانی سے سخت منکر تھے۔ اور اب تک منکر ہیں۔ اور اُن کی حجّت یہ ہے کہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام صلیب دیئے گئے''

(ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۳)

۷......''یہ اشتہار پادری صاحبوں کی خدمت میں نہایت عجز اَور ادب اور انکسار سے لکھا جاتا ہے کہ اگر یہ سچ ہوتا کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام درحقیقت خدا کا فرزند ہوتا یا خدا ہوتا۔ تو سب سے پہلے مَیں اسکی پرستش کرتا...... لیکن اے عزیزو! (یعنی دجالو) خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں وُہ صرف ایک نبی ہے...... اُس نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی ہے کہ یسُوع ابن مریم نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا ہے...... جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں لوگ حد سے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ اُنکو خدا بنا دیا''

(دعوت حق ملحقہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۶۱۷ تا ۶۱۸)

۸......اسی پیشگوئی کو عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام پر لگانا چاہا تھا جس میں وہ ناکام رہے۔ کیونکہ وہ لوگ اس مماثلت کا کچھ ثبوت نہ دے سکے۔ اور یہ تو ان کے دل کا خیالی پلاؤ ہے کہ یسوع نے گناہوں سے نجات دی'' (اس پر مرزا جی یہ حاشیہ لکھتے ہیں کہ) ''ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نے دوسرے

نبیوں کی طرح حتی الوسع قوم کے بعض لوگوں کی اصلاح کی۔ مگر اصلاح کرنا اُن سے کچھ خاص نہیں۔ تمام نبی اصلاح کے لئے ہی آتے ہیں''۔

(ایام الصلح حاشیہ خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۱)

نور: مرزا جی نے اس عبارت میں حسب عقیدہ اہل اسلام یسوع کے منجی ہونے سے انکار کر کے بتایا کہ وہ یسوع جن کو حضرت عیسیٰ کہتے ہیں چوں کہ وہ نبی تھے اس لیے منجی تو نہیں البتہ مصلح ضرور تھے۔

۹......''مگر مسیح نے یعنی یسوع بن مریم نے اپنی بات بنانے کے لئے...... الیاس آنے والے سے مراد یوحنا اپنے مرشد کو قرار دیدیا...... مگر تاہم یسوع ابن مریم نے زبردستی اس کو الیاس ٹھیرا ہی دیا'' (نصرۃ الحق خزائن ج ۲۱ ص ۴۳)

۱۰...... یسوع ابن مریم کی دعا۔ ان دونوں پر سلام ہو'' (براہین احمدیہ ج ۲۱ ص ۳۴۴)

۱۱......مرزا جی نے اس عنوان کے ماتحت کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے'' چند دلیلیں لکھی ہیں جس میں ''ابن مریم'' کو عیسیٰ، مسیح، یسوع، کے نام سے یاد کیا ہے۔ چنانچہ عنوان بالا میں ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام'' کہا اور پہلی دلیل لکھ کر فرماتے ہیں کہ: ''سو یہ ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ ہرگز مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے'' دوسری دلیل میں بجائے مسیح علیہ السلام ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام'' لکھا۔ اور تیسری میں ''حضرت مسیح'' چوتھی میں ''پھر مسیح نے'' اور پانچویں میں بجائے عیسیٰ، مسیح کے ''یسوع صلیب پر نہیں مرا'' لکھا۔ اور چھٹی میں بھی یسوع لکھا کہ ''جب یسوع کے پہلو میں ایک خفیف سا چھید دیا گیا'' اور ساتویں میں بھی یہ ہے کہ ''یسوع کی ہڈیاں توڑی نہ گئیں'' اور آٹھویں میں بھی یہی ہے کہ ''یسوع صلیب سے نجات پا کر پھر اپنے حواریوں کو ملا'' اس کے بعد لکھتے ہیں کہ:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیبی موت سے محفوظ رہنے پر یہی نسخہ مرہم عیسیٰ''

(ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۱ تا ۳۵۲۔ تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۷)

نور: مرزا صاحب نے ان مذکورہ بالا حوالجات میں اس امر کا صاف اقرار کیا ہے کہ ''ابن مریم'' کو عیسیٰ، مسیح، یسوع کہتے ہیں اور ان کو یہ بھی تسلیم ہے کہ میں نے یسوع کی توہین وتذلیل کی ہے۔ اس لیے اب نتیجہ بالکل ظاہر ہوگیا کہ وہ تمام گالیاں وفحش کلامیاں جو مرزا صاحب نے یسوع کے حق میں استعمال کی ہیں، بغیر کسی فرق وامتیاز کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں ہیں۔ یعنی مرزا جی نے جو یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے مقدس نبی کی ذات گرامی کو اپنے اخلاقی گندگیوں سے ملوث کرنے کی لاحاصل سعی کی تھی اور اس کے لیے نئے نئے عذر وحیلے تراشتے تھے؛ الحمد للہ کہ وہ خود ''معذور نبی'' کے ہاتھوں سے پیوند زمین ہوگئے اور مرزا قادیان ہی کی متعدد شہادتوں سے یہ مراد ثابت ہوگیا کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی زبردست توہین کی ہے۔ کیا اس کے بعد بھی مرزا جی اور ان کی امت کا ''ایمان'' سلامت ہے؟۔ اگر ہے تو ''ایں طرفہ تماشہ بیں دریا بحباب اندر''۔

ایک اور طرح سے ثبوت

ایک اور طرح سے اس امر کا ثبوت پیش کرتا ہوں کہ مرزا صاحب عیسیٰ اور یسوع کو ایک ہی مانتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ یوز آسف دراصل عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہ یوز آسف یسوع آصف کا مخفف اور بگڑا ہوا ہے۔ لہٰذا یسوع اور عیسیٰ دونوں ایک ہیں۔ فہو المراد چنانچہ آپ (مرزا قادیانی) لکھتے ہیں کہ:

۱......''ماسوا اس کے وہ لوگ شاہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنیوالا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گُم تھے کشمیر میں پہنچے تھے اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا اور یُوز آسف کی کتاب میں صریح لکھا ہے کہ یُوز آسف پر خدا تعالیٰ کی طرف سے انجیل اُتری تھی۔ پس باوجود

اس قدر دلائل واضحہ کے کیونکر اس بات سے انکار کیا جائے کہ یوز آسف دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے،، (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۲۱ص۴۰۴)

۲......فی الواقعہ صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے۔ یوز کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا ہے یا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا۔ (تحفہ گولڑویہ خزائن ج۱۷ص۱۰۰)

۳......''وہ نبی جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس پہلے گزرا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور کوئی نہیں۔ اور یسوع کے لفظ کی صورت بگڑ کر یوز آسف بننا نہایت قرین قیاس ہے۔ کیونکہ جب کہ یسوع کے لفظ کو انگریزی میں بھی جیزس بنالیا ہے تو یوز آسف میں جیزس سے کچھ زیادہ تغیّر نہیں''

(حاشیہ راز حقیقت خ ج۱۴ص۱۶۷)

۴......''تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پا کر ضرور ہندوستان کا سفر کیا ہے اور نیپال سے ہوتے ہوئے آخر تبّت تک پہنچے اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھہرے......اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا۔ اور محلّہ خان یار میں مدفون ہوئے۔ اور عوام کی غلط بیانی سے یوز آسف نبی کے نام سے مشہور ہوگئے''

(راز حقیقت حاشیہ خزائن ج۱۴ص۱۶۱)

(۵)......''اور یوز آسف کے نام پر کوئی تعجب نہیں ہے کیونکہ یہ نام یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف بھی حضرت مسیح کا عبرانی میں ایک نام ہے جس کا ذکر انجیل میں بھی اور اسکے معنے ہیں متفرق قوموں کو اکٹھا کرنے والا''

(مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۶۷)

مرزا صاحب کے مرید خاص مولوی نظام الدین اپنے ''آقائے کونین'' کی ہمنوائی کرتے ہیں۔

۶......(الف)...... ہاں اس کتاب (اکمال الدین) میں بجائے یسوع کے یا عیسیٰ کے یوز آسف ہے جو مخفف اور مرکب ہے دو ناموں سے یعنی یسوع بن یوسف''

(ریویو ماہ اگست ۱۹۲۵ء ص ۳۳)

(ب) یوز آصف کا وجہ تسمیہ یوز کی ''ز'' حرف ''س'' سے تبدیل شدہ ہے اور ''س'' کے آگے ''و'' حذف ہو چکی ہے پس اصل میں ''یوسو'' تھا جو سریانی میں عیسیٰ کو کہتے ہیں اور آج کل ''یسو'' کہتے ہیں ہوسکتا ہے کہ عیسیٰ کا اصل نام عبرانی میں ''یوسع'' ہو کیوں کہ عبرانی میں اس وقت یہ نام عام مروج تھا اور بائیبل میں ایسے نام آج بھی ہم کو نظر پڑتے ہیں پس ''یوسع'' کا ''یوز'' بن جانا آسان ہے اور یوز آسے یوسا بنا ہے اور صف یا آصف یا سف اور آصف مخفف ہے یوسف کا پس سارا نام یوز آصف مخفف ہے ''یوسو یوسف'' کا جس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع بن یوسف چونکہ یوسف اس شخص کا نام تھا جس کے ساتھ حضرت مریم صدیقہ کا نکاح ہوا تھا اور حضرت عیسیٰ یوسف کے ربیب تھے، اس لیے حضرت عیسیٰ کو بیٹا ہی کہتے تھے۔ چنانچہ انجیل اس بات کی شہادت دیتی ہے''۔

(ریویو ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء ص ۳۲)

مادر مرزائیت کے خلف الصدق مفتی محمد صادق مرزائی ارشاد فرماتے ہیں کہ:

(د)...... پنجابی میں قدیم سے ایک ضرب المثل مشہور چلی آتی ہے ''ایسو گول تے کچھ نہ پھول'' غالباً مروجہ زمانہ سے اور اصلیت مثل کے بھولنے سے کول کا لفظ بدل کر گول بن گیا اور اصل یوں تھا کہ ایسو کول یعنی یسوع ہمارے پاس ہی ہے، پنجاب کے متصل کشمیر میں مدفون ہے، لیکن کچھ اس کی بابت کھول کر دریافت نہ کرو کیوں کہ یہ امر پردے میں رکھنے کے لائق ہے کہ یسوع اہل پنجاب کے پاس ہی ہے'' (اخبار فاروق مورخہ ۱۱۔۱۸۔۲۵؍مئی ۱۹۱۶ء ص ۱۱)

مرزا صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

۷......''یوز آسف حضرت مسیح ہی تھے جو صلیب سے نجات پا کر پنجاب کی طرف گئے اور پھر کشمیر میں پہنچے اور ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ اس پر بڑی دلیل یہ ہے کہ یوز آسف کی تعلیم اور انجیل کی تعلیم ایک ہے اور دوسرے یہ قرینہ کہ یوز آسف اپنی کتاب کا نام انجیل بیان کرتا ہے۔ تیسرا قرینہ یہ کہ اپنے تئیں شہزادہ نبی کہتا ہے۔ چوتھا یہ قرینہ کہ یوز آسف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے۔ بعض انجیل کی مثالیں اس کتاب میں بعینہ موجود ہیں جیسا کہ ایک کسان کی مثال''۔ (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۶۶)

مولوی غلام رسول مرزائی لکھتے ہیں کہ:

۸......''مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کتاب اکمال الدین جس میں یوز آسف کا ذکر ہے اس کو حضرت مسیح نہیں سمجھتے بلکہ ہندوستان کے شاہزدوں سے ایک شاہزادہ سمجھتے ہیں ممکن ہے کہ کوئی یوز آسف کے نام کا شاہزادہ بھی ہو چکا ہو جس کا نام ''مسیح'' کے اسی نام پر رکھا گیا ہو''۔ (رسالہ التنقید ص ۲۵)

مولوی صادق حسین مرزائی اٹاوی فرماتے ہیں کہ:

۹......''صاحب روضۃ الصفا نے یہ بھی لکھا ہے کہ سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آپ کی والدہ اور حواری بھی تھے اور ان میں سے تین حواریوں کا نام یعقوب، تومان، شمعون بتایا ہے واضح ہو کہ یہ تومان حواری جس کا ذکر روضۃ الصفا میں لکھا ہے اور جو سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا وہی تھوما حواری ہے جس کے نسبت انسائکلو پیڈیا ببلیکا میں لکھا ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا جیسا کہ ہم اوپر دکھلا چکے ہیں اب جب تومان یا تھوما حواری اس مہاجرانہ سفر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ تھا اور اس کی یعنی تھوما کی نسبت یہ امر مسلم ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا تو ایسی حالت میں عقلاً یہ امر واجب التسلیم قرار پاتا ہے کہ ملک کشمیر میں پہنچ کر خانیار میں وفات پانے والے یوز آسف فی الحقیقت یسوع آسف ہے نہ کوئی اور''۔ (کشف الاسرار ص ۳۸)

مرزا صاحب قادیانی رقمطراز ہیں کہ:

۱۰......"کشمیر کی پُرانی تاریخ سے ثابت ہے کہ صاحب قبر ایک اسرائیلی نبی تھا اور شہزادہ کہلاتا تھا کسی بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے کشمیر میں آ گیا تھا۔ اور بہت بڈھا ہو کر فوت ہؤا اور اُس کو عیسیٰ صاحب بھی کہتے ہیں اور شہزادہ نبی بھی اور یوز آسف بھی۔ اب بتلاؤ کہ اس قدر تحقیقات کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے میں کسر کیا رہ گئی" (تحفہ گولڑویہ خزائن ج۱۷ص۱۰۱)

نور: ان دس حوالجات میں مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کی تحریرات سے اس امر پر کافی روشنی پڑ گئی کہ یوز آسف جو یسوع کا مخفف و متغیر ہے دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اس لیے یسوع اور عیسیٰ مسیح درحقیقت "ابن مریم" ہی کے دو نام ہیں۔

ایک اور طرز سے ثبوت

ایک اور طرز سے اس امر کا ثبوت پیش کرتا ہوں کہ یسوع و عیسیٰ مسیح دونوں ایک ہیں کیوں کہ مرزا صاحب اور ان کی امت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور سری نگر محلّہ خانیار میں مدفون ہیں اور دراصل یہ قبر یوز آسف کی ہے جو "یسوع" کا مخفف ہے اور اس کو عیسیٰ علیہ السلام بھی کہتے ہیں چناں چہ ارشاد ہے:

۱......جو سرینگر میں محلّہ خان یار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلا شک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے"

(راز حقیقت خزائن ج۱۴ص۱۷۲۔ کشتی نوح خزائن ج۱۹ ص۱۶۔۵۸۔۷۵۔ دافع البلاء خزائن ج۱۸ص۲۳۵)

۲......"یہ مقام جہاں یسوع مسیح کی قبر ہے خطۂ کشمیر ہے یعنی سری نگر محلّہ خانیار ہے اس بارے میں پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں جو اس قبر کا حال بیان کرتی ہیں۔ پرانے کتبہ کے دیکھنے والے بھی شہادت دیتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی قبر ہے"

(ریویو نمبر۱۰ ج۱ ص/۴۱۹)

۳......"ایک اسرائیلی نبی کشمیر میں آیا تھا جو بنی اسرائیل میں سے تھا اور شاہزادہ نبی کہلاتا تھا۔ اُسی کی قبر محلّہ خانیار میں ہے جو یوز آسف کی قبر کر کے مشہور ہے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج۲۱ص۴۰۳)

۴......"اور اس کتاب (اکمال الدین) میں یہ بھی لکھا ہے کہ یوز آسف نے جو شاہزادہ نبی تھا اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا تھا سو اس کتاب کے خاص سری نگر میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے ایسے پرانے نوشتے اور تاریخی کتابیں پائی گئی ہیں جن میں لکھا ہے کہ یہ نبی جس کا نام یوز آسف ہے اور اسے عیسیٰ نبی بھی کہتے ہیں اور شاہزادہ نبی کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں یہ بنی اسرائیلی نبیوں میں سے ایک نبی ہے جو اس پرانے زمانے میں کشمیر میں آیا تھا"۔

(ریویو بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۳ء ص/۳۳۹)

۵......"اصل بات یہ ہے کہ کشمیر میں ایک مشہور ومعروف قبر ہے جس کو یوز آسف نبی کی قبر کہتے ہیں۔ اس نام پر ایک سرسری نظر کر کے ہر ایک شخص کا ذہن ضرور اس طرف منتقل ہو گا کہ یہ قبر کسی اسرائیلی نبی کی ہے۔ کیونکہ یہ لفظ عبرانی زبان سے مشابہ ہے مگر ایک عمیق نظر کے بعد نہایت تسلی بخش طریق کے ساتھ کُھل جائیگا کہ دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین ہے۔ اسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں چونکہ مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔ مگر بعض کا بیان ہے کہ دراصل یہ لفظ یسوع صاحب ہے پھر اجنبی زبان میں بکثرت مستعمل ہو کر یوز آسف بن گیا۔ لیکن میرے نزدیک یسوع آسف اسم بامسمی ہے،،

(ست بچن حاشیہ خزائن ج۱۰ص۳۰۶)

۶......اور جیسا کہ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے وہ (مسیح) کشمیر میں آ کر فوت ہوئے اور اب تک نبی شہزادہ کے نام پر کشمیر میں اُن کی قبر موجود ہے۔ اور لوگ بہت تعظیم سے

اُس کی زیارت کرتے ہیں اور عام خیال ہے کہ وہ ایک شہزادہ نبی تھا جو اسلامی ملکوں کی طرف سے اسلام سے پہلے کشمیر میں آیا تھا اور اس شہزادہ کا نام غلطی سے بجائے یسوع کے کشمیر میں یوز آسف کر کے مشہور ہوئے جس کے معنی ہیں یسوع غمناک''۔(مقدمہ کتاب البریہ خزائن ج۱۳ص۲۰)

۷....''وتو اثر علیٰ لسان اهلها انه قبر نبی کان ابن ملکٍ و کان من بنی اسرائیل. و کان اسمه یوز اٰسف ...... واشتهر بین عامتهم ان اسمه الاصلی عیسیٰ صاحب و کان من الانبیاء. وهاجر الیٰ کشمیر ...... ثم معذا لک کان یوز اٰسف سمی کتابه الانجیل. وما کان صاحب الانجیل الا عیسیٰ ''(الہدیٰ خزائن ج۱۸ص۳۶۱)

۸....اور یہ کہ مسیح مختلف ملکوں کا سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا اور تمام عمر وہاں سیر کر کے آخری سری نگر محلّہ خانیار میں بعد وفات مدفون ہوا اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا دور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شاہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا وہ باشندہ تھا اور اس کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی'' (ریویو ماہ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۸)

مرزا صاحب نے اپنی کتاب راز حقیقت خزائن ج۱۴ کے ص۱۷۱ پر یوز آسف کی قبر کا نقشہ بنایا ہے اور اس کی پیشانی پر جلی حرفوں سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ:

۹....حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں''

۱ترجمہ اردو: مقامی باشندوں کی زبان سے متواتر طور پر یہ بات معلوم ہے کہ وہ ایک نبی کی قبر ہے جو بادشاہ تھا اور بنی اسرائیل میں سے تھا اور اس کا نام یوز آسف تھا...... اور عام لوگوں کے درمیان مشہور ہو گیا کہ اس کا اصلی نام عیسیٰ صاحب تھا اور انبیاء میں سے تھا اور اس نے کشمیر کی جانب ہجرت کی...... پھر اس کے باوجود یوز آسف اپنی کتاب کا نام انجیل رکھتا تھا اور صاحب انجیل سوائے عیسیٰ کے اور کوئی نہیں ہے۔ش

۱۰....معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف علیہ السلام انجیل کی طرف لوگوں کو بلاتے اور جو کتاب ان پر اتاری گئی تھی اس کا نام بشریٰ تھا جو انجیل کا عبرانی نام ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوز آسف حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کا ہی دوسرا نام ہے اور دونوں ایک ہی شخص کے ہیں جس پر بشریٰ انجیل اتاری گئی تھی۔

(ریویو ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۷۱۔۴۷۲)

نور: مذکورہ بالا ان دس حوالجات سے بھی یہ امر قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حسب عقیدہ مرزا قادیانی سری نگر محلّہ خانیار میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے جو یوز اسف یا یسوع کے نام سے مشہور ہیں اور درحقیقت یہ دونوں نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے ہیں۔ اب یہ حقیقت عالم آشکارا ہو گئی کہ مرزا جی نے یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے انتہا توہین و تذلیل کی ہے اس لیے کہ حسب تحریرات مرزا یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ لہٰذا مرزا صاحب اور ان کی امت کا یہ عذر لنگ کہ بے ادبی و گستاخی کے کلمات یسوع کے متعلق ہیں، عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں نہیں سراسر لغو و باطل ہے۔

ایک اور طرح سے ثبوت

ایک اور طرح سے مرزا صاحب کی تحریرات سے اس کو ثابت کیا جاتا ہے کہ عیسیٰ مسیح، یسوع دونوں ایک ہیں کیوں کہ یہ امر ظاہر ہے کہ عیسائی اسی ''ابن مریم'' کو بخیال فاسد خدا و منجی کہتے ہیں جو بن باپ کے پیدا ہوئے اور حسب عقیدہ اہل اسلام، اللہ کے نیک بندہ و مقدس رسول و صاحب کتاب تھے۔ چنانچہ اسی ''ابن مریم'' کو مرزا جی نے کہیں عیسیٰ بن مریم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام لکھ کر عیسائیوں کا خدا و نجات دہندہ بتایا ہے اور کہیں یسوع ابن مریم، یسوع مسیح لکھا ہے جس سے یسوع و عیسیٰ کا ایک ہونا بالکل عیاں ہو جاتا ہے۔

مرزا جی نے ذیل کی ان عبارتوں میں تحریر فرمایا ہے کہ عیسائی جن کو خدا کہتے ہیں ان

کا نام ''عیسیٰ علیہ السلام'' ہے۔

ا...... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے مقدس، بڑے راستباز، بڑے برگزیدہ تھے۔مگر اُن کو خدا کہنا (جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں) اس سچّے خدا کی توہین ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔سچ یہی ہے کہ وہ انسان تھے خدا نہیں تھے''۔

(ایام الصلح خزائن ج۱۴ص۳۶۹)

۲...... ''انجیل پر ابھی تیس برس بھی نہیں گزرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی یعنی حضرت عیسیٰ خدا بنائے گئے''۔

(چشمۂ معرفت خزائن ج۲۳ص ۲۶۶)

۳...... ''نادان عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرا رکھا ہے''۔

(حاشیہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۸۹)

۴...... ''عیسائی صاحبان اس بات کے اقراری ہیں کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کامل خدا ہیں'' (نسیم دعوت خزائن ج۱۹ص۳۷۶)

۵...... ''اور نہ ایسے عیسائی بن جائیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کی تعلیم چھوڑ کر اس کو خدا بنا دیا تھا''۔(حقیقۃ الوحی حاشیہ خزائن ج۲۲ص۳۲۳)

اس کے علاوہ گذشتہ حوالجات کے ۸،۹،۱۰،۱۱،۱۳،۲۰، میں بھی مرزا جی نے تحریر کیا ہے کہ عیسائیوں نے جن کو خدا بنایا ہے ان کا نام پاک عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہے،اب ذیل کی عبارت میں ان کو عیسیٰ مسیح، یسوع بن مریم، کہتے ہیں جو ظاہر کر رہا ہے کہ عیسیٰ ویسوع دونوں ''ابن مریم'' ہی کے نام ہیں لکھتے ہیں کہ:

الف...... ''اُس (اللہ تعالیٰ) نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی ہے کہ یسُوع ابن مریم نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا ہے......جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں (عیسائی) لوگ حد سے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ اُنکو خدا بنا دیا''۔

(دعوت ملحقہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص ۶۱۸)

ب...... ''سو مسیح عیسیٰ بن مریم کی نسبت رجعت کا جو عقیدہ ہے اُس عقیدہ کے موافق عیسیٰ مسیح کی آمد ثانی کا یہی زمانہ ہے'' (تحفہ گولڑویہ خزائن ج۱۷ص۳۱۹)

ج...... ''حضرت مسیح جو خدا بنائے گئے اُن کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں''۔

(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۳۳)

ایک اور ثبوت کہ یسوع، مسیح، عیسیٰ تینوں ایک ہی ہیں۔

عیسیٰ مسیح، یسوع کے ایک ہونے کا یہ ہے کہ مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح بھی ہے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

''اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح یعنی نبی سیاح ہونا بھی اُنکی موت پر دلالت کرتا ہے'' (ایام الصلح خزائن ج۱۴ص۲۷۳)

اس کے بعد مرزا صاحب نے عیسائیوں کے دوسرے عقیدہ کفارہ ونجات کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے اسی مسیح ابن مریم کے نام سے ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ:

الف...... ''پادری صاحبان جو دنیا اور آخرت میں مسیح ابن مریم کو ہی منجی قرار دے چکے ہیں''۔(کشتی نوح خزائن ج۱۹ص۹)

ب...... ''عیسائیوں کی طرح آخری دوڑ صرف مسیح کے کفارہ تک ہے وبس''۔

(چشمۂ معرفت خزائن ج۲۳ص۳۱۳)

نور: مرزا صاحب کی ان تحریرات سے یہ بات بالکل ظاہر ہوگئی کہ عیسائی جن کو منجی وکفارہ قرار دے چکے ہیں ان کو عیسیٰ ومسیح کہتے ہیں۔ اب مرزا جی کی ایک دوسری تحریر ملاحظہ فرمائیے جس میں آپ نے حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم (جن کو عیسائی نجات دہندہ و کفارہ بنا چکے ہیں) کا تیسرا نام یسوع رکھ کر عیسائیوں کے کفارہ ونجات کی تردید کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ ''اِس میں کیا شک ہے کہ یسوع کا منجی ہونا عیسائیوں کا صرف ایک دعویٰ ہے جیسا کہ وہ دلائل عقلیہ کے رُو سے ثابت نہیں کر سکے''۔اس پر آپ حاشیہ چڑھاتے ہیں:

''اگر عیسائیوں کا یہ خیال ہو کہ یسوع نے روحانی طور پر لوگوں کو گناہوں سے نفرت

دلائی تو اس بات میں یسوع کی کچھ خصوصیت نہیں تمام نبی اسی غرض سے آیا کرتے ہیں کہ حتی الوسع لوگوں کی اخلاقی اور عملی اور اعتقادی حالت کی اصلاح کریں اور انکے کوششوں کے اثر بھی ضرور ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ دعویٰ ہے کہ گناہوں کی سزا صرف یسوع کے ذریعہ سے ٹلی تو اس پر کوئی دلیل نہیں''۔

(حاشیہ ایام الصلح خزائن ج۱۴ص۲۹۲)

نور: جب کہ ''مرزا آنجہانی'' کی تحریری شہادت سے یہ امر یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام'' کا دوسرا نام ''یسوع'' بھی ہے تو پھر اس کے بعد یہ کہنا کہ ''مسیح کی شان میں کوئی کلمہ گستاخی کا نہیں کہا گیا'' سراسر کذب بیانی اور نفاق پرور ایمان کا بدترین مظاہرہ کرنا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟۔ علاوہ ازیں جب قادیان کے یہ ''نئے نبی جی'' یسوع کو ایک مقدس نبی مانتے ہیں جیسا کہ حوالہ بالا کی خط کشیدہ عبارت سے ظاہر ہے تو اس صورت میں باوجود ''یسوع اور عیسیٰ'' کی تفریق کے یسوع کی توہین کرنا اضاعت ایمان کا سبب اور غضب الٰہی کا باعث ہے۔ لہذا بہر صورت مرزا جی اور ان کی امت کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔

بہر رنگ کہ خواہی جامہ می پوش

من انداز قدرت را می شناسم۔

ایک اور ثبوت:

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ) پیدائش میں بھی اکیلے نہیں تھے بلکہ ان کے ایک ہی ماں سے کئی ایک حقیقی بھائی وبہنیں تھیں۔

(الف)...... ''پھر نہ معلوم نادان لوگوں کو حضرت عیسیٰ سے کیسی مشرکانہ محبت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم تو قبول کر لیتے ہیں مگر حضرت عیسیٰ کا مجروح اور زخمی ہونا ان کی شان سے بلند تر سمجھتے ہیں اور شور ڈالتے ہیں کہ انکی نسبت ایسا کیوں کہتے ہو اور ان کو تمام دنیا سے الگ ایک خصوصیت دینا چاہتے ہیں۔

وہی آسمان پر چڑھ کر پھر زمین پر اُترنے والے۔ وہی اسقدر لمبی عمر پانے والے۔ مگر خدا نے ان کو (حضرت عیسیٰ کو) پیدائش میں اکیلا نہیں رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور کئی حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں''۔

(حاشیہ براہین احمدیہ خزائن ج۲۱ص۲۶۲)

نور: مرزا جی نے عبارت بالا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جو بعقیدہ اہل اسلام مقدس رسول اور اپنی ماں کے اکلوتے بیٹے اور زندہ آسمان پر موجود ہیں) پر یہ افتراء کیا کہ آپ کے کئی حقیقی بھائی وبہنیں تھیں مگر ذیل کے حوالہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے یسوع کا نام لکھ کر بتایا کہ عیسیٰ اور یسوع دونوں ایک ہیں، فہوالمراد۔ فرماتے ہیں کہ:

(ب)...... ''یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں''۔

(حاشیہ کشتی نوح خزائن ج۱۹ص۱۸)

ایک اور ثبوت:

مرزا صاحب نے بعض جگہ ''ابن مریم'' کا عیسیٰ مسیح، نام رکھ کر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا نہ خدائی کی دلیل ہو سکتی ہے اور نہ اس میں کچھ ان کی خصوصیت ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

الف...... ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کی خصوصیت کے بارے میں صرف ایک بات پیش کی تھی کہ وہ بغیر باپ پیدا ہوا ہے تو خدا تعالیٰ نے فی الفور اُس کا جواب دیا۔ اور فرمایا۔ **اِنّ مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم** ...... یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی مثال ہے''۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج۲۱ص۳۹۷)

ب...... ''عیسائیوں کو یہ دعویٰ تھا کہ بے باپ ہونا حضرت مسیح کا خاصہ ہے اور یہ خدائی کی دلیل ہے''۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ خزائن ج۱۷ص۲۰۸)

نور: مندرجہ بالاحوالجات میں ''ابن مریم'' کا نام حضرت عیسیٰ ومسیح صاف طور پر لکھا ہے ذیل کی عبارت میں عیسیٰ کی بجائے ''یسوع'' لکھتے ہیں جو عیسیٰ اور ''یسوع'' کی وحدت شخصی پر دلالت کررہا ہے۔فرماتے ہیں کہ:

''اسی وجہ سے خدا تعالےٰ نے ''یسوع'' کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنۡ تُرَابٍ ......یعنی عیسیٰ کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک آدم کی ہے''(چشمۂ معرفت خزائن ج ۲۳ص ۲۲۷)

ناظرین کرام! جب مرزا صاحب اوران کی امت کے سربرآوردہ لوگوں کی متعدد شہادتوں اوراس کی مختلف نوعیّتوں سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کے اکلوتے صاحبزادے ہی کو عیسیٰ مسیح، یسوع، کہتے ہیں تو پھر یہ عذر لنگ پیش کرنا کہ یسوع کی توہین کی گئی ہے اورعیسیٰ کی نہیں یا یہ دونوں الگ الگ دومختلف شخص ہیں سراسر بے ایمانی وبدیانتی نہیں ہے تو کیا ہے؟۔اور جب کہ حسب اقرار مرزا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مغلظات استعمال کی گئیں اورنہایت گھنونے وگندے الزامات ان پر لگائے گئے تو اب کسی طرح سے بھی مرزائیوں کے ''رسول'' کا ایمان سلامت نہیں رہا۔

کیوں کہ قادیانی رسول کہتے ہیں:

''اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے......کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اورموجب نزول غضب الہٰی''

(ضمیمہ چشمۂ معرفت خزائن ج ۲۳ص ۳۹۰)

یسوع کا ذکر قرآن میں بقلم مرزا

مرزائی اوران کے ''پیغمبر'' یہ عذر لنگ بھی اپنی پردہ پوشی وعصمت کے لیے پیش کرتے ہیں کہ یہ بدگوئیاں وفحش کلامیاں اس ''یسوع'' کے حق میں کی گئیں جس کا ذکر قرآن میں نہیں۔اگرچہ مرزا صاحب کی تحریرات وتصریحات سے اس امر کے ثابت ہوجانے کے بعد کہ یسوع اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہیں، اس کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ یسوع کا ذکر قرآن مجید میں ثابت کیا جائے۔اس لیے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر مبارک قرآن مجید میں متعدد جگہ ہے تو پھر کیوں کر کہا جاسکتا ہے کہ یسوع کا ذکر قرآن شریف میں نہیں تاہم ''دروغ گورا تا بخانہ رسانید'' کے سلسلہ میں خود قادیانی نبی کی تحریر سے اس امر کا ثبوت پیش کیا جارہا ہے کہ یسوع کا ذکر قرآن میں ہے۔ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں کہ:

۱......''اسی وجہ سے خدا تعالےٰ نے ''یسوع'' کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنۡ تُرَابٍ ......یعنی عیسیٰ کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک آدم کی ہے''(چشمۂ معرفت خزائن ج ۲۳ص ۲۲۷)

مرزا صاحب اس ذیل میں کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے'' لکھتے ہیں کہ:

۲......''یہود کو بھی پختہ ظن سے اس بات کا دھڑکا تھا کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا۔ چنانچہ اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ بھی قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وما قتلوہ یقیناً یعنی یہود قتل مسیح کے بارے میں ظنّ میں رہے''۔

(ایام الصلح خزائن ج ۱۴ص ۳۵۲)

۳......'' یہ قرآن شریف کا مسیح اوراس کی والدہ پر احسان ہے کہ کروڑہا انسانوں کی یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کردی اوران کوتعلیم دی کہ تم بھی کہو

کہ وہ بے باپ پیدا ہوا‘‘۔(ریویو اپریل ۱۹۰۲ء ص ۱۵۹)

مرزا صاحب کا یہ خیال بلکہ عقیدہ ہے کہ جو قبر سری نگر محلّہ خانیار میں یوز آسف یا ’’یسوع‘‘ کے نام سے مشہور ہے وہ بلا شک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے جیسا کہ تحریرات مرزا سے اس کا ثبوت گذر چکا ہے اور اسی یسوع یا یوز آسف والی قبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ثابت کرتے ہوئے اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ:

۴......’’خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ) مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واٰوینا هما الیٰ ربوة ذاتِ قرار ومعین یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصطفا پانی کے چشمے اس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے‘‘ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۴)

ان تمام حوالجات سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ یسوع کا ذکر قرآن میں ہے۔ لہذا مرزا صاحب اور ان کی امت کا یہ کہنا کہ ’’یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں‘‘ سراسر لغو وباطل، خلاف دیانت وامانت ہوا۔ اگر بالفرض اس امر کو تسلیم کر لیا جائے کہ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں تو اس سے کیا مرزا صاحب کو شرعی واخلاقی حق حاصل ہو گیا کہ وہ یسوع پر گونا گوں عیوب والزامات لگائیں؟ اور طرح طرح کی مغلظات ان کی شان میں استعمال کریں۔ ہرگز نہیں۔ کیوں کہ کسی کو راستباز وصادق نبی ماننے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس کا ذکر قرآن میں ہو جیسا کہ مرزا جی ’’کرشن‘‘ کو نبی مان کر ان کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں![1]

حالانکہ قرآن مجید میں نہ کرشن کا ذکر ہے اور نہ ان کی نبوت کا۔ اور احادیث سے ثابت ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں، مگر قرآن مجید میں صرف چند انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے تو اس سے کیا جائز ہے کہ باقی انبیاء کی اس وجہ سے توہین وتحقیر کی

[1] مُلک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رُدّر گوپال بھی کہتے ہیں‘‘ (تتمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱) مصنفؒ

جائے کہ ان کا نام اور ذکر قرآن میں نہیں ہے؟۔

اور مرزا صاحب کا عیسائیوں کے بیان کردہ احوال وصفات کی وجہ سے ’’حضرت یسوع‘‘ کو برا بھلا سب وشتم کرنا نہ صرف اصول اسلامی واخلاقی کے خلاف ہے؛ بلکہ اپنے قواعد وضوابط کے بھی خلاف ہے فرماتے ہیں:

’’منجملہ ان اصولوں کے جن پر مجھے قائم کیا گیا ہے۔ ایک یہ ہے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ دُنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں۔ اور استحکام پکڑ گئے ہیں۔ اور ایک حصّہ دُنیا پر محیط ہو گئے ہیں۔ اور ایک عمر پا گئے ہیں۔ اور ایک زمانہ ان پر گذر گیا ہے۔ ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیّت کے رُو سے جھوٹا نہیں۔ اور نہ اُن نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے‘‘۔
(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۶)

اس کے آگے لکھتے ہیں:

’’اس قاعدہ کے لحاظ سے ہمیں چاہئے کہ ہم ان تمام لوگوں کو عزّت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کو سچّا سمجھیں جنہوں نے کسی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر وہ دعویٰ ان کا جڑ پکڑ گیا۔ اور اُن کا مذہب دُنیا میں پھیل گیا۔ اور استحکام پکڑ گیا۔ اور ایک عمر پا گیا‘‘۔ (تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۸)

پھر اگلے صفحہ میں لکھتے ہیں:

’’پس یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے۔ کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دُنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دِلوں میں ان کی عزّت اور عظمت بیٹھا دی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی

سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزّت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے۔ یا چینیوں کے مذہب کے یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے“

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ص ۲۵۹)

مرزا صاحب کے اس اصول کے رو سے عیسائیوں کے ”یسوع“ بھی سچے اور راستباز وصادق ٹھہرتے ہیں کیونکہ صدہا سال سے آپ کے پیروکار چلے آتے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر آپ کا مذہب محیط ہے اور کروڑ ہا دلوں میں آپ کی عظمت ومحبت ثبت ہے اور عیسائی مذہب کے ایک ”مقدس پیشوا“ ہیں۔ اس لیے اگر چہ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں مگر اس لحاظ سے کہ وہ عیسائیوں کے ایک ”مقدس پیشوا“ ہیں ہر طرح کی تکریم وتعظیم کے لائق تھے۔ جیسا کہ مرزا آنجہانی کہتے تو ہیں کہ ہم ہر مذہب کے پیشوا کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اوران کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں، لیکن آپ کی عزت کی نگاہوں کا حشر یہ ہے کہ چراغ داشتہ جرأت کے ساتھ عیسائیوں کے ”برگزیدہ پیشوا یسوع“ کی علی الاعلان توہین کرتے ہیں اور ایسے گندے وسڑے الفاظ ان کے حق میں استعمال کرتے ہیں کہ ایک غیرت مند انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

بایں ہمہ مرزائیت کے نمک خوار اپنے ”نئے رسول“ کی ”بدگوئیوں وگالیوں“ کو پوشیدہ کرنے میں اس ڈھٹائی وبے باکی سے مصروف ہیں کہ کیا مجال ہے کہ ان کی ”جبین حمیت“ پر عرق انفعال کا کوئی قطرہ نمودار ہو جائے، حالانکہ توہین انبیاء کا ان کے چہرہ پر ایک ایسا بدنما داغ ہے کہ وہ اس دنیا میں منہ دکھانے کے لائق نہ تھے، مگر ...... ہر چہ خواہی کن کے ماتحت توجہات باطلہ میں اس طرح سے الجھے ہوئے ہیں جس سے گلوخلاصی قیام قیامت تک ممکن نہیں۔

عیسائیوں کے بیان کردہ صفات کے لحاظ سے بھی یسوع فرضی نہیں حقیقی ہے

مرزا صاحب کے عذر لنگ کا تیسرا حصہ یہ تھا کہ عیسائیوں اور پادریوں نے جو صفات یسوع کے بیان کئے ہیں اس کے رو سے کوئی یسوع حقیقی نہیں بلکہ فرضی ہے اس لیے جو کچھ بدزبانیاں وسخت کلمے استعمال کئے گئے ہیں، ایک فرضی شخص کے حق میں ہیں جو کسی طرح قابل اعتراض نہیں لیکن خود مرزا صاحب ہی اپنے ہاتھوں سے اس عذر کو بھی دفن کرتے ہیں۔

۱...... ”اس (اللہ تعالیٰ) نے مجھے (مرزا) اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہائت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے۔ اوران میں سے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ اوران میں سے ہے جنکو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا۔ اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے واصل ہے اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں“۔ (تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ص ۲۷۲)

۲...... ”جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے۔ وُہی دعویٰ مسلمانوں کو بھی ہے۔ گویا آنجناب کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترک جائداد کیطرح ہے۔ اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے۔ کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے۔ اور یسوع کی مجھ میں“۔

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ص ۲۷۵)

نور: مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا عبارت خود ان کے اس ”عذر لنگ کو کہ یہ بدگوئیاں ایک فرضی یسوع کے حق میں ہیں“ خاک میں ملا رہی ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ عیسائی جس ”یسوع“ کو خدا بنا کر اس سے محبت کرنے کا دعوی کرتے ہیں وہی ”یسوع“ مسلمانوں

کے نزدیک ایک برگزیدہ ومقبول بندہ ہے اور وہ بھی اسی سے محبت کرتے ہیں۔ گویا بلحاظ محبت وعزت ''یسوع مسیح''، مسلمانوں اور عیسائیوں میں ایک مشترک جائیداد ہیں کہ ہر دو مذہب کے پیروکار ''یسوع مسیح'' کی تکریم وتعظیم میں مساویانہ طور پر حصہ دار، وشریک کار ہیں۔ مگر چونکہ مرزا صاحب بقول خود ''یسوع'' سے بہت زیادہ مانوس تھے اور ان میں باہمی خوب محبت والفت تھی اسلئے خصوصیت سے آپ ان کی عزت ومحبت تعظیم وتکریم میں زیادہ حق رکھتے تھے جس کا ''نتیجہ'' ان گندی گالیوں کی شکل میں نمودار ہو چکا ہے جس کو ہر غیرت مند انسان دیکھ کر لرزہ براندام ہو جاتا ہے۔

خفائیں ہم پے کیں اتنی مہربانی کی حالت میں
خدا جانے اگر تم خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

جب کہ مرزا قادیانی عیسائیوں کے ''یسوع'' کو بھی لائق تکریم وتعظیم مانتے ہیں جس کی جانب بہت سے باطل امور منسوب کئے گئے ہیں تو پھر آپ کا عیسائیوں کے اسی ''یسوع'' کو فرضی شخص سمجھ کر اس کی توہین وتنقیص کرنا مضحکہ خیز اختلاف بیانی ورسوائے عالم بے ایمانی کی ایک ایسی بدترین مثال ہے جو سلسلہ دنیا کے کسی حصہ میں (سوائے قادیان کے) نہیں پائی جاتی۔

غرض یہ کہ مرزا صاحب کا یہ عذر بارد بھی کسی طرح سے قابل پذیرائی ولائق التفات نہیں رہا۔ علاوہ ازیں چونکہ مرزا صاحب عیسائیوں کے یسوع سے عشق ومحبت کا دم بھرتے تھے اس لیے وہ از راہ محبت عیسائیوں کی ان تمام ناجائز باتوں کو جو ان کی طرف منسوب تھیں کسی طرح گوارہ نہ کر سکے اور ان تمام انتسابات سے اپنے محبوب یسوع کو پاک وبری قرار دیکر کہا کہ وہ ایک مقدس ومعزز خدا کے مقبول بندے ہیں جن کی عزت وناموس پر حملہ نہیں کرنا چاہئے اس لیے باوجود عیسائیوں کے بیان کردہ صفات کے ''یسوع'' لائق تعظیم وتکریم ہے۔ سنئے فرماتے ہیں کہ:

''اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو۔ تو ہمیں نہیں چاہئے کہ اس مذہب

کے نبی کی عزّت پر حملہ کریں۔ اور نہ یہ کہ اس کو بُرے الفاظ سے یاد کریں۔ بلکہ چاہئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں اور یقین رکھیں کہ وُہ نبی جو خدا تعالےٰ کی طرف سے کروڑہا انسانوں میں عزّت پا گیا۔ اور صدہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے۔ یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزّت نہ پاتا''۔

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۶۰)

(۲) ''اگر ہم اُن کے مذہب کی کتابوں میں غلطیاں پائیں یا اس کے پابندوں کے بدچلنیوں میں گرفتار مشاہدہ کریں۔ تو ہمیں نہیں چاہئے کہ وہ سب داغ ملالت اُن مذاہب کے بانیوں پر لگا دیں۔ کیونکہ کتابوں کا محرّف ہو جانا ممکن ہے۔ اجتہادی غلطیوں کا تفسیروں میں داخل ہو جانا ممکن ہے''۔

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۸)

مرزا صاحب کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ اپنے اس اصول کی پابندی کرتے اور یسوع کو عیسائیوں کے ان تمام بیان کردہ صفات سے حسب تحریر خود پاک سمجھ کر ان کی عزت کرتے۔ مگر اللہ رے دلیری وشوخ چشمی کہ مرزا صاحب کی ''زبان مبارک'' بڑی تیزی سے دیدہ ودانستہ یسوع کی بدگوئیوں میں مصروف ہے اور اپنے لیے ثواب آخرت کا ذخیرہ کر رہی ہے اور شرم وندامت کی جھلک تک نہیں پائی جاتی۔ مرزا جی! ''ایک پیغمبر کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی۔ ان باتوں کا تصوّر کر کے بدن کانپتا ہے''۔ ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۸۔

اور جب کہ مرزا جی کا یہ بیان ہے کہ میں کئی مرتبہ یسوع مسیح سے ملاقات کر چکا ہوں اور عیسائیوں کے عقائد وغیرہ کی لغویت خود یسوع کی زبانی سن چکا ہوں تو اس کے بعد ''یسوع'' اور بھی قابلِ عزت ولائق احترام ہو جاتے ہیں؛ لیکن باین ہمہ خود ان کی زبان فحش گوئیوں میں مصروف رہی تا کہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ''ایسے بدزبان لوگوں کا انجام

اچھا نہیں ہوتا''۔ خاتمہ چشمۂ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۶۔

فرماتے ہیں کہ:

۱...... ''خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے جو مَیں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے۔ اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ جو توجہ کے لائق ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفّارہ اور تثلیث اور ابنیّت ہے۔ ایسے متنفّر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے'' (تحفہ قیصریہ خ ج ۱۲ ص ۲۷۳)

۲...... ''مَیں جانتا ہوں کہ جو کچھ آجکل عیسائیت کے بارے میں سکھایا جاتا ہے۔ یہ حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حضرت مسیح دُنیا میں پھر آتے۔ تو وُہ اس تعلیم کو شناخت بھی نہ کر سکتے''

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۴)

جب مرزا صاحب کو اپنی کشفی بیداری میں یسوع کی زبان سے سن کر یہ معلوم ہو گیا تھا کہ یسوع عیسائیوں کے بیان کردہ احوال وصفات سے بالکل پاک وبری ہے تو وہ ہر طرح کے اکرام واعزاز کے لائق تھے اور مرزا صاحب کا یہ اخلاقی وشرعی فرض تھا کہ ان کی تکریم وتعظیم کرتے اور مدح وثنا میں رطب اللسان رہتے۔ مگر اس کے باوجود انہوں نے دیدہ ودانستہ عیسائیوں کے یسوع کو گالیاں دے کر توہین وتحقیر کی ہے، تو کیا یہ انتہائی فتنہ انگیزی وبے ایمانی اور امن وصلح کے ساتھ دشمنی کرنا نہیں ہے؟۔ جیسا کہ خود تحریر کرتے ہیں کہ:

''پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر بُرا کہتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اِس سے بڑھ کر فتنہ انگیز اور کوئی اور بات نہیں''۔

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۶۰)

الحمد للہ کہ مرزائیت اور اس کے ''بانی'' وہ تمام اعذار جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت کے سلسلہ میں یسوع وعیسیٰ کی تفریق کے ساتھ پیش کر کے اپنی گندہ دہنیوں کو پوشیدہ کرنا چاہتے تھے وہ خود حریف ہی کے ہتھیاروں سے پاش پاش کر دئے گئے جس سے اصل حقیقت ''اہانت عیسیٰ'' کی معا اپنے خدوخال کے منصۂ شہود پر آ گئی۔

مرزائیوں کا ایک اور عذر قبیح کہ گالیاں جوابی طور پر ہیں

البتہ اس سلسلہ میں یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ پادریوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نہایت ناپاک الفاظ استعمال کئے تھے اور شب وروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص میں مصروف رہتے تھے اور مرزا صاحب نے عشق محمدی وحبّ نبوی میں اتنا بڑا کمال حاصل کیا تھا کہ بروز محمد بن گئے تھے اس مجبوری سے آپ نے ترکی بہ ترکی عیسائیوں کو جواب دیا جیسا کہ خود مرزا صاحب کہتے ہیں:۔

۱...... ''ہمیں پادریوں کے یسُوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ اُن کے یسُوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو...... بہت گالیاں دی ہیں۔ پس اسی طرح اس مُردار اور خبیث فرقہ نے جو مُردہ پرست ہے ہمیں اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسُوع کے کسی قدر حالات لکھیں۔'' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲ تا ۲۹۳)

۲...... اگر پادری اب بھی اپنی پالیسی بدل دیں اور عہد کر لیں آئندہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہیں نکالیں گے تو ہم بھی عہد کریں گے کہ آئندہ نرم الفاظ کے ساتھ ان سے گفتگو ہوگی ورنہ جو کچھ کہینگے اس کا جواب سُنینگے''

(حاشیہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲)

۳......''میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں''

(اشتہار واجب الاظہار،خزائن ج ۱۳ص ۱۱،مجموعہ اشتہارات ج ۲ص ۴۶۶)

۴......''اور مَیں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جبکہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئی اور حدِ اعتدال سے بڑھ گئی۔اور بالخصوص پرچہ نُور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لُدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں۔اور ان مؤلفین نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کئے کہ...... مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دِل میں پیدا ہوا۔کہ مبادا مسلمانوں کے دِلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے۔ان کلمات سے سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو۔تب مَیں نے اُن جوشوں کے ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کے دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کِسی قدر سختی سے جواب دیا جائے۔تا سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور مُلک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو تب مَیں نے بالمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی۔......کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا''

(تریاق القلوب خزائن ج ۱۵ص ۴۹۰)

جوابات

مرزا صاحب اور ان کی امت کا یہ عذر بھی سراسر غلط اور غیر معقول اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے کیونکہ اسلام نہ صرف تمام انبیاء علیہم السلام کی تعظیم وتکریم کی تعلیم دیتا ہے بلکہ کافروں کے باطل معبودوں اور بتوں کو بُرا بھلا وسب وشتم سے بھی روکتا ہے۔اگر عیسائیوں نے از راہ جہالت وخباثت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بدزبانی و گندہ ذہنی سے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کیا تو کسی مسلمان کو یہ حق ہرگز نہیں حاصل ہے اور نہ

اسلام اس کی تعلیم دیتا ہے کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں بدزبانی کر کے اپنے متاع ایمان کو برباد کردے۔چنانچہ مرزا صاحب بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ:

''مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے۔تو ایک مسلمان اُس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے کیونکہ مسلمانوں کے دِلوں میں دُودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وُہ جیسا کہ اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں ایسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔'' (تریاق القلوب خزائن ج ۱۵ص ۴۹۱)

بلکہ مرزا صاحب اس طریق جواب کو جاہلانہ وسفیہانہ حرکت بلکہ ''کُت پن'' کہتے ہیں۔

۱......''واضح ہو کہ کسی شخص کے ایک کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف نسبت کرتے ہیں،حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حسین بوجہ اس کے کہ اُس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی باغی تھا اور یزید حق پر تھا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے مُنہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں۔مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل میں خیال گذرتا ہے کہ چونکہ اکثر شیعہ نے اپنے وردتبرّے اور لعن وطعن میں مجھے بھی شریک کرلیا ہے اس لئے کچھ تعجب نہیں کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو۔جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں''

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ص ۵۴۴)

۲......''ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے ''کت پن'' نہیں ہوتا۔

اسی طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی ’’کت پن‘‘ کی مثال لازم آئے گی‘‘۔

(تقریر مرزا در جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء ملفوظات ج ۱ ص ۱۰۳)

اس کے علاوہ مرزا صاحب کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ:

۳...... ’’ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات و مجادلات میں یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں یا کوئی دل دُکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں‘‘۔

(شحنۂ حق خزائن ج ۲ ص ۳۲۴)

۴...... ’’عیسائیوں کی کتاب امہات المؤمنین نے دلوں میں سخت اشتعال پیدا کیا ہے ......دل دکھانے والی گالیاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں ہمارا حق تھا کہ ہم مدافعت کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے لیکن ہم نے محض اس حیا کے تقاضا سے جو مومن کی صفت لازمی ہے ہر ایک تلخ زبانی سے اعراض کیا‘‘

(ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۲۲۸)

اس دعویٰ کے ساتھ ہی ساتھ ’’قادیان کا مصلح اعظم‘‘ اپنی جماعت نصیب کرتا ہے کہ اے مرزائیو!

’’تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے‘‘۔

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۵۴۷)

۵...... ’’کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو‘‘ (کشتی نوح خ ج ۱۹ ص ۱۱)

اس دعویٰ و نصیحت کے بعد مرزا جی کو یہ حق نہیں تھا کہ وہ گالی کے جواب میں گالی دیتے یا سختی کے مقابل میں سختی کرتے۔ مگر بایں ہمہ آپ نے اس خطرناک و جاہلانہ روش کو اختیار

کر کے اپنے اصول و قواعد کے بھی خلاف کیا اس لیے یہ عذر لنگ بھی نا قابل پذیرائی ہے بلکہ ایک فریب دہی و حیلہ سازی ہے۔

مرزائی جماعت تنگ آ کر یہ بھی کہتی ہے کہ مرزا صاحب نے جو کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہا ہے وہ سب عیسائیوں کو الزام دینے کے لئے کہا ہے۔ جیسا کہ قادیانیت کے شمس مولوی جلال الدین اپنی کتاب مقدمہ بھاولپور ص ۲/۱۴۱ میں لکھتے ہیں کہ:

’’پس متکلمین کا یہ طریق ہے کہ وہ مد مقابل کے عقاید کو مدنظر رکھ کر الزامی جواب دیا کرتے ہیں اور یہی طریق حضرت مسیح موعود نے اختیار کیا۔ چنانچہ فرمایا اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں اُسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا جیسا کہ وہ ہمارے مقابل کرتے ہیں‘‘۔

مگر مرزائیت کا یہ بھی ایک دلفریب حیلہ ہے جو اپنے ’’پیغمبر‘‘ کی بدزبانیوں کو پوشیدہ کرنے کے لئے تراشا گیا ہے۔ کیونکہ الزامی جوابات میں مخاطب کے مسلمہ اصول و عقاید کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور اس کو اس طرز بیان، انداز گفتگو، قرائن تکلم سے پیش کیا جاتا ہے کہ معلوم ہو جائے کہ اس میں متکلم کے عقاید و اصول کو کچھ بھی دخل نہیں اور محض مخاطب کو اس کے مسلمات سے الزام دینا مقصود ہے۔ لیکن مرزا صاحب کی وہ تمام توہین آمیز تحریرات جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہیں نہ تو اس میں عیسائیوں کے مسلمات کا ذکر ہے اور نہ آپ کا انداز بیان ہی کچھ شگفتہ و شستہ ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متکلم اپنے عقیدہ کو بغض و عناد کے ماتحت پیش کر رہا ہے۔ ورنہ مرزائیت کا یہ مذہبی فرض ہے کہ اپنے ’’بانی‘‘ کے ان گندے و گھناؤنے الزامات کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں تراشے گئے ہیں حقائق و دلائل کی روشنی میں ثابت کرے کہ عیسائیوں کے یہ مسلم عقیدے ہیں۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح (معاذ اللہ) شرابی، کاذب، ہیجڑے اور ان کی نانیاں و دادیاں زنا کار تھیں۔ اسی طرح وہ تمام تر الزامات جو گذشتہ صفحات میں ذکر کئے گئے وہ عیسائیت کے عقیدہ میں داخل ہیں؟۔ پھر مرزا صاحب

کی ان بدزبانیوں وفحش گوئیوں کو کیونکر الزامی جوابات کا رنگ دیا جا سکتا ہے؟۔

مرزا صاحب نے اپنی مایہ ناز کتاب ''اعجاز احمدی'' میں (جو مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری و دیگر علماء اسلام کے مقابلہ میں اپنی شکست چھپانے کے لئے لکھی ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جیسی کچھ توہین وتذلیل کی گئی ہے اسکے متعلق یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ہفوات الزامی ہیں۔ کیونکہ اس میں صرف وہ علمائے اسلام مخاطب ہیں جن کے مسلمات و عقائد میں سے وہ امور ہرگز نہیں ہیں بلکہ سیاق وسباق و انداز تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے مذہبی عقیدہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ آپ لکھتے ہیں کہ:

''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج۱۱ص۲۹۰)

ناظرین! انصاف سے فرمایئے کہ مرزا صاحب جس بات کو حق کہہ رہے ہیں کیا یہ الزام ہے یا اظہار عقیدت؟۔ اسی طرح ''ازالہ اوہام'' میں جتنی کچھ و جیسی کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے اس میں بھی اسلامی علماء وصوفیاء وسجادہ نشین ہی مخاطب ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب کی یہ ژاژ خائیاں و بدگوئیاں کیسے الزامی جوابات پر محمول ہو سکتیں ہیں؟۔ بلکہ حقیقت یہ ہے چونکہ مرزا جی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا ''رقیب'' خیال کر رکھا تھا؛ اس وجہ سے یہ تمام باتیں بغض وعناد کے ساتھ عقیدے کے رنگ میں ظاہر ہوئیں۔

چنانچہ عیسائی مذہب کے مسلّم مناظر پادری عبدالحق صاحب پروفیسر امریکن کالج سہارنپور نے مرزا صاحب کے تمام بہتانات کی تردید میں ''رد بہتان قادیانی'' لکھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان بہتانوں سے برأت کرتے ہوئے ثابت کیا کہ یہ الزامات صرف مرزا صاحب کے دماغ کی پیداوار ہیں۔ عیسائیت ایسی گندگیوں سے پاک ہے اور ایسے بدگو پر لعنت بھیجتی ہے۔

عذر لنگ کی ایک اور بدترین مثال

جب مرزائیت کی یہ حیلہ سازیاں وفریب کاریاں جن کو اپنے ''پیغمبر'' کی پاک دامنی و عصمت کے برقرار رکھنے کے لئے تراشی تھیں پادرہوا ہوئیں، تو عاجز و مجبور ہو کر، مگر بڑی جرأت وجسارت سے یوں گویا ہوئی کہ یہودیوں کا وہ نامسعود فرقہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عدو مبین اور بدترین دشمن ہے، اس نے جو کچھ الزامات واتہامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مقدس پر لگائے تھے؛ اس کو مرزا جی نے یہودیت کا روپ بدل کر عیسائیوں پر بطور حجت والزام کے پیش کیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں:

''ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلافِ شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے۔ اور در اصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔'' (حاشیہ چشمۂ مسیحی خزائن ج۲۰ص۳۳۶)

جوابات

حالانکہ یہ عذر لنگ بھی سب سے بدتر اور ''کرشن قادیانی'' کے اخلاقی گناہوں و بدزبانیوں کے سربمہر لفافے کو بر سر راہ چاک کر رہا ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب کو بھی اس امر کا اقرار ہے کہ یہودی حضرت عیسی مسیح علیہ السلام کے شدید دشمن ہیں۔ چنانچہ تحفہ گولڑویہ ص۲۰۳ میں لکھتے ہیں کہ:

''اور عیسی مسیح کے دو گروہ دشمن تھے ایک اندرونی گروہ یعنی وہ یہودی جنہوں نے اس کو صلیب دیکر مارنا چاہا'' (تحفہ گولڑویہ خزائن ج۱۷ص۳۰۴)

اس کے آگے ص۲۲۵ میں فرماتے ہیں:

''اور یہودیوں کا بڑا واقعہ......یہی واقعہ تھا جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کافر ٹھہرایا اور اس کو ملعون اور واجب القتل قرار دیا اور اس کی نسبت سخت درجہ پر غضب اور غصہ میں بھر گئے۔'' (تحفہ گولڑویہ خ۱۷ص۳۲۸)

اور اسی کے ص ۱۰۶ میں لکھتے ہیں کہ

''یہودیوں کے مغضوب علیہم ہونے کی بڑی وجہ جسکی سزا ان کو قیامت تک دی گئی اور دائمی ذلّت اور محکومیت میں گرفتار کئے گئے یہی ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کے ہاتھ پر خدا تعالےٰ کے نشان بھی دیکھکر پھر بھی پورے عناد اور شرارت اور جوش سے اُن کی تکفیر اور توہین اور تفسیق اور تکذیب کی اور اُن پر اور اُن کی والدہ صدیقہ پر جھوٹے الزام لگائے'' (تحفہ گولڑویہ خ ج ۱۷ ص ۱۹۸)

اس کے ساتھ ہی کرشن قادیانی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:

''جو بات دشمن کے مُنہ سے نکلے وُہ قابلِ اعتبار نہیں''

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۴)

اس لیے مرزا جی کا یہودیت کا بھیس بدل کر، حضرت مسیح علیہ السلام کے دشمن یہودیوں کے نا قابل اعتبار الزامات و بے بنیاد اتہامات کو ان عیسائیوں اور مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا جن کے نزدیک اس کی حقیقت پر کاہ ''نقش بر آب'' سے بھی گئی گذری ہے پرلے درجے کی بے ایمانی و مجرمانہ خیانت کاری ہے اور اپنی خبث باطنی و گندہ دہنی کا نا قابل انکار ثبوت ہے۔

علاوہ ازیں جبکہ خود مرزا آنجہانی یہودیوں کی اِن ناجائز تہمتوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پاک و بری سمجھتے ہیں اور ان کو غیر معتبر و تمسخر کہتے ہیں تو اس کے بعد پھر آپ کا ان الزامات و اتہامات کو ایسی قوم کے سامنے بطور حجت والزام کے پیش کرنا جو کسی طرح اس کو مسلّم نہیں؛ دانستہ ایماں سوز کاروائیاں و خیانت کاریاں نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟۔ لکھتے ہیں کہ:

۱ ......''ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ (مسیح ابن مریم) عاشق ہو گئے تھے۔ لیکن جو بات دشمن کے مُنہ نکلے وہ قابلِ اعتبار نہیں۔ آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وُہ لوگ جو آپ پر تُہمتیں لگاتے ہیں''۔ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۴)

لیکن مرزائیو! جو ان تہمتوں کو بار بار نقل کرے وہ کون ہے؟۔

۲......''حضرت مسیح کا ایک عورت سے عطر ملوانا بہت عمدہ فعل ہے اس پر اعتراض کرنا بے ہودہ پن ہے'' (بدر ۴/ مئی ۱۹۰۸ء)

۳......''یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال یا افعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بیہودہ اور شرمناک کام تھے...... جیسا کہ حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اُس کا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا، استعمال کرنا......پھر اگر کوئی تکبر اور خود ستائی کی راہ سے ......حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وُہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا۔......تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اُسکی فطرت اُن پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اُس پلید کا مادہ اور خمیر ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ۵۹۷۔۵۹۸)

ناظرین کرام! مرزائیوں کے ''رسول'' نے اپنے مکروہ و نفرت خیز فعل، اہانت عیسیٰ علیہ السلام کو چھپانے کے لیے جس قدر عذراتِ باردہ و توجیہات باطلہ تراشے تھے وہ سب کے سب مرزا صاحب ہی کے ہاتھوں پیوند زمین کر دیئے گئے۔ اب یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہوگئی کہ تہذیب واخلاق کے دعوی کرنے والے ''قادیانی رسول'' نے دیدہ و دانستہ از روئے عقیدہ؛ ان اخلاق سوز کارروائیوں و متعفن گالیوں و گھنونی بدکلامیوں کا ارتکاب کیا تھا اس لیے آپ ہی کے فرمودہ الفاظ میں ''عطائے تو بلقائے تو'' کہہ کر یہ نذرانہ پیش کرتا ہوں کہ ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اُسکی فطرت اُن پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اُس پلید کا مادہ اور خمیر ہے''۔

مرزا جی کی بدزبانی، مرزا جی ہی کی خدمت میں

پنڈت دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں گرونانک جی کے متعلق کچھ توہین آمیز جملے وفقرے لکھے ہیں اس کو دیکھ کر مرزا صاحب فرطِ غضب سے بلبلا اٹھے اور یہ کہا کہ:

۱......''پنڈت دیانند نے اس خداترس بزرگ کی نسبت اس گستاخی کے کلمے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھے ہیں جس سے ہمیں (مسلمانوں کو) ثابت ہو گیا کہ درحقیقت یہ شخص (مرزا) سخت دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا...... مگر ایسے جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ وہ اپنی بزرگی کی پٹڑی جمنا اسی میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ نخواہ تحقیر کریں۔ اور اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت نے باوا صاحب کی شان میں ایسے سخت اور نالائق الفاظ استعمال کئے ہیں جن کو پڑھ کر بدن کانپتا ہے۔ اور کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ اور اگر کوئی باوا صاحب (عیسیٰ) کی پاک عزت کے لئے ایسے جاہل بے ادب کو درست کرنا چاہتا تو تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۰۰ اور ۴۹۸ موجود تھی''۔ (ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰)

۲......''اس نے باوا صاحب (عیسیٰؑ) کے حالات کو اپنے نفس کے حالات پر قیاس کر کے بکواس کرنا شروع کر دیا۔ اور اپنے خبث مادہ کی وجہ سے سخت کلامی اور بدزبانی اور ٹھٹھے اور ہنسی کی طرف مائل ہو گیا''۔ (ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱)

۳......''دیانند نے سراسر اپنی جہالت اور دلی عناد سے باوا صاحب (عیسیٰ) کی نسبت بدگوئی کے مکروہ الفاظ استعمال کئے ہیں'' (ست بچن خ ۱۰ ص ۲۵۰)

ناظرین کرام! کو صرف اس قدر عبارت بالا میں ترمیم کی تکلیف دوں گا کہ پنڈت دیانند کے بجائے مرزا صاحب کو اور باوا صاحب کی جگہ میں حضرت عیسیٰ کو رکھ کر عبارت ملاحظہ کریں تا کہ لطف دوبالا ہو جائے جیسا کہ میں نے سطر کھینچ کر اس پر لکھ دیا ہے:

بد نہ بولے زیرِ گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

توہین انبیاء کا اقراری بیان

'' تم کہتے ہو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔ یاد رکھو میرا مقصد یہ ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کروں۔ اوّل تو یہ ہے ہی غلط کہ میں کسی نبی کی ہتک کرتا ہوں۔ ہم سب کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا کرنے میں کسی کی ہتک ہوتی ہے تو بیشک ہو۔ میں نے جو دعوے کئے وہ اپنی عظمت وشان کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ رسول کریم ﷺ کی شان کی بلندی کے اظہار کے لئے کئے ہیں۔ مجھے خدا کے بعد بس وہی پیارا ہے۔ لیکن اگر تم اسے کفر سمجھتے ہو تو مجھ جیسا کافر تم کو دنیا میں نہیں ملے گا۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اتباع میں میں بھی کہتا ہوں کہ مخالف لاکھ چلائیں کہ فلاں بات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک ہوتی ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی عزت قائم کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور کی ہتک ہوتی ہو تو ہمیں ہرگز اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ بیشک آپ لوگ ہمیں سنگسار کریں یا قتل کریں آپ کی دھمکیاں اور ظلم ہمیں رسول اللہ ﷺ کی عزت کے دوبارہ قائم کرنے سے نہیں روک سکتے''۔

(تقریر میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفصل ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء)

اہانت حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام

(۱)''افغان یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا مثلاً صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کیساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے'' (خلاصہ حاشیہ ایام الصلح خ ۱۴ ص ۳۰۰)

(۲)''میں تو اُسکے (حضرت مسیح علیہ السلام) کے چاروں بھائیوں کی بھی

عزّت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اِسی قدر بلکہ مَیں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدّسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مُدّت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں'' (کشتی نوح خ ۱۹ ص ۱۸)

(۳)...... ''کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدّت تک نجّاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں''۔

(ازالۃ الاوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

(۴)...... ''یسوع مسیح کے چار۴ بھائی اور دو۲ بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی''۔

(حاشیہ کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

(۵) ''دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہوگیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجّار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا''۔

(چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۵، ۳۵۶)

(۶) ''ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا'' (نورالحق خ ج ۸ ص ۶۸)

اہانت حضرت نوح علیہ السلام

''اور خدا تعالیٰ میرے لیے اِس کثرت سے نشان دِکھلا رہا ہے کہ اگر نوحؑ کے زمانہ میں وُہ نشان دکھلائے جاتے تو وُہ لوگ غرق نہ ہوتے''۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

اہانت حضرت موسیٰ علیہ السلام

''حضرت موسیٰ نے کئی لاکھ بے گناہ بچے مار ڈالے''۔

(نور القرآن حاشیہ خزائن ج ۹ ص ۳۵۳)

تمام انبیاء علیہم السلام کی اہانت

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفاں نہ کمترم ز کسے
آنچہ داداست ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا اہتمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں — ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں

(درثمین، ضمیمہ نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

اہانت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مرزا آنجہانی کا دعویٰ نبوت وادعائے شریعت جدیدہ ہی اس امر کی کافی ضمانت ہے کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سرو ہم رتبہ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید میں جس قدر آیات آنحضرتؐ کے اوصاف حسنہ و پاکیزہ اخلاق وعظمت وجلال کے متعلق ہیں ان میں سے بعض آیات کے متعلق آپ کا یہ خیال ہے کہ صرف میں ہی ان آیات کا مصداق ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں۔ مثلاً آیت ''هُوَ الَّذِىٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدس میں نازل ہوئی تھی؛ مگر مرزا جی یہ کہتے ہیں کہ اس کا مصداق میں ہوں آپؐ نہیں ہیں۔ (چنانچہ) لکھتے ہیں کہ:

۱......’’اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تُو ہی اِس آیت کا مصداق ہے کہ **ھو الذی ارسل رسُولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھر ہٗ علی الدین کلّہ** ‘‘(اعجاز احمدی خزائن ۱۹ص ۱۱۳)

اسی طرح ’’بشارت اسمہ احمد‘‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھی مگر مرزا صاحب کہتے ہیں اس کا مصداق میں ہوں اور کوئی نہیں۔

۲......’’اور اس آنے والے (مرزا) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہو نے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمدؐ جلالی نام ہے اور احمدؐ جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رُو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے **و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**‘‘

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ص ۴۶۳)

مرزا محمود خلیفہ قادیان اس قول کی شرح کرتے ہیں۔

۳......’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی (**و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**) کا میں ہی ہوں‘‘۔(القول الفصل ص ۲۷)

۴......’’اور مرزا جی نے اپنے معجزات ونشانات کی تعداد تین لاکھ بتائی ہے۔(تتمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۵۰۳) نہیں ’’دس لاکھ‘‘ سے زائد (براہین احمدیہ حصہ پنجم خزائن ۲۱ص ۷۲) نہیں ساٹھ لاکھ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ص ۱۰۷) نہیں بلکہ اس قدر جو دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج اس کے برابر نہیں ہوسکتی (اعجاز احمدی ص ۱۰۸) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے متعلق فرماتے ہیں کہ صرف تین ہزار ہوئے،

(تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ص ۱۵۳)

اس کا صاف وصحیح مطلب یہ ہوا کہ مرزا جی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجد وشرف میں کئی گنا بڑھے ہوئے ہیں۔(معاذ اللہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بطور تصدیق ونشان صرف چاند گہن ہوا اور مرزا جی کی تصدیق نبوت کے لیے چاند گہن وسورج گہن دونوں واقع ہوئے۔(مرزا جی لکھتے ہیں)

۵ له خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرقان أ تنکرٌ‘‘

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ص ۱۸۳) [۱]

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ:

۶......’’اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھیرایا‘‘۔

(اربعین نمبر ۴ خزائن حاشیہ ج ۱۷ص ۴۳۵)

اس کا مطلب ہوا کہ نہ تو اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری وفرماں برداری باعث نجات ہے اور نہ مرزا جی کے مقابلہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی ضرورت، معاذ اللہ۔!!!

۷......’’ اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا) کا وقت ہو‘‘

(خطبہ الہامیہ خزائن ج ۱۶ص ۲۸۸) [۲]

۸......’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس کے تمام احکام کی تکمیل ہوئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں اُس کے ہر ایک پہلو کی اشاعت کی تکمیل ہوئی اور مسیح موعود کے وقت میں اس کے روحانی فضائل اور اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی‘‘۔ (براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ۲۱ص ۶۶)

[۱] ترجمہ از مرزا: اُس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سُورج دونوں کا اب کیا تُو انکار کریگا۔

[۲] عربی عبارت اس طرح ہے: وَقَدْ مَضیٰ وَقْتُ فَتْحٍ مُبِیْنٍ فِیْ زَمَنِ نَبِیِّنَا الْمُصْطَفیٰ وَ بَقِیَ فَتْحٌ آخَرُ وَھُوَ اَعْظَمُ وَ اَکْبَرُ وَ اَظْھَرُ مِنْ غَلَبَۃٍ اُوْلیٰ ط وَقُدِّرَ اَنَّ وَقْتَہٗ وَقْتُ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ ۔ش۔

۹.....''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجّال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستّر باع کے گدھے کی اصلی کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج و ماجوج کی عمیق تہ تک وحیِ الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ہی ظاہر فرمائی گئی'' (مگر مرزا صاحب پر یہ تمام حقائق منکشف ہو گئے ہیں)۔

(ازالہ اوہام خزائن ج۳ص۴۷۳)

۱۰...... ''غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہیں زمان البرکات ہے۔ لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ زمان التائیدات اور دفع الآفات تھا''۔

(حاشیہ مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۹۲)

۱۱......''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اُس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کیلئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت (بزمانہ مرزا) پوری طرح سے تجلّی فرمائی۔

(خطبہ الہامیہ خزائن ج۱۶ص۲۶۶)[1]

نور: عبرت کی نگاہوں سے مذکورہ بالا عبارتوں کو دیکھئے کہ مرزا جی کس بے باکی سے جامع الکمالات والفضائل سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی فضیلت اور روحانی تفوق ظاہر کرکے آپ کی توہین وتحقیر کر رہے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

[1] عربی عبارت اس طرح ہے: طلعت روحانیت نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی الالف الخامس باجمال صفاتها و ما کان ذالک الزمان منتهی ترقیاتها بل کانت قد ما اولی لمعارج کمالاتها ثم کملت و تجلت تلک الروحانیة فی آخر الالف السادس اعنی فی هذا الحین ۔ش۔

اہانت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

''میں وُہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے''۔ (اشتہار معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۷۸)

اہانت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو''۔

(ملفوظات احمدیہ ج۲ص۱۴۲)

اہانت حضرت حسین رضی اللہ عنہ

۱.....کربلائے است سَیرِ ہر آنم   صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

۲.....اے قوم شیعہ اسپر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا) ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔

(دافع البلاء خزائن ج۱۸ص۲۳۳)

۳.....''انہوں نے کہ اس (مرزا) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا مَیں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا''۔

(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۶۴)[1]

(۴) "وامّا حسین فاذکروا دشت کربلا ۔ الی هذه الایّام تبکون فانظروا

مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔ اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔

(اعجاز احمدی خ۱۹ص۱۸۱)

[1] عربی میں شعر: و قالوا علی الحسنین فضّل نفسه . اقول نعم والله ربّی سیظهر ۔اعجاز احمدی ۔ش

(۵) ووالله ليست فيه منى زيادة وعندى شهادات من الله فانظر وا
اورنجدا اُسے (امام حسین) مجھ سے کچھ زیادہ نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔(اعجاز احمدی خ ج۱۹ص۱۹۳)

(۶) وانى قتيل الحب لكن حسينكم ☆ قتيل العدى فالفرق اجلى واظهر
اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اورظاہر ہے۔(اعجاز احمدی خ ج۱۹ص۱۹۳)

۷......تم نے اُس کشتہ سے نجات چاہی کہ جونومیدی سے مرگیا پس تم کوخدا نے جو غیور ہے ہرایک مراد سے نومید کیا۔(اعجاز احمدی خ ج۱۹ص۱۹۳)[۱]

بعض صحابہ کرامؓ کی اہانت

۱......''حق بات یہ ہے کہ ابن مسعودؓ ایک معمولی انسان تھا''۔
(ازالہ اوہام خزائن ج۳ص۴۲۲)

۲...... ''بعض ایک دوکم سمجھ صحابہ کوجن کی درائیت عمدہ نہیں تھی''۔
(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۲۶)

۳......بعض نادان صحابی جن کودرایت سے کچھ حصہ نہ تھا''۔
(براہین احمدیہ،پنجم خزائن ج۲۱ص۲۸۵)

۴......''ابوہریرہ جوغبی تھااوردرایت اچھی نہیں رکھتا تھا''
(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۲۷)

[۱] عربی میں شعراس طرح ہے: طلبتم فلاحاً من قتيل بخيبة . فخيبكم رب غيور متبر . ش

علمائے کرام ومسلمانوں کوگالیاں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجوداس امر کے کہ مرزاجی کے کسی چلتے ہوئے دعویٰ میں نہ مانع ہوئے اور نہ مرزاجی کو کچھ برا بھلا کہا مگر چونکہ آپ ان کے جلیل القدرعہدے مسیحیت کے مدعی بن کر آئے تھے اس لیے آپ نے ان کو اپنا رقیب سمجھا اور پھر تو اس بری طرح سے ان کو گالیاں دی ہیں کہ بھٹیاریوں کو بھی مات کردیا ہے جیسا کہ آپ گذشتہ صفحات میں بادل نخواستہ ملاحظہ کرچکے ہیں۔

اب ان مسلمانوں ومقدس علمائے اسلام کی باری آتی ہے جنہوں نے مرزاجی کے دعاوی سے نہ صرف انکار ہی کیا بلکہ اس کا پردہ چاک کرکے ان کی فریب کاریوں، حیلہ سازیوں، اور چالاکیوں سے لوگوں کو آگاہ کردیا اور بتایا کہ مرزا قادیانی کے اعتقادات وتعلیمات خلاف شرع وباطل ہیں۔پس جب علمائے اسلام کی مساعی کے بدولت مرزاجی کی ''دوکان'' ویران ہوگئی اور سوائے چند گانٹھ کے پوروں اور آنکھ کے اندھوں کے کوئی بھی گاہک نہ رہا اور ایمان فروشی میں بہت کچھ کمی ہوگئی تو مرزا صاحب نے اس سے اپنے ''روٹی کی کمی'' کا زبردست خطرہ محسوس کیا اورفرط غضب سے ''چہرہ تمتما اٹھا'' آنکھیں نیلی ہوگئیں'' خون کھولنے لگا اورمنہ سے ''تکفیرولعنت''''لعن وطعن'' سب وشتم'' کا جھاگ اس زور بہنے لگا کہ سارا کپڑا تر ہوگیا۔لیکن پھر بھی بعض عقل کے پورے اس سے برکت ڈھونڈنے کے خواہش مند ہیں۔اور علمائے کرام اور عام مسلمانوں کو اسی حالت میں ایسی ٹکسالی وہفت رنگی گالیاں دی ہیں کہ تہذیب وشرافت بھی اپنا سرپیٹ لیتی ہیں۔سچ ہے:

''جب انسان حیا کوچھوڑ دیتا ہے توجو چاہیے بکے کون اس کوروک سکتا ہے''۔
(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۰۹)

بہ نگاہ عبرت دیکھئے اور قادیانی پیغمبر کے پیغمبرانہ اخلاق کی داد دیجئے۔

ازالہ اوہام خزائن ج ۳ (تصنیف ۱۸۹۱ء)

۱......''اے نفسانی مولویو! اور خشک زاہدو!'' (ازالہ اوہام خ ج ۳ ص ۱۰۵)

۲......''اے خشک مولویو! اور پُر بدعت زاہدو! ''۔ (ص ۱۵۷)

۳......''دابۃ الارض سے مراد علماء وواعظین'' (ص ۳۷۳)

۴......'' سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ (انگریزی) سے کینہ رکھے'' (ص ۳۷۳)

۵......'' ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا......
اُس نے جوش میں اگر غلطی کھائی ''(ص ۴۲۲)

۶......''بعض علما نے محض الحاد اور تحریف کی رُو سے اس جگہ توفیتنی سے مراد رفعتنی لیا ہے ''(ص ۴۲۴)

آسمانی فیصلہ خزائن ج ۴ (تصنیف دسمبر ۱۸۹۱ء)

۷......اور بٹالوی کو ایک مجنون درندہ کی طرح تکفیر اور لعنت کی جھاگ مُنہ سے نکالنے کے لئے چھوڑ دیا'' (آسمانی فیصلہ خ ج ۴ ص ۳۲۴)

۸......'' ہمارے محبوب مولوی کیسے دانا کہلا کر تعصّب کی وجہ سے
نادانی میں ڈوب گئے......
ان جلد باز مولویوں......
جھوٹ بولنا اور نجاست کھانا ایک برابر ہے......
ان لوگوں کو نجاست خوری کا کیوں شوق ہو گیا''۔ (ص ۳۴۱)

۹......''کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے......
ان مگس طینت مولویوں کی'' (ص ۳۴۲)

آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ (تصنیف ۱۸۹۳ء)

۱۰......یہ علماء......عیسائیوں کے مشرکانہ خیالات کو تسلیم کر کے اور بھی ان

کے دعوے کو فروغ دے رہے ہیں'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۴)

۱۱......شیخ بٹالوی محمد حسین اور شیخ دہلوی نذیر حسین اس اعتقاد کے مخالف ہیں'' (ص ۹۰)

۱۲......یہ لوگ (مسلمان) چھپے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں'' (ص ۱۱۱)

۱۳......اس زمانہ کے بدذات مولوی شرارتوں سے باز نہیں آتے''۔
(ص ۲۱۶ کا حاشیہ)

۱۴......اور شغال کے طرف دم دبا کر بھاگ گیا تو وہ مندرجہ ذیل انعام کا مستحق ہوگا

(۱) لعنت____________________

(۲) لعنت____________________

(۳) لعنت____________________

(۴) لعنت____________________

(۵) لعنت____________________

(۶) لعنت____________________

(۷) لعنت____________________

(۸) لعنت____________________

(۹) لعنت____________________

(۱۰) لعنت____________________

تلك عشرة كاملة (آئینہ کمالات خ ۵ ص ۲۹۵)

۱۵......آپ کی ان بیہودہ اور حاسدانہ باتوں سے مجھ کو کیا نقصان......
'' ایک شیطنت کی بدبو سے بھرا ہوا ہے......

'' اے کج طبع شیخ خدا جانے تیری کس حالت میں موت ہوگی''

(ص ۳۰۱)

۱۶......آپ اپنے سفلہ پنے سے باز نہیں آتے خدا جانے آپ کس خمیر کے ہیں'

(ص ۳۰۴)

۱۷......''اے شیخ نامہ سیاہ۔......

''اے بدقسمت انسان''(ص ۳۰۶)

۱۸......آپ صرف استخوان فروش ہیں اور علم اور درایت اور تفقّہ سے سخت
بے بہرہ اور ایک غبی اور بلید آدمی ہیں''(ص ۳۰۸)

۱۹......نذیر حسین تو ارذل عمر میں مبتلا اور بچوں کی طرح ہوش وحواس سے فارغ
تھا۔ یہ آپ ہی نے......

''اُسکے اخیر وقت اور لب بام ہونے کی حالت میں ایسی مکروہ سیاہی
اُسکے مُنہ پر مل دی کہ اب غالباً وہ گور میں ہی اُس سیاہی کو لیجائے گا''

(ص ۳۰۹)

۲۰......'' أ انتم رجا ل ام مخنّثو ن ایها الجا هلو ن''(ص ۴۰۲) [1]

۲۱......'' ہر مسلمان میری کتابوں کو محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے
معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے لیکن رنڈیوں و
زنا کاروں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی وہ مجھے قبول
نہیں کرتے''(ترجمہ از عربی : ص ۵۴۷۔۵۴۸) [2]

۲۲......مگر آپ پر......تکبر اور غرور اور خود پسندی کا اعتراض ہے جو اسی معلم
الملکوت کا خاصہ ہے جو آپکا قرین دائمی ہے''۔(ص ۵۹۸)

[1] ترجمہ: کیا تم مرد ہو یا ہجڑے ہوئے جاہلو!۔

[2] اصل عربی عبارت: تلک کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المودة و المحبت و یقبلنی و یصدق دعوتی الا ذریة البغایا . ش

۲۳......''بٹالوی صاحب کا رئیس المتکبرین ہونا صرف میرا ہی خیال نہیں
بلکہ ایک کثیر گروہ مسلمانوں کا اسپر شہادت دے رہا ہے''(ص ۵۹۹)

۲۴......ایک زور کے ساتھ دروغگوئی کی نجاست اُن کے منہ سے بہہ رہی ہے''

(ص ۵۹۹)

۲۵......''یہ بیچارہ نیم مُلّا گرفتار عجب و پندار بٹالوی......
یہ حاطب اللیل باوجود اپنے بیجا تکبر اور کذب صریح......
اور خبث نفس سے علماء وفضلاء کا حقارت سے نام لیتا ہے''(ص ۶۰۰)

۲۶......''اور حضرت بٹالوی صاحب اوّل درجہ کے کاذب اور دجال اور
رئیس المتکبرین ہیں''(ص ۶۰۱)

۲۷......''اے اس زمانے کے ننگ اسلام مولویو......

'' اے کوتہ نظر مولوی ذرہ نظر کر......(ص ۶۰۸)

۲۸......''اے نادان اور اندھے اور دشمن دین مولوی''(ص ۶۰۹)

۲۹......''نذیر حسین خشک معلّم کے پاس دہلی جائیں''(ص ۶۱۱)

شہادت القرآن خزائن ج ۶ (تصنیف ۱۸۹۳ء)

۳۰......''اِس زمانہ کے علماء درحقیقت یہودیوں سے مشابہ ہوگئے''۔

(شہادالقرآن ص ۳۰۵)

۳۱......''محسن (یعنی انگریزوں) کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار
آدمی کا کام ہے''۔(ص ۳۸۰)

۳۲......''شیخ محمد حسین بٹالوی اور اسکی جماعت کے سراسر غلط اور کتاب اللہ
کے مخالف ہیں۔

یہ نادان خون پسند ہیں اور محبت اور خیر خواہی خلق اللہ کی سر مُو اِن
میں نہیں''۔(ص ۳۸۱)

۳۳......"یہ نادان......
خبیث نفس......
دروغ گو مخبر"۔(ص۳۸۲)

۳۴......یہ شیخ بٹالوی......
منافق اور حق پوش اور دورنگی اختیار کرنیوالا"(ص۳۸۳)

کرامات الصادقین خزائن ج ۷ (مارچ ۱۸۹۳ء)

۳۵......" حضرت بطالوی صاحب (مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی)......
یہ شخص بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور
مع ذلک دجال اور مفتری"۔(کرامات الصادقین ج ۷ ص ۴۵)

۳۶......ایسے متعصب اور کج دل" (ص۴۸)
اِن ناقص الفہم مولویوں نے" (ص۶۲)

۳۷......" میاں بطالوی اور اُنکے ہم خیال......(ص۶۲)
کس قدر کاذب اور دروغ گو اور دین و دیانت سے دُور ہیں......
اور ایسا ہی وُہ تمام مولوی جنکے سر میں تکبّر کا کیڑا ہے......
اس شیخ کی خیرگی اور بے حیائی......
یہ نادان شیخ" (ص۶۳)

۳۸......شیخ بطالوی علم عربیت سے بکلّی بے نصیب ہے......
مگر یہ بے چارہ شیخ......(ص۶۴)
اِس شیخ چالباز نے" (ص۶۵)

۳۹......شیخصاحب علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ
سے مولوی کے نام سے مشہور ہو گئے ہیں......(ص۶۶)
ان متکبر مولویوں" (ص۶۷)

۴۰......ذلک الشیخ المضل فانه اهلک خلقاً کثیراً بغوائلہٖ"۔
(ص۶۹) [1]

۴۱......یا غول البراری ،
یا زمر شیخ مزوّر "(ص۱۵۲)

حمامۃ البشریٰ خزائن ج ۷ (تصنیف ۱۸۹۳ء)

۴۲......تو نے ان سے انسانیت کا لباس اتار لیا اور چارپایوں اور درندوں اور سانپوں کی شکل میں بدل دیا اور سفلی مخلوقات سے ملا دیا"۔حمامۃ البشریٰ ص۴۲ کا حاشیہ۔(یکلمون الناس من الاست لا من الافواہ (خ ۳۰۸ ج ۷) [2]

نور الحق خزائن ج ۸ (تصنیف فروری ۱۸۹۴ء)

۴۳......" ایها الجهلاء و السفهاء "(نور الحق مترجم خ ج ۸ ص ۲۵۳) [3]

۴۴......"ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ
اور برہنہ
اور ایمانی دیانت سے عاری ہے
اور اسکے پیرو اسی کے مانند ہیں جو
محض جہل اور حمق سے اُسکے پیچھے ہولئے "(ص۴)

۴۵......"اس ملک کے اکثر مولوی بگڑ گئے یہاں تک کہ
اُن کے حواس بیکار اور معطل ہو گئے
اور اُنکی عقلیں مسلوب ہو گئیں
اور اُن کی دماغی قوتیں گم ہو گئیں
اور اُنکی راؤں پر تاریکی چھا گئی

[1] وہ گمراہ کرنے والا شیخ ہے جس نے بہت سے لوگوں کو اپنی گمراہی کے ذریعہ ہلاک کر دیا۔
[2] لوگوں سے وہ لوگ سرین سے بات کرتے ہیں نہ کہ منہ سے۔ [3] اے جاہلو! اے بیوقوفو! ش

اور آنکھوں پر پردے پڑ گئے''۔(ص ۸)

۴۶......ہم امید رکھتے ہیں کہ سرکار انگریزی......
اس مار سیرت کو مورد نظر عتاب فرمائیگی جو اس کے خیر خواہوں
کو کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے''(ص۳۲)

۴۷......''جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے
والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں''(ص۶۶)

۴۸......''یہ شیخ بٹالوی......جو صاحب اشاعت اور مضل جماعت ہے''(ص۴۷)

اتمام الحجۃ خزائن ج ۸ (تصنیف جون ۱۸۹۴ء)

۴۹......''انکی (مولوی رسل بابا امرتسری) فطرت میں یہودیوں کی صفات کا
خمیر بھی موجود ہے ورنہ یہ کسی نیک بخت آدمی کا کام نہیں''
(اتمام الحجۃ ج ۸ ص ۲۹۱)

۵۰......''افسوس کہ حضرت عیسیٰ کی زندگی ثابت کرنے کے لئے ان
خیانت پیشہ مولویونکی کہاں تک نوبت پہونچی ہے''(ص ۲۹۵)

۵۱......''یہ تو کسی دانا سے ہرگز نہیں ہوگا کہ ایک نادان غبی (مولوی رسل بابا
صاحب) کی شاگردی اختیار کرے......
افسوس کہ آجکل کے ہمارے مولویوں میں ایسی ہی بیہودہ مکاریاں
پائی جاتی ہیں''(ص۳۰۱)

۵۲......''اے بھلے مانس مولویو کیا تمہیں ایک دن موت نہیں آئے گی (ص۳۰۲)
اے شریر مولویو.........
تمہارے نزدیک صرف چند فتنہ انگیز مولوی جو اسلام کیلئے جائے عار
ہیں مسلمان ہیں''(ص۳۰۳)

۵۳......اور یہ لوگ در حقیقت مولوی بھی تو نہیں ہیں تبھی تو ہم نے ان لوگوں

کے سرگروہ اور امام الفتن اور اُستاد شیخ محمد حسین بطالوی......
اور زور سے کہتے ہیں کہ شیخ اور یہ تمام اُس کے ذُرّیات محض جاہل
اور نادان اور علوم عربیہ سے بے خبر ہیں..........
کیونکہ وُہ جھوٹے اور کاذب اور مفتری اور جاہل اور نادان ہیں
(ص۳۰۳)

۵۴......''یہ حق کے مخالف نام کے مولوی......
اُنکے لئے یہی ہوگا کہ خسر الدنیا و الآخرۃ و سواد الوجہ
فی الدارین''(ص۳۰۴)[1]

۵۵......شیخ محمد حسین بطّالوی یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا فیصلہ کرنے
کیلئے مقرر ہو جائے..........(ص۳۰۵)
مگر ایسے بخیلوں سیہ دِلوں کی ظالمانہ بددُعائیں کیونکر اُس جناب
میں قبول ہوں......
گورنمنٹ ایسی کم فہم تھوڑی تھی کہ ان چالاک حاسدوں کے دھوکہ
میں آجاتی''(ص۳۰۶)

انوار الاسلام خزائن ج ۹ (تصنیف دسمبر ۱۸۹۴ء)

۵۶......''اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو
ولد الحرام بننے کا شوق ہے
اور حلال زادہ نہیں۔
پس حلال زادہ بننے کے لیے واجب یہ تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا
ہے اور عیسائیوں کو غالب اور فتح یاب قرار دیتا ہے تو میری اس حجت

[1] ترجمہ: دنیا اور آخرت کا گھاٹا اور دونوں جہان میں روسیاہی۔ش۔

کو واقعی طور پر رفع کرے جو میں نے پیش کی ہے
ورنہ حرام زادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے''۔
(انوار الاسلام ج ۹ ص ۳۱/۳۲)

۵۷.....''بعض نام کے مسلمان جن کو نیم عیسائی کہنا چاہئے'' (ص ۲۴)

۵۸.....''اگر کوئی مولویوں میں سے کہے کہ ثابت نہیں تو اگر وہ اس بات میں سچا اور حلال زادہ ہے تو عبداللہ آتھم کو اس حلف پر آمادہ کرے''۔
(ص ۲۵)

۵۹.....''مسلمان کہلا کر بے وجہ عیسائیوں کو غالب قرار دینا اور سراسر ظلم کے رو سے ان کا نام فتح یاب رکھنا یہ حلال زادوں کا کام نہیں'' (ص ۲۶)

۶۰.....اور بعضوں کے گلے میں ہزار لعنت کی ذلّت کا رسہ پڑ گیا'' (ص ۲۵)

۶۱.....اے امرتسر کے مسلمانو مگر اسلام کے دشمنو......
اور اے لدھیانہ کے سخت دل مولویو اور منشیو' (ص ۲۶)

۶۲.....''ایک نادان ہندو زادہ
نام کا نو مسلم سعد اللہ نام عیسائیوں کی فتحیابی ثابت کرنے کے لیے......
اپنی فطرتی شیطنت سے ہاتھ پیر مار رہا ہے'' (حاشیہ ص ۲۷)

۶۳.....''اس سے بھی عیسائیوں کی صداقت پر ایک دلیل سمجھنا صرف ایک خباثت ہے اس سے زیادہ نہیں'' (حاشیہ ص ۲۸)

۶۴.....''اے عدو اللہ جھوٹ اور افتراء سے باز آجا'' (حاشیہ ص ۲۹)

۱۷۹.....پھر بھی اگر کوئی......ہماری تکذیب کرے......
تو بے شک وہ ولد الحلال اور نیک ذات نہیں ہوگا''' (ص ۳۱)

۶۵.....''اور یہ بھی یاد رکھو کہ ہمیں ان کے لئے جو عیسائیوں کو غالب قرار دیتے ہیں اور اس پیشگوئی (آتھم والی) کو جھوٹی سمجھتے ہیں دل کی آہ سے یہ کہنا پڑا کہ اگر وہ ولد الحرام نہیں ہیں اور حلال زادہ ہیں تو اس

مضمون کو پڑھتے ہی اس فیصلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں (ص ۳۸)

۶۶......ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں میں سے کون بلا توقف اس فیصلہ کے لئے سعی کرتا ہے
اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے۔'' (ص ۳۹)

۶۷......''واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی'' (ص ۴۰)

۶۸......''آپ کا منہ تو ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ کالا ہو چکا '' (ص ۳۹)

۶۹......''ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ پادری ہی دجال ہیں۔ پھر جن لوگوں نے دجال کی ہاں کے ساتھ ہاں ملا دی۔ یہ وہی یہودی ہیں جن کی نسبت صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ وہ قریب ستّر ہزار کے دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔'' (ص ۴۵۔۴۶)

۷۰.....مگر جواب مولویوں اور ان کے ناقص العقل چیلوں نے ان پادری دجالوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملائے۔'' (ص ۵۰)

ضیاء الحق خزائن ج ۹ (تصنیف مئی ۱۸۹۵ء)

۷۱.....(رجوع کا لفظ) دونوں احتمالوں (پوشیدہ اسلام لانا یا ظاہر طور پر) پر مشتمل ہے اور ایک شق میں اس کو محصور کرنا ایسی بے ایمانی ہے جس کو بجز ایک خبیث النفس کے اور کوئی شریف الطبع استعمال نہیں کر سکتا''
(ضیاء الحق خزائن ج ۹ ص ۲۵۹)

۷۲.....''تم نے چند خود غرض مولویوں کے پیچھے لگ کر ایک دینی معاملہ میں پادریوں کی وہ حمایت کی'' (ص ۲۷۸)

۷۳.....''اب وہ دنیا پرست مولوی جو عیسائیوں کے ساتھ ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں ہمیں جواب دیں کہ انہوں نے کیوں ہماری عداوت کے لئے اپنا مونہہ کالا کیا......

افسوس کہ ہمارے بعض مولیوں (اسی طرح مرقوم ہے) اوران کے نالائق چیلوں نے جونام کے مسلمان تھے اس جگہ اپنی فطری بدذاتی سے باربار حق کی تکذیب کی اوراسلام کی مخالفت میں یہ سیاہ دل اور شریر مولوی عیسائیوں سے کچھ کم نہ رہے'' (ص۲۸۵)

۷۴...... ''شیخ بطالوی یااس کے دوست ہندوزادہ لودھیانوی کوجوسیہ دلی سے عیسائیت کے قریب قریب جاپہنچے ہیں'' (ص۲۸۹)

۷۵...... ''ہمارے مخالف مولیوں (اسی طرح مرقوم ہے) کی ایمانداری کو بھی ذرہ ترازو میں رکھ کروزن کرلوکہ ایک عیسائی کے بدیہی جھوٹ کوسچ کرکے ظاہر کرنا۔اور پادریوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملانااور اسلام کا دعویٰ کرکے نصرانیت کا حامی ہوناکیایہ نیک بختوں کا کام ہے۔یااُن کا جوآخری زمانہ کے دین فروش ہیں۔

اے شریر مولویو!اوران کے چیلواورغزنی کے ناپاک سکھو! (ص۲۹۱)

اب بٹالوی اورلدھیانوی ہندوزادہ کچھ حیااورشرم کوکام میں لاکر کہیں کہ ان کی یہ آوازیں جوعیسائیوں کی حمایت میں ہوئیں......

یہ سب شیطانی آوازیں ہیں یانہیں۔'' (ص۲۹۲)

۷۶...... ''اس جگہ اَبُوْ لَھَبُ سے مرادشیخ محمد حسین بٹالوی ہے'' (ص۲۹۴)

۷۷...... ''یہ اندھے مولوی اور جاہل اخبارنویس تودیوانے درندوں کی طرح اپنے ہی گھر کے مسمار کرنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔'' (ص۲۹۶)

۷۸...... ''ان کو (عیسائیوں) نیک سمجھنانہایت پلید طبع انسان کا کام ہے۔'' (ص۲۹۸)

۷۹...... ''افسوس کہ ہمارے بخیل طبع مولویوں کویہ خیال نہ آیا'' (ص۳۰۰)

انجام آتھم،ضمیمہ انجام آتھم،خزائن ج۱۱ (تصنیف ۱۸۹۶ء)

۸۰...... ''وہ گندے اخبارنویس جوآتھم کے مؤید تھے'' (انجام آتھم ص۵)

۸۱...... ''نادان بطالوی محمد حسین اپنے پرچہ اشاعت السنہ میں ہم پر یہ اعتراض کرتا ہے'' (ص۲۰)

۸۲...... ''اے بدذات فرقہ مولویاں!تم کب تک حق کوچھپاؤ گے۔کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کوچھوڑوگے۔

''اے ظالم مولویو!تم پرافسوس!کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کوبھی پلایا'' (ص۲۱)

۸۳...... ''اورنالائق مولویوں کوذلّت پرذلّت نصیب ہوئی......

''اورنفاق زدہ یہودی سیرت مولوی سخت ذلیل ہوگئے'' (ص۲۴)

۸۴...... ''اس نالائق نذیر حسین اوراس کے ناسعادتمند شاگرد محمد حسین کا یہ ''سراسرافترا ہے'' (ص۴۵)

۸۵...... ''افسوس کہ کیوں یہ منافق مولوی خداتعالیٰ کے احکام اورمواعید کو عزت کی نظر سے نہیں دیکھتے'' (ص۴۹)

۸۶...... ''باطل پرست بطالوی جومحمد حسین کہلاتا ہے شریک غالب اوراعداء الاعداء ہےلیکن اس ہندوزادہ (مولاناسعداللہ صاحب) کی خباثت فطرتی......سب سے بڑھ کر ہے'' (ص۵۹)

۸۷...... ''اے مخالف مولویو!اورسجادہ نشینو!!'' (ص۶۴)

۸۸...... ''مولویان خشک بہت سے حجابوں میں ہیں'' (ص۶۹)

۸۹...... ''ایھا المکذو بون الغا لو ن'' (ص۲۲۴) ۱؎

۹۰...... ''سگان قبیلہ برماعوعوکردند'' (ص۲۲۹) ۲؎

۱؎ اے غلوکرنے والے جھوٹو!۔

۲؎ خاندان کے کتے ہمارے اوپرکتوں کی طرح عوعوکرتے (بھونکتے) ہیں۔ش

۹۱......''غو یّ فی البطا لۃ لا یخا ف ''(ص۲۳۰) ۱

۹۲......ومن المعتر ضین المذ کو رین شیخ ضا ل بطا لو ی و جا ر غو ی . یقا ل لہ محمد حسین. وقد سبق الکل فی الکذ ب والمین ...... حتیٰ قیل انہ امام المستکبر ین. ورئیس المعتد ین ورا س الغا وین ''(ص۲۴۱) ۲

۹۳......''اے شیخ احمقاں ودشمن عقل ودانش''(ص۲۴۱)

۹۴......''اعلم ایھا الشیخ الضا ل. و الد جا ل البطا ل. ......
فمنھم شیخک الضال الکا ذب نذیر المبشر ین ثم الد ھلو ی عبد الحق رئیس المتصلفین ......
" ثم سلطا ن المتکبر ین......
"واخر ھم الشیطا ن الا عمی. و الغو ل الا غوی . یقا ل لہ رشید الجنجو ھی. وھو شقی کا لا مر وھی ومن الملعو نین ''(ص۲۵۱ تا ۲۵۲) ۳

۹۵......''فیا حسر ۃ علیٰ وھن ارا ء علما ئنا الجھلا ء .ان ھم الا کا لعجما ء ......و العلما ء السفھا ء " (ص۲۵۳) ۴

۱ ترجمہ: شہر بٹالہ میں ایک گمراہ ہے جو نہیں ڈرتا ۔

۲ : اعتراض کرنے والوں میں شہر بٹالہ کا ایک بوڑھا ہے اور گمراہ پڑوسی ہے جس کا نام محمد حسین ہے۔ وہ جھوٹ اور گمراہی میں سب پر سبقت لے گیا...... یہاں تک کہا گیا ہے کہ وہ تمام متکبروں کا امام ہے۔ گمراہوں اور حد سے تجاوز کرنے والوں کا سردار ہے۔

۳ یاد رکھو اے گمراہ شیخ اور دجال بطال، انہی میں سے تمھارا گمراہ، کاذب شیخ ہے جو خوشخبری دینے والوں کے لئے نذیر (ڈرانے والا) ہے پھر عبدالحق دہلوی ہے جو متصلفین کا سردار ہے۔ پھر تمام متکبروں کا بادشاہ۔ اور اُن میں کا سب سے آخری، اندھا شیطان، اور گمراہ کرنے والا دیو ہے جس کا رشید احمد گنگوہی کہا جاتا ہے۔ اور وہ بھی مولانا احمد حسن امروہی کی طرح بد بخت اور ملعون ہے۔

۴ ہائے افسوس! ہمارے جاہل علماء کی بوسیدہ خیالات پر، بیشک یہ لوگ بے زبان جانوروں جیسے ہیں اور بیوقوف علماء۔ش۔

۹۶......واما الا خر ون الذین سمو ا انفسھم مو لو یین .معہ کو نھم من الغا وین الجا ھلین ......
" انھم من الجا ھلین. المعلمین (ص۲۵۴) ۱

۹۷......''بل ھو کا لا نعام. وا حد من العوام. و الجا ھلین '' ۲ (ص۲۶۵)

۹۸......''یہودی صفت مولوی اور اُن کے چیلے اُن کے ساتھ ہو گئے''۔ (ص۲۸۷)

۹۹......''چنانچہ پلید دل مولوی اور بعض اخبار والے انہیں شیطانوں میں سے تھے (ص۲۸۸)

۱۰۰......'' بعض بدذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں'' (ص۲۹۰)

۱۰۱......''مولوی لوگ جہالت اور حماقت سے اس کا انکار کریں گے''(ص۲۹۳)

۱۰۲......''اور یہ کہنا کہ اس حدیث (دار قطنی) میں بعض راویوں پر محدثین نے جرح کیا ہے یہ قول سراسر حماقت ہے......
''ایسے لوگ چار پائے ہیں نہ آدمی''
''پس یہ نہایت بے ایمانی اور بددیانتی ہے''(ص۲۹۴)

۱۰۳......''ایسا ہی ان بدبخت مولویوں نے علم تو پڑھا مگر عقل اب تک نزدیک نہیں آئی......
''علماء اور فقراء کے دل تاریک ہو گئے''۔
''مگر ہمارے وہ علماء اور فقراء جو شمس العلماء اور بدر العرفاء کہلاتے ہیں، وہ آج تک اپنے کسوف خسوف میں گرفتار ہیں''(ص۲۹۵)

۱ اور بہر حال دوسرے وہ لوگ جو اپنے آپ کو مولوی کہتے ہیں، گمراہ جاہلوں میں سے ہیں...... بیشک یہ لوگ جاہل معلم ہیں۔ ۲ بلکہ وہ لوگ جانوروں اور جاہل عوام میں سے ایک ہیں۔ش

۱۰۴......افسوس ہمارے نادان علماء اور مغرور فقراء نہیں سوچتے'' (ص ۲۹۶)

۱۰۵......''پس یہ بے ایمانی کیسی ہے جو صریح نشانوں سے انکار کرتے ہیں''
(ص ۳۰۱)

۱۰۶......''بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ الہام کے
معارف کو سنتے ہی جلد بول اٹھتے ہیں کہ یہ کچھ حقیقت نہیں
''یہ جہلا کی غلطیاں ہیں کہ جو قلت تدبر سے ان کے نفس امارہ پر
محیط ہو رہی ہیں''۔ (ص ۳۰۲)

۱۰۷......اور میں اعلان سے کہتا ہوں کہ جس قدر فقراء میں سے اس عاجز کے
مکفر یا مکذب ہیں وہ تمام اس کامل نعمت مکالمہ الٰہیہ سے بے نصیب
ہیں اور محض یاوہ گو اور ژاژ خا ہیں......
''مکذبین کے دلوں پر خدا کی لعنت ہے''۔ (ص ۳۰۳)

۱۰۸......''نااہل مولویوں کا ظلم انتہا سے گذر گیا......
''بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیرا اپنے اندر رکھتے ہیں......
''مگر یہ دل کے مجذوم اور اسلام کے دشمن یہ نہیں سمجھتے......
''دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر
ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں......
'' اے مردار خور مولویو اور گندی روحوں تم پر افسوس......
'' اے اندھیرے کے کیڑو''۔ (ص ۳۰۵)

۱۰۹......ان مولویوں کی کن سے تشبیہ دوں وہ اس بیوقوف اندھے سے
مشابہت رکھتے ہیں......
''مگر اب تک بعض بے ایمان اور اندھے مولوی اور خبیث طبع عیسائی
اس آفتاب ظہور حق سے منکر ہیں (ص ۳۰۶)

''افسوس یہ لوگ مولوی کہلانے کا تو بہت شوق رکھتے ہیں مگر تقویٰ
''اور دیانت سے ایسے دور ہیں کہ جیسے مشرق سے مغرب......
''اور ان (پادریوں) کے ہم سرشت مولوی اور پلید طبع بعض
اخباروں والے گالیاں دیتے تھے'' (ص ۳۰۷)

۱۱۰......''کیوں کہ یہ (مولانا احمد اللہ امرتسری و مولانا ثناء اللہ امرتسری و مولانا
محمد حسین بٹالوی) جھوٹے ہیں۔ اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار
کھا رہے ہیں......
'' اور تمام مخالفوں کا منہ کالا ہوا......
''اور مخالفوں اور مکذبوں پر وہ لعنت پڑی جواب دم نہیں مار سکتے''
(ص ۳۰۹)

۱۱۱......'' یہ سب مولوی جاہل ہیں......
'' اور محمد حسین اور دوسرے مخالفیں کی جہالت کو ظاہر کیا......
''اے اندھو اب سوچو!'' (ص ۳۱۰)

۱۱۲......'' میں نے یہ علم پا کر تمام مخالفوں کو کیا عبدالحق کا گروہ اور کیا بطالوی کا
گروہ۔ غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کے لیے مدعو کیا......
'' میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا۔ اور اپنی جہالت پر جو
تمام ذلتوں کی جڑ ہے مہر لگا دی......
'' اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیئے۔ کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا
لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت
قہقری کر کے نطفہ بن گیا'' (ص ۳۱۱)

۱۱۳......'' اس کے (مرزا) مقابل پر صرف عبدالحق کیا بلکہ کل مخالفوں کی
ذلت ہوئی۔ ہر ایک خاص و عام کو یقین ہو گیا۔ کہ یہ لوگ صرف نام
کے مولوی ہیں گویا یہ لوگ مر گئے۔ عبدالحق کے مباہلہ کی نحوست نے

اسکے اور رفیقوں کو بھی ڈبویا'' (ص ۳۱۲)

۱۱۴...... '' مگر اس کی (مولانا عبدالحق صاحب) بدبختی سے وہ دعویٰ بھی باطل
نکلا۔ اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی
پیدا نہ ہوا......
''پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں جو اس مباہلہ کو بے اثر سمجھتے ہیں......
''میں نے اس روز بددعا نہیں کی۔ کیونکہ وہ (مولانا عبدالحق صاحب
غزنوی) ناسمجھ اور غبی تھا......
''عبدالحق غزنوی نے ۳/شعبان ۱۳۱۴ھ کو اس لعنت کی سیاہی کو
دھونے کیلئے جو اس کے منہ پر جم گئی ہے ایک اشتہار دیا'' (ص ۳۱۷)

۱۱۵...... '' مولویت کو بدنام کرنے والوں ذرا سوچو!'' (ص ۳۲۰)

۱۱۶......'' عبدالحق اور عبدالجبار غزنویان وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ
نجاست کھائی......سو ان لوگوں نے اسلام کی کچھ پروانہ کی اور کچھ
بھی حیا اور شرم اور تقوی سے کام نہ لیا۔ اسی لیے تو آنحضرت ﷺ
نے ان لوگوں کا نام یہودی رکھا......
''عبدالحق غزنوی بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی۔ ہم اس
کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ اے بدذات
یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا۔ اور ساتھ ہی تیرا بھی۔
اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو
بھی کھا گئی۔ اگر تو سچا ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہیں۔ اے
خبیث کب تک تو جیئے گا''۔ (ص ۳۲۹)

۱۱۷......''مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں، خاص کر رئیس
الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف
الف مرۃ اپنے ناپاک اشتہار میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ

پیشگوئی بھی پوری نہیں ہوئی اے پلید دجال! پیشگوئی تو پوری ہوگئی؛
لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا'' (ص ۳۳۰)

۱۱۸...... ''ان احمقوں نے یہ معنی کس لفظ سے سمجھ لیے اے نادانو!،
''آنکھوں کے اندھو!، (ص ۳۳۰)

۱۱۹......''یہ لوگ علم عربی اور عالمانہ تدبر سے بالکل بے نصیب اور بے بہرہ ہیں۔
یہودیوں کے لیے خدا نے اس گدھے کی مثال لکھی ہے جس پر
کتابیں لدی ہوئی ہوں مگر یہ خالی گدھے ہیں......
'' جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ گدھا ہے نہ انسان'' (ص ۳۳۱)

۱۲۰......'' اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف کسوف کسی اور مدعی کے زمانہ
میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں......
''اے اسلام کے عار مولویو! ذرہ آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ کس قدر تم
نے غلطی کی ہے۔ جہالت کی زندگی سے تو موت بہتر ہے'' (۳۳۲)

۱۲۱......مگر خدا تعالیٰ نے ان مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لیے اس خسوف،
کسوف میں بھی ایک امر خارق عادت رکھا ہے'' (ص ۳۳۲)

۱۲۲...... پھر ایک اور اعتراض سادہ لوح عبدالحق کا یہ ہے کہ ''محدثین نے
دارقطنی کی اس حدیث کے بعض راویوں پر جرح کیا ہے، اس لیے
یہ حدیث صحیح نہیں''
''لیکن اس احمق کو سمجھنا چاہیئے کہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر
کر دیا ہے......
''پس اس صورت میں جرح سے حدیث کا کچھ نقصان نہیں ہوا بلکہ
جنہوں نے جرح کیا ہے ان کی حماقت ظاہر ہوئی......
''اے کسی جنگل کے وحشی! خبر معائنہ کے برابر نہیں ہوسکتی'' (۳۳۳)

۱۲۳......''مگر تم نے (اے عبدالحق غزنوی) حق کو چھپانے کے لئے یہ

جھوٹ کا گوہ کھایا......

پس اے بدذات خبیث دشمن اللہ رسول کے تونے یہ یہودیانہ اسی لیے کی کہ تا یہ عظیم الشان معجزہ پیغمبر خداﷺ کا دنیا پر مخفی رہے، جابر اورعمرو بن ثمر کا جھوٹ تو ہرگز ثابت نہیں ہوا؛ بلکہ سچ ثابت ہوا۔مگر تیرا جھوٹ اے نابکار پکڑا گیا......

اب جوشخص ان بزرگوں کو (جابر جعفی وعمرو ابن ثمر کو) جھوٹا کہے......

وہ بدذات خود جھوٹا اور بے ایمان ہے''۔(ص ۳۳۴)

نور: مرزا جی کی یہ بدزبانی معاذ اللہ حضرت محدثین کو جھوٹا اور بے ایمان ثابت کر رہی ہے۔کیونکہ دراصل ان حضرات نے جابر جعفی وغیرہ کی (جومرزا جی کے بزرگوں میں سے ہیں) تکذیب وتضعیف کی ہے اورعبدالحق غزنوی صاحب تو صرف ناقل ہیں۔

۱۲۴......''پھر یہ ایک وسوسہ عبدالحق غزنوی نے پیش کیا ہے......

لیکن یادرہے کہ یہ بھی اس نابکار کی تزویر اور تلبیس ہے''(ص ۳۳۴)

۱۲۵......سوچاہئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے......

''ان بے وقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی۔اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے''۔(ص ۳۳۷)

۱۲۶......یہ اعتراض کیسی بے ایمانی ہے جو تعصب کی وجہ سے کیا جاتا ہے''
(ص ۳۳۸)

۱۲۷......''اس جگہ (الہام مرزا میں) فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بطالوی ہے اور ہامان سے مراد نومسلم سعد اللہ ہے''(ص ۳۴۰)

۱۲۸......اب دیکھو کہ یہ شریر مولوی کبتک اور کہانتک انکار کریں گے''۔
(ص ۳۴۱)

۱۲۹......'' **فمت یا عبد الشیطن الموسوم بعبد الحق** ''......[۱]

''کمال افسوس ہے جو میں (مرزا) نے سنا ہے کہ اسلام کے بدنام کرنے والے غزنوی گروہ جو امرتسر میں رہتے ہیں......

''یہ سیاہ دل فرقہ غزنویوں کا کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے۔اے بدبخت مفتریو!......

نمعلوم (نہ معلوم) کہ یہ جاہل اور وحشی فرقہ اب تک کیوں شرم اور حیا سے کام نہیں لیتا......

''اور پھر خدا نے پیشگوئی کے موافق آتھم کو فی النار کر کے پادریوں اور مخالف مولویوں کا منہ کالا کیا......

''کیا اب تک عبدالحق کا منہ کالا نہیں ہوا کیا اب تک غزنویوں کی جماعت پر لعنت نہیں پڑی۔بیشک خدا نے ان لوگوں کو ذلت کی روسیاہی کے اندر غرق کر دیا''۔(ص ۳۴۲)

۱۳۰......''اور غزنوی افغانوں کی جماعت جو ناپاک خیالات اور تکذیب کی بلا میں گرفتار ہیں......

''کہ عبدالحق غزنوی اور عبدالجبار جو اپنی شرارت اور خباثت سے''
(ص ۳۴۳)

۱۳۱......''آسمانی گواہ جس سے ہمارے نابینا علماء بے خبر ہیں''(ص ۳۴۵)

۱۳۲......''وہر یکے از ایشاں مثل محمد حسین بٹالوی یا شیطان نجدی از دیانت ودین دور بود''(ص ۱۹۸) [۲]

۱۳۳......'' اومیرے مخالف مولویو!''(ص ۳۴۷)

[۱] ترجمہ: اے شیطان کے بندے (حضرت مولانا) عبدالحق مرجا۔ [۲] اِن (علماء) میں سے ہر ایک محمد حسین بٹالوی اور نجدی شیطان کی طرح دیانت اور دین سے دور ہے۔ش۔

الاستفتاء خزائن ج ۱۲ (تصنیف مئی ۱۸۹۷ء)

۱۳۴...... ''ہمارے مخالف مولوی بھی جو رُوحانیت سے بے بہرہ ہیں''۔

(ضمیمہ استفتاء۔ ج ۱۲ ص ۱۰۸)

۱۳۵...... ''جاہل مولویوں اور عوام کالانعام کو......

اور بعض مولوی دُنیا کے کُتّے......

مولوی یہودی صفت......ان ظالموں نے......

مخبط الحواس نذیر حسین'' (ص ۱۲۸)

۱۳۶...... '' بعض ظالم مولوی جیسا کہ محمد حسین بٹالوی......

اس شیخ دشمن حق......

کو نخوت نے اندھا کر دیا......

یہ شخص نہایت درجہ کا مفسد اور دشمن حق ہے'' (ص ۱۳۵)

ایام الصلح خزائن ج ۱۴ (تصنیف ۱۸۹۹ء)

۱۳۷...... ''اسلام میں بھی یہودی صفت لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا''۔

(مفہوم ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۲)

۱۳۸...... ''یہ عذر جس کو ہمارے کوتاہ اندیش علماء بار بار پیش کیا کرتے ہیں''۔

(ص ۳۱۶)

۱۳۹...... ''اے زود رنج اور بد اخلاق اور بدظنّی میں غرق ہونے والو!''

(ص ۳۲۰)

۱۴۰...... ''یہ اُن حاسد مولویوں کے وہ افتراء ہیں کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرّہ بھی تقویٰ ہو ایسے افترا نہیں کر سکتا'' (ص ۳۲۲)

۱۴۱...... ''اگر کوئی شخص صریح بے ایمانی پر ضد نہ کرے''۔ (ص ۳۲۶)

۱۴۲...... ''اے بدقسمت بدگمانو!'' (ص ۳۴۱)

جاہل مولویوں (ص ۳۵۴)

نادان علماء (ص ۳۵۵)

ذلیل ملاؤں

پلید ملاؤں

ناپاک طبع مولویوں

پلید طبع مولوی

خدا کا اُن مولویوں پر غضب ہوگا

مولوی انسانوں سے بدتر اور پلید تر (ص ۴۱۳)

پلید جاہلوں (ص ۴۱۴)

تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ (تصنیف اگست ۱۹۰۰ء)

۱۴۳......مولوی کہلانا اور یہ بے حیائی کی حرکات''۔

(تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۹)

۱۴۴......آنحضرت ﷺ کے چھپانے کیلئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی'' (مدینہ طیبہ کے یہ سب صفات ہیں معاذ اللہ) (ص ۲۰۵)

دافع البلاء خزائن ج ۱۸ (تصنیف اپریل ۱۹۰۲ء)

۱۴۵...... '' نذیر حسین دہلوی جو ظالم طبع اور تکفیر کا بانی ہے''۔

(دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۸)

الھدی والتبصرۃ لمن یری خزائن ج ۱۸ (تصنیف جون ۱۹۰۲)

۱۴۶......اکڑباز حاسدوں کی طرح......(الہدیٰ والتبصرہ ص ۲۵۳)

اے شیخی باز......(ص ۲۵۵)

اپنی جگہ پر کھڑا رہ اے سفلہ دشمن'' (ص ۲۵۸)

۱۴۷......''ان شریروں کی......آگ کے لادو ٹٹوؤں'' (ص ۲۶۰)

۱۴۸......''جیسے کہ عادت کمینوں اور نادانوں کی اور سیرت سفلہ دشمنوں کی ہوتی ہے '' (ص ۲۶۲)

۱۴۹......ولیسوا الا کالذئاب او النمر '' (ص ۳۴۶) [1]

کتاب نزول المسیح خزائن جلد ۱۸ (تصنیف جولائی ۱۹۰۲ء)

۱۵۰......اس قدر جھوٹ کی نجاست کھائی ہے کہ کوئی نجاست خور جانور اس کا مقابلہ نہیں کرسکیگا (کر سکے گا)......

''ان میں سے جھوٹ بولنے کا سرغنہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر ہے'' (ص ۳۸۶)

'ہمارے ظالم طبع مخالفوں نے......(۳۸۷)

۱۵۱......بدقسمت ایڈیٹر نے اس گندے جھوٹ سے خود اپنے تئیں پبلک کے سامنے اور نیز گورنمنٹ کے سامنے ایک دروغگو اور مفتری ثابت کردیا'' (ص ۳۹۰)

۱۵۲......''دروغ گو بیحیا (بے حیا) کا منہ ایک ہی ساعت میں سیاہ ہو جاتا''۔ (ص ۴۴۰)

۱۵۳......'' اس سے زیادہ کوئی دیوانہ اور پاگل نہیں ہوتا''۔ (ص ۴۴۲)

۱۵۴......''پیر مہر علی شاہ صاحب محض جھوٹ کے سہارے سے
اپنی کوڑمغزی پر پردہ ڈال رہے ہیں اور
وہ نہ صرف دروغ گو ہیں بلکہ سخت دروغ گو......(ص ۴۴۴)

۱۵۵......'' اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔'' (ص ۴۴۸)

[1] یہ علماء بھڑیوں اور چیتوں جیسے جانور ہیں۔ش

۱۵۶......'' مر گیا بدبخت اپنے وار سے کٹ گیا سر اپنی ہی تلوار سے
کھل گئی ساری حقیقت سیف کی کم کرو اب ناز اس مردار سے
(ص ۶۹۲)

اعجاز احمدی (ضمیمہ نزول المسیح) خزائن ج ۱۹ (تصنیف نومبر ۱۹۰۲)

۱۵۷......'' بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایئت عمدہ نہیں تھی''
(اعجاز احمدی ص ۱۲۶)

۱۵۸......''افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویوں کی نظر......
'' یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے'' (ص ۱۳۱)

۱۵۹......''افسوس یہ لوگ خیانت پیشہ ہیں ہم تو اب یہود کا نام لینے سے بھی شرمندہ ہیں کیونکہ اسلام میں ہی ایسے یہودی موجود ہیں'' (ص ۱۳۶)

نور: مرزا صاحب نے اس کتاب خزائن ج ۱۹ کے ص ۱۴۹ میں مولانا ثناء اللہ صاحب پر دس لعنت برسا کر اپنے پیغمبرانہ اخلاق کا ثبوت پیش کیا ہے۔

۱ لعنت ________________
۲ لعنت ________________
۳ لعنت ________________
۴ لعنت ________________
۵ لعنت ________________
۶ لعنت ________________
۷ لعنت ________________
۸ لعنت ________________
۹ لعنت ________________
۱۰ لعنت ________________

و تلک عشرة كاملة (ص ۱۴۹)

۱۶۰......''پھر بہت کوشش کے بعد ایک بھیڑئے کو لائے اور مراد ہماری اس
سے ثناء اللہ ہے''(ص۱۵۱)

۱۶۱......ایک غول (مولانا ثناء اللہ) کے وعظ سے وہ پلنگ کی طرح ہوگئے
ثناء اللہ جو ہوا و ہوس کا بیٹا تھا......(ص۱۵۴)
'' حالانکہ ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں
پس تعجب ہے اس مچھر پر کہ کرگس بننا چاہتا ہے''(ص۱۵۵)

۱۶۲......'' فریبی کیا تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا ہے
اے ثناء اللہ تو جھوٹ بولنا چھوڑ دے''(ص۱۶۳،۱۶۴)

۱۶۳......''کیا تو حمق سے محمد حسین کو عالم سمجھتا ہے اور اس کے ہاتھ میں
مٹی سیاہ اور گندہ پانی ہے......
اے اغواء کرنے والے محمد حسین''۔(ص۱۶۹)

۱۶۴......'' مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے
وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن
میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت۔
تو ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی''۔(ص۱۸۸)

۱۶۵......اس فرومایہ نے، یاشیخ الضلالۃ......
اے دیو تو نے بدبختی کی وجہ سے جھوٹ بولا'' (ص۱۸۹)

۱۶۶......'' میں تجھے اور غدار زمانہ ثناء اللہ کو دکھاؤں گا''(ص۱۹۰)

۱۶۷......''اے جنگلوں کے غول تجھ پر ویل''(ص۱۹۳)

۱۶۸......''اے عورتوں کے عار ثناء اللہ'' (ص۱۹۶)

مواہب الرحمٰن خزائن ج۱۹(۱۹۰۳ء)

۱۶۹......چوں ایں دجّال (مولانا ثناء اللہ) بہ قادیان آمد''۔
(مواہب الرحمٰن ص۳۲۹)

۱۷۰......نمید انم سبب اومگر جہل تو وغباوتِ تو وکمینگی تو۔اے نادان''(ص۳۵۱)

۱۷۱......اے غبی......
'' ہمچو گرگ قبل فہمیدن کلام جست کردی''(ص۳۵۲)

۱۷۲......''اے مسکین......
''نیستی مگر ہمچو جنین......
''ایها الغوی''(ص۳۵۹) ؎۱

تذکرۃ الشہادتین خزائن ج۲۰(تصنیف۱۹۰۳ء)

۱۷۳......کہ با دعویٰ من آنقدر دلائل موجود است کہ بغیر از مردک بے حیا
و بے شرم حدرا ازاں گریز نیست''(تذکرہ الشہادتین ص۴۰) ؎۲

چشمۂ مسیحی خزائن۲۰(تصنیف مارچ۱۹۰۶ء)

۱۷۴......''نادان مولویوں نے''(چشمۂ مسیحی خزائن ج۲۰ص۳۳۶)

۱۷۵......''اے نادانو! اور آنکھوں کے اندھو! ''(ص۳۸۹)

کتاب براہین احمدیہ حصّہ پنجم خزائن ج۲۱(تصنیف۱۹۰۵ء)

۱۷۶......اے اندھے صاحب۔(براہین احمدیہ پنجم خ ج۲۱ص۱۶۶)
اے متعصب نادان۔
اے ظالم معترض'' (ص۱۸۲)

۱۷۷......'' اس دلیری اور شوخی اور منہ زوری''(ص۲۶۷)
''مولوی صاحب (مولانا محمد حسین بٹالوی) آج آپ نے تحریف
کرنے میں یہودیوں کے بھی کان کاٹے''(ص۲۷۲)

؎۱ ترجمہ: لومڑی کی طرح بات سمجھنے سے پہلے ہی کود پڑے۔اے مسکین، تو تو ایسا ہے جیسے کہ ماں کے پیٹ کا جنین بچہ۔ش۔ ؎۲ ترجمہ از مرزا: میرے دعوے کے ساتھ اسقدر دلائل ہیں کہ کوئی انسان نرا بیحیا نہ ہو تو اس کے لئے اس سے چارہ نہیں ہے۔(اردو تذکرۃ الشہادتین خزائن ج۲۰ص۴۰)ش۔

۱۷۸...... ''اے مفتری نابکار!۔

اے سخت دل ظالم!

تجھے مولوی کہلا کر شرم نہ آئی''۔ (ص ۲۷۵)

۱۷۹...... ''مولوی کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی''(ص ۲۷۸)

۱۸۰...... '' بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا''(ص ۲۸۵)

۱۸۱...... ''بعض خشک ملاؤں کو۔(ص ۳۱۰)

''ایسے لوگ سراسر دنیا کے کیڑے ہو گئے۔

''یہ نادان نہیں جانتے''(ص ۳۱۱)

۱۸۲...... ''اے بدبخت اور بدقسمت قوم!۔

اے سست ایمانو!

اور دلوں کے اندھو!۔(ص ۳۱۲)

اے نادان قوم! ''(ص ۳۱۳)

۱۸۳...... ''اے لاف وگزاف کے بیٹے! تو کیسا غبی ہے''(ص ۳۱۷)

۱۸۴...... ''میں (مرزا) شیر ہوں اور گدھوں کی آواز سے نہیں ڈرتا (ص ۳۲۰)

''جاہلوں کا مُنہ بگڑ گیا مارے غصّہ کے جب ان کو حضرت عیسیٰ کے مرنے کی خبر دی گئی''۔(ص ۳۲۱)

۱۸۵...... ''اے دیوانے اس بیہودہ کوشش کو جانے دے۔(ص ۳۲۴)

'' پس تجھ سے زیادہ بدبخت اور کون ہوگا''(ص ۳۲۵)

۱۸۶...... ''کیا تو صبح کو اُلّو کی طرح اندھا ہو جاتا ہے......

''اور تو کیا چیز ہے صرف ایک کیڑا اے دروغ آراستہ کرنے والے''

(ص ۳۳۲)

حقیقۃ الوحی وتتمہ حقیقۃ الوحی، خزائن ج ۲۲ (تصنیف ۱۹۰۷ء)

۱۸۷......کیسی بدذاتی اور بدمعاشی اور بے ایمانی ہے'' (حقیقۃ الوحی ص ۲۲۲)

۱۸۸...... ''اس الہام میں خدا تعالیٰ نے دو مولویوں کو جو تکفیر کے بانی تھے فرعون اور ہامان قرار دیا'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۳۶۷)

۱۸۹...... ''اِس جگہ قاموس وغیرہ کا ابتر کے معنی کے بارے میں حوالہ دینا صِرف بیہودہ گوئی اور حماقت ہے''(ص ۴۳۷)

۱۹۰...... '' لیئموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ

ایک شیطان ملعون ہے،

سفیہوں کا نطفہ

بدگو ہے اور خبیث

اور مفسد جھوٹ کو ملمع کرنے والا

منحوس ہے

جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے......

تیرا نفس ایک خبیث گھوڑا ہے،

اے حرامی لڑکے''۔ (ص ۴۴۶،۴۴۵)

۱۹۱......ایسا شخص بڑا خبیث اور پلید اور بدذات ہوگا'' (ص ۵۴۳)

۱۹۲......اسی پر (الٰہی بخش پر) اس کی لعنت کی پڑی مار......

عجب نادان ہے وہ مغرور وگمراہ'' (ص ۵۵۱)

۱۹۳......بعض شریر کذاب کہتے ہیں'' (ص ۶۵۶)

۱۹۴......دشمنوں کے منہ پر طمانچے مارے ہیں

مگر عجیب بےحیا منہ ہیں کہ اس قدر طمانچہ کھا کر پھر سامنے آتے ہیں''۔

(ص ۵۸۷)

۱۹۵......''اس بدقسمت مولوی......''۔(ص ۵۹۸)

۱۹۶......قاضی ظفرالدین جونہایت درجہ اپنی طینت میں خمیرا نکاراور تعصّب
اورخود بینی رکھتا تھا''(ص ۶۰۴)

چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ (۷ـ۱۹۰۸)

۱۹۷......نہایت کینہ وراور گندہ زبان شخص سعد اللہ نام لدھیانہ کا رہنے والا''
(چشمۂ معرفت خزائن ج ۲۳ص ۳۳۶)

(تبلیغ رسالت) مجموعہ اشتہارات جلد ا

۱۹۸......'' واضح ہو کہ بعض مخالف ناخداترس جن کے دلوں کوزنگ تعصب وبخل
نے سیاہ کررکھا ہے۔ہمارے اشتہار......کو یہودیوں کی طرح محرف
ومبدل کرکے اور کچھ کے کچھ معنے بنا کر کے سادہ لوح لوگوں کوسناتے
ہیں اور نیز اپنی طرف سے اشتہارات شائع کرتے ہیں......
لیکن ساتھ ہی ہم افسوس بھی کرتے ہیں کہ
ان بے عزتوں
اور دیوثوں کو
بباعث سخت درجہ کے کینہ اور بخل
اور تعصّب کے اب کسی کی لعنت ملامت کا بھی کچھ خوف اور اندیشہ
نہیں رہا
اور جوشرم اور حیا اور خداترسی لازمہ انسانیت ہے۔وہ سب نیک
خصلتیں ایسی ان کی سرشت سے اٹھ گئی ہیں کہ گویا خداتعالیٰ نے
اِن میں وہ پیدا ہی نہیں کیں''
(تبلیغ رسالت ،مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۱۲۵)

(تبلیغ رسالت) مجموعہ اشتہارات ج ۲

۱۹۹......''اے (مولانا سعد اللہ) احمق دل کے اندھے دجّال تو تُو ہی ہے،
دجال تیرا ہی نام ثابت ہوا......
آخر اے مُردار دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا
اے عدواللہ تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا سے لڑ رہا ہے''۔
(اشتہار انعامی تین ہزار مجموعہ اشتہارات ج ۲ص ۷۸)

۲۰۰......اے بے ایمانو،
نیم عیسائیو
دجال کے ہمراہیو
اسلام کے دشمنو......
عیسائیوں کی فتح کیا ہوئی۔کیا تمہاری ایسی تیسی ہے''۔
(اشتہاری انعامی تین ہزار حاشیہ ج ۲ص ۶۹ـ۷۰)

۲۰۱......اے ہماری قوم کے اندھو
نیم عیسائیو
کیا تم نے نہیں سمجھا کہ کس کی فتح ہوئی''۔
(اشتہار انعامی چار ہزار ج ۲ص ۱۰۵)

۲۰۲......ہزار لعنت کا رسہ ہمیشہ کے لیے تمام ان پادریوں کے گلے میں پڑ گیا''
(اشتہار انعامی ۳ر ہزار مجموعہ اشتہارات ج ۲ص ۷۷)

۲۰۳......پس اس کھُلی کھُلی اور فاش شکست سے (آتھم کے متعلق) انکار
کرنا نہ صرف حماقت
بلکہ پرلے درجہ کی بے ایمانی اور ہٹ دھرمی ہے''
(اشتہار انعامی تین ہزار مجموعہ اشتہارات ج ۲ص ۷۶)

۲۰۴......ورنہ یونہی اسلامی بحث پر (آتھم والی پیشگوئی) مخالفانہ حملہ کرنا
اور زبان سے مسلمان کہلانا
کسی ولد الحلال کا کام نہیں۔
مگر میاں سعد اللہ صاحب نے......
اپنے پر دانستہ وہ لقب لے لیا جسکو کوئی نیک طینت لے نہیں سکتا......
اے احمق
تیری کیوں عقل ماری گئی'' (اشتہار مذکور ص ج ۲ ص ۸۰)

عیسائیوں کو گالیاں

ازالہ اوہام خزائن ج ۳

۲۰۵......''پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا''
(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۳۶۲)

آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵

۲۰۶......''نالائق متعصب عیسائی'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۳)

نور الحق خزائن ج ۸

۲۰۷......''اِس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہیں'' (نور الحق خ ج ۸ ص ۸۲)
۲۰۸......''نصاریٰ کے علماء درحقیقت دجّال اور مفسد ہیں'' (۸ ص ۸۳)
۲۰۹......اور اندر اُنکا گدھے کے پیٹ کی طرح تقویٰ سے خالی......
میں ایک خسیس ابن خسیس جاہل کو دیکھتا ہوں......(ص ۸۷)
اے بخیل بدخلق اور حریص......
تو اِس طرح زبان ہلاتا ہے جیسے سانپ
اور کمینوں اور سفلوں کی طرح بکواس کرتا ہے'' (ص ۸۸)

۲۱۰......''الواشی الضال الذی ینوم بنعاس الضلال...... ۱
یہ شخص احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے۔'' (ص ۹۶)
۲۱۱......''اُن میں سے ایک خبیث مُفسد بدگو دشنام دہ ہے'' (ص ۱۲۰)
۲۱۲......اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان......
اے دروغگو جنگجو'' (ص ۱۲۰)
۲۱۳......'' حرص کیوجہ سے مکار اور فریبی ہیں'' (ص ۱۲۴)
۲۱۴......'' ان کے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوے کے پر'' (مخلصاص ۱۲۷)
۲۱۵......'' فتنہ انگیز معترض......
شرابیوں کی طرح بکواس کر رہا ہے'' (ص ۱۳۲)
۲۱۶......''ایہا الجہو ل و الغبی المعذ و ل ۔(ص ۱۳۴) ۲
'' بخیل خیانت پیشہ'' (ص ۱۳۷)
۲۱۷......''اے غبی اور سفلہ نادان۔(ص ۱۴۹)
'' تُو چار پاؤں کی طرح چُپ ہوگیا'' (ص ۱۵۱)
۲۱۸......''اسی کتاب کے ص ۱۱۸ تا ۱۲۲۔میں ایک ہزار لعنتیں شمار کر کے لکھی
ہیں اور اپنی تہذیب کا ثبوت پیش کیا ہے۔
۲۱۹......''ہر یک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجّال کی
نسل میں سے نہیں ہیں'' (ص ۱۶۳)

انوار الاسلام خزائن ج ۹

۲۲۰......''اور اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو پھر ثابت ہوگا کہ وہ جھوٹ اور افتراء
سے اپنے تئیں مولوی نام رکھتے ہیں
اور درحقیقت جاہل اور نادان ہیں

۱ ترجمہ از مرزا: اور یہ گمراہ نکتہ چین جو خواب ضلالت میں سوتا ہے۔ ۲ اے جاہل، ذلیل بے عقل۔ش۔

اور نیز اس صورت میں وہ ہزار لعنت بھی ان پر پڑے گی‘‘
(انوار الاسلام خزائن ج۹ ص۹)

۲۲۱...... ’’ویسا ہی وہ تمام ذلت اور رسوائی ان نادان پادریوں کے حصّہ میں آئی اور آئندہ کسی کے آگے منہ دکھانے کے قابل نہ رہے‘‘ (ص۹)

۲۲۲...... ’’اور خدا تعالیٰ نے اس کو اس غم میں ایک سودائی کی طرح پایا......
ورنہ ایسے شخص کا نام بجز نادان متعصب کے اور کیا رکھ سکتے ہیں‘‘ (ص۱۰)

۲۲۳...... ’’میں ایسے لوگوں کو مطلع کرتا ہوں کہ یہ تو فتح ہے اور کامل فتح اور اس سے کوئی انکار نہیں کرے گا۔ مگر خبیث القلب‘‘ (ص۲۳)

۲۲۴...... ’’اے نادانو اور اندھو۔‘‘ (۲۳)

۲۲۵...... ’’کیا پادری عماد الدین کے گلے میں ہزار لعنت کا رسّہ نہیں پڑا......
بیشک وہ نہایت ذلیل ہوا اور اس کا کچھ باقی نہ رہا اور اس کی علمی آبرو نجاست کے بودار گڑھے میں جا پڑی۔ اگر وہ باغیرت آدمی ہوتا تو اس ذلت کیوجہ سے کچھ کھا پی کر مر جاتا‘‘ (ص۳۲)

ضیاء الحق خزائن ج۹

۲۲۶...... ’’نادان پادریوں کی تمام یاوہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے‘‘
(ضیاء الحق ص۹ ص۲۶۹)

۲۲۷...... اس مکّار دنیا پرست نے یہ جھوٹ محض اس لئے باندھا ہے۔‘‘
(ضیاء الحق ج۹ ص۲۹۶)

۲۲۸...... ’’ناحق ایک بدذات عیسائی نے اس بیچارے کے اہل وعیال اور دوستوں کو مصیبت میں ڈالا۔‘‘ (ضیاء الحق ج۹ ص۳۰۰)

آریہ دھرم خزائن ج۱۰ (تصنیف ۱۸۹۵ء)

۲۲۹...... ’’ہاں بعض بدذات پادری جو اپنی فطرتی تعصب کے ساتھ جہالت کو بھی جمع رکھتے تھے‘‘۔ (آریہ دھرم ج۱۰ ص۴۶)

ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج۱۱

۲۳۰...... ’’یہ مردہ پرست لوگ کیسے جاہل اور خبیث طینت ہیں‘‘
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۲۹۲)

۲۳۱...... ’’اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے‘‘ (ص۲۹۳)

۲۳۲...... ’’چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے‘‘ (ص۲۹۲)

۲۳۳...... اور خبیث طبع عیسائی اس آفتاب ظہور حق (پیشگوئی آتھم) سے منکر ہیں......
’’اور ناپاک فرقہ نصرانیوں کا طوائف کی طرح کوچوں اور بازاروں میں ناچتے پھرتے تھے‘‘ (ص۳۰۶ تا ۳۰۷)

۲۳۴...... ایک پلید ذریت شیطان فتح مسیح ......
’’پس اسی طرح اگر اندھے پادریوں نے یا یک چشم مولویوں نے آتھم کے مقدمہ کی حقیقت اچھی طرح نہ سمجھا اور بدزبانی کی تو اس غلط فہمی کی واقعی ذلت انہیں کو پہنچی اور اس خطا کی سیاہی انہیں کے منہ پر لگی اور سچائی کے چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی......
’’پس آتھم کی نسبت جس قدر پلیدوں اور نابکاروں نے خوشیاں کیں۔
اب وہی خوشیاں ندامت اور حسرت کا رنگ پکڑ گئیں......
اے اندھو! میں کب تک تمہیں بار بار بتلاؤنگا‘‘ (ص۳۰۸)

۲۳۵...... ’’اس پیشگوئی (آتھم والی) کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی نجاست کھائی‘‘ (ص۳۲۹)

۲۳۶...... ’’اے نادانو! تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟............
ذرا آؤ! ہاں! لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ۔ اور اُس سڑے گلے مُردہ کا میرے خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو‘‘ (ص۳۴۶)

۲۳۷...... ’’نادان پادریوں کی تمام یاوہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے‘‘ (ص۲)

۲۳۸......''اس عیسائی قوم میں سخت بدذات اور شریر پیدا ہوتے ہیں اور
بھیڑیوں کے لباس میں اپنے تئیں ظاہر کرتے ہیں اور اصل میں
شریر بھیڑیئے ہوتے ہیں'' (ص۹)

۲۳۹......نالائق آتھم......
''خدا کی لعنت کا مارا
بہت سا جھوٹ بولکر بھی آخر موت سے بچ نہ سکا،، (ص۱۴)

۲۴۰......''قوم کے خنّاسوں کا اثر ان (آتھم) پر پڑا اور دل سخت ہوگیا''
(ص۱۷)

۲۴۱......''عیسائی لوگ جھوٹ بولنے میں سخت بیباک اور بے شرم ہیں''
(ص۱۸)

۲۴۲......لیکن وہ (آتھم) ان بدبخت جھوٹوں کی طرح چپ رہا'' (ص۲۸)

۲۴۳......''بعض پلید فطرت پادریوں نے'' (ص۳۶)

۲۴۴......''پادریوں کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہیں ہے۔'' (ص۴۷)

۲۴۵......''دجال فربہ آتھم بداطوار در ہاویہ ہلاک کنندہ افتاد'' (ص۲۰۴) [۱]

۲۴۶......''آں دجال کمینہ را یاد کن کہ ہیزم آتش آتھم مفسداست'' (ص۲۰۶) [۲]

چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰

۲۴۷......''ان رسیوں کے سانپوں کا نام ونشان نہیں رہے گا''۔
(چشمہ مسیحی ص ج ۲۰ ص ۳۳۹)

حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲

۲۴۸......''وہ دجال جس سے ڈرایا گیا ہے وہ آخری زمانہ کے گمراہ پادری ہیں''
(حقیقۃ الوحی ج ۲۲ ص ۳۲۳ کا حاشیہ)

---

۱ ترجمہ: موٹا دجال بدکردار آتھم ہلاک کرنے والی ہاویہ (عذاب) میں گر پڑا۔
۲ ترجمہ: اس کمینہ دجال کو یاد کرو، کہ اُس آتھم کے آگ کی لکڑی فساد ہے۔ش۔

۲۴۹......''یہ دجالی فتنہ جس سے مراد آخری زمانہ کے ضلالت پیشہ
پادریوں کے منصوبے ہیں'' (حقیقۃ الوحی ج ۲۲ ص ۳۲۴)

چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳

۲۵۰......''یہ دونوں صفات یاجوج ماجوج اور دجال ہونے کے
یورپین قوموں میں موجود ہیں'' (چشمۂ معرفت ج ۲۳ ص ۸۶)

۲۵۱......''اندھے پادریوں اور نادان فلسفیوں ں اور جاہل آریوں نے''
(چشمۂ معرفت ج ۲۳ ص ۳۴۷)

آریوں اور ہندوؤں کو گالیاں

آریہ دھرم خزائن ج ۱۰

۲۵۲......'' چوروں اور خیانت پیشہ لوگوں'' (آریہ دھرم ج ۱۰ ص ۱۲)

۲۵۳......'' ایسے سفلہ پن کے گندے الفاظ مُنہ پر لاکر پھر ہمارے اشتہار
پر رد کیا لکھا''۔ (آریہ دھرم ص ۲۵)

۲۵۴......''مہاراج شریر النفس بولے، (ص ۳۱)
شریر پنڈت''۔ (آریہ دھرم ۳۴)

۲۵۵......'' یہ کمینہ طبع لوگ نکتہ چینی کے لئے تو حریص تھے ہی اس پر
چند شریر اور نادان عیسائیوں کی کتابیں اُن کو مل گئیں اور
شیطانی جوش نے یہ تلقین دی کہ یہ سب سچ ہے لہذا
اس روسیاہی اور ندامت کا انہوں نے بھی حصّہ لیا
جواب نادان پادریوں کے منہ پر نمایاں ہے'' (آریہ دھرم ص ۴۷)

۲۵۶......'' ورنہ بے ایمان اور خیانت پیشہ ہے''۔ (آریہ دھرم ص ۶۲)

۲۵۷......''اے نادان آریو کسی کوئیں میں پڑ کر ڈوب مرو'' (آریہ دھرم ص ۶۴)

۲۵۸......''دلیکھر ام کی طبیعت میں افترا اور جھوٹ کا مادہ بہت تھا''
(استفتاء ص ج۱۲ ص ۱۱۵)

ست بچن خزائن ج ۱۰ (تصنیف ۱۸۹۵)

۲۵۹......''یہ نالایق ہندو وہی شخص ہے۔جس نے اپنے پنڈت ہونے کی
شیخی مار کر باوا صاحب کو نادان اور گنوار کے لفظ سے یاد کیا ہے......
یہ کیسی ناپاکی طینت ہے کہ پاک دل لوگوں کو جھٹ زبان پھاڑ کر برا
کہہ دیا جائے......لہذا کوئی نیک طینت انسان اس کو اچھا نہیں کہتا''
(ست بچن ج۱۰ص ۱۱۸)

۲۶۰......''وہ نعوذ باللہ دیانند کی طرح جہالت اور بخل کی تاریکی میں مبتلا
نہ تھے''۔(ست بچن ص ۱۱۹)

۲۶۱......''درحقیقت یہ شخص (دیانند) سخت دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا
اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت نے''۔(ست بچن ص ۱۲۰)

۲۶۲......''اسی نادان پنڈت کی اشتعال دہی کی وجہ سے یہ حق رکھتا ہے
یہ خشک دماغ پنڈت بکلی بے نصیب اور بے بہرہ تھا......
وہ نہایت ہی موٹی سمجھ کا آدمی اور باایںہمہ اول درجہ کا متکبر بھی تھا''۔
(ص ۱۲۱)

۲۶۳......''مگر دیانند نے نہ چاہا کہ اس پلید چولے بخل اور تعصب کو اپنے
بدن پر سے دفع کرے۔اس لیے پاک چولا اُس کو نہ ملا اور سچے
گیان اور سچی ودیا سے بے نصیب گیا......
یہ موقع ایسے پنڈت کو کہاں مل سکتا تھا جو ناحق کے تعصب اور فطرتی
غباوت میں غرق تھا......
اور اس سے باوا صاحب کی جہالت ثابت کرنا نہایت سفلہ پن کا
خیال ہے......

کہ اس زود رنج پنڈت نے ایک ادنیٰ لفظی تغیر پر اس قدر احمقانہ
جوش دکھلایا''(ست بچن ص ۱۲۴)

۲۶۴......''وہ خود ایسے موٹے خیالات اور غلطیوں میں گرفتار تھا کہ دیہات
کے گنوار بھی اس سے بہ مشکل سبقت لے جاسکتے تھے''(ص ۱۲۵)

۲۶۵......شریر انسانوں کا طریق ہے کہ ہجو کرنے کے وقت پہلے ایک تعریف کا
لفظ لے آتے ہیں گویا وہ منصف مزاج ہیں''(حاشیہ ست بچن ص ۱۲۵)

۲۶۶......''لیکن دیانند ایسے زمانے میں بھی نابینا رہا جبکہ انگلستان اور جرمن
وغیرہ میں ویدوں کے ترجمے ہو چکے تھے''۔(ست بچن ص ۱۳۱)

۲۶۷......''نالائق آریو!''(ست بچن ج۱۰ص ۱۶۱)

ضمیمہ نزول المسیح خزائن ج۱۸ (۱۹۰۲ء)

۲۶۸......''کیا قادیان کے احمق اور جاہل اور کمینہ طبع بعض آریہ''۔
(نزول المسیح خزائن ج۱۸ص ۳۸۷)

۲۶۹......''اِن لوگوں (آریوں) کے نزدیک جھوٹ بولنا شیر مادر ہے
شیاطین ہیں نہ انسان''(نزول المسیح ج۱۸ص ۳۸۹)

حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲

۲۷۰......''الا اے دشمنِ نادان و بے راہ''(حقیقۃ الوحی خ ۲۲ص ۳۰۱)

۲۷۱......''پس اے قادیان کے آریو......
اے بیخوف اور سخت دِل قوم......(تتمہ حقیقۃ الوحی ج۲۲ص ۵۹۴)
وُہ اوّل درجہ کا خبیث فطرت اور ناپاک طبع ہوتا ہے''(ص ۵۹۵)

چشمہ معرفت خ ج ۲۳

۲۷۲......''سفلہ طبع لیکھرام،(چشمہ معرفت خ ج۲۳ص ۱۰)
افسوس کہ یہ بے باکی اور بدگوئی کا تخم بدقسمت دیانند اس ملک میں لایا

...... لیکھرام پشاوری جو محض نادان اور ابلہ تھا'' (چشمہ معرفت ۱۱)

۲۷۳......''اس قسم کی شوخ چشمی اور بدزبانی اور بے باکی خاص آریوں کے حصّہ میں ہے''۔ (چشمہ معرفت ص ۱۳)

نور: مرزا صاحب کے ''دہان مبارک'' کی نکلی ہوئی ''گندگیوں وگالیوں'' کو بلحاظ حروف تہجی نہ صرف ضیافت طبع کے لیے بلکہ عبرت آموزی کے لیے پیش کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین عبرت کی نگاہوں سے ملاحظہ کریں کہ یہ ''گل افشانیاں'' و ''اخلاقی پھل جھڑیاں'' اس شخص کے منہ سے برآمد ہوئی ہے جو بقول خود رسول بھی تھا' واخلاقی دیوتا بھی'' اور کہنے کے لیے ''رحمۃ للعالمین'' بھی تھا اور افضل الانبیاء بھی''۔ اور نام کے لیے سب کچھ بھی تھا حقیقت میں کچھ بھی نہیں۔ اور ذرا غور سے دیکھیں کہ اس نومولود نبی کے ''دہن'' سے شیریں کلامی کا تار نکل رہا ہے یا غلاظت کا جھاگ۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ مرزا صاحب تہذیب واخلاق کا پیکر بھی ہیں اور صبر وتحمل کے مجسمہ بھی۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

اور جس قدر نمبر عبارت مرزا کے شروع میں لکھے گئے ہیں، وہی نمبر ہر ایک گالی پر لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ ناظرین کو تلاش حوالہ میں سہولت ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں گالی مرزا صاحب کی فلاں کتاب میں موجود ہے۔ مثلاً اگر آپ کو یہ معلوم کرنا ہے کہ ردیف الف کی یہ گالی ''اے مردار خور مولویو'' جس پر نمبر ۱۶ لکھا ہوا ہے، مرزا صاحب کی کس کتاب میں ہے تو جس عبارت مرزا کے شروع میں ۱۶، لکھا ہوا ہے اس کو نکال کر کتاب کا نام وصفحہ معلوم کر لیجیے۔[1]

[1] اب کتاب کا نام اور قدیم وجدید صفحات، ہر گالی کے آگے درج کر دیئے گئے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے جدید ترتیب۔ ش

بے شرمی کے ساتھ دعویٰ صفائی

ناظرین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیسی کھری کھری، نئی نئی، کوری کوری، تراشیدہ، کوفتہ، بیختہ، دورنگی، سہ رنگی، چورنگی، پنج رنگی ہفت رنگی، گالیوں، فحش کلامیوں، سے مسلمانوں اور ان مقدس علماء کرام کی تواضع کی گئی ہے جن کا مرتبہ ''انبیاء بنی اسرائیل'' کے برابر ہے اور امت وملت کے اساطین واکابر ہیں۔

اور لطف یہ کہ یہ یاوہ گوئیاں وژاژ خائیاں اس شخص کے منہ سے برآمد ہوئی ہے جو بقول خود رسول بھی تھے اور نبی بھی اور مسیح زمانہ بھی تھے وکلیم خدا بھی، مجتبیٰ بھی تھے مصطفیٰ بھی، مصدر لطف وکرم بھی تھے اور مخزن تہذیب واخلاق بھی، غرض یہ کہ آپ سب کچھ بھی تھے، اور کچھ بھی نہیں۔ اور قادیان کے خانہ ساز پیغمبر کے ان اخلاقی نمونوں، اصلاحی نتیجوں، مسیحائی چٹکلوں، سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ قادیان کے پیغمبر صاحب کس ظرف کے مالک تھے اور کس شرافت کے حامل اور کیسی زرفشاں آپ کی نبوت تھی اور کیسی دُر انداز مسیحیت۔ اور کس درجہ کے آپ مجدّد تھے، اور کس انداز کے مہدی۔ کیوں کہ خود ہی فرماتے ہیں کہ:

''جس طرح گندے کوئیں کے پانی کے ایک قطرہ سے اس کی تمام کثافت ثابت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اُن کے گندے خیالات اپنے بُرے نمونے سے پہچانے جاتے ہیں'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۳۲۹)

اور لطف بالائے لطف یہ کہ مرزا جی کا یہ دعویٰ ہے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں وہ منجانب اللہ ہوتا ہے اور میری ہر بات وحی الٰہی سے رنگین ہوتی ہے، جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔

(۱)......'' میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے''۔
(خلاصہ براہین احمدیہ ص ۴ ج ۵ کا حاشیہ)

(۲)......''یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ مَیں (مرزا) خاص طور پر اللہ تعالےٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیوں کہ جب مَیں عربی میں یا اُردو میں کوئی

عبارت لکھتا ہوں تو مَیں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے''۔(نزول المسیح خزائن ج۱۸ص۴۳۴)

(۳)......جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بُلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی فطرت سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے''۔

(ازالہ اوہام خزائن ج۳ص۱۹۷)

(۴)......''اِس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رُوح القدس کی قدسیّت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قوٰی میں کام کرتی رہتی ہے......اور انوار دائمی اور استقامت دائمی اور محبّت دائمی اور عصمت دائمی اور برکات دائمی کا بھی سبب ہوتا ہے کہ رُوح القدس ہمیشہ اور ہر وقت اُن کے ساتھ ہوتا ہے،''(دافع الوسواس،خزائن ج۵ص۹۳تا۹۴)

ان حوالجات سے معلوم ہوا کہ قادیانی رسول نے اپنی ان فحش کلامیوں، گالیوں، بدگوئیوں کو معاذ اللہ وحی الٰہی میں رنگ کر اور روح القدس کی امداد واستعانت سے اس میں انوار وبرکات بھر کر علمائے کرام ومسلمانان عالم کے سامنے پیش کیا۔لیکن امت مسلمہ نے ان ناپاک چیزوں کی کچھ قدر ومنزلت نہ کی بجز اس کے کہ ان گالیوں کے حق ایجاد کا ثواب مرزا جی کی روح کو بخش دیتی ہے۔البتہ امت مرزائیہ سے یہ امید ہے کہ وہ اپنے پیغمبر اعظم کی ان پیغمبرانہ گالیوں وپاک مطہر گندگیوں اور معاذ اللہ وحی الٰہی والہام خدائی سے ڈھلی ہوئی غلاظتوں کو اپنے لیے حرز جاں بنائے گی۔

حقیقت حال کی طرف مرزائیوں کو دعوت

حقیقت یہ ہے کہ ان گالیوں ویاوہ گوئیوں کو دیکھ کر''مرزاجی'' کی خانہ ساز انگریزی نبوت دیسی مسیحیت بازاری مجددیت پر وہی لوگ ایمان لے آئیں گے جو عقل وخرد سے محروم اور دانش وحکمت سے بے نصیب، رشد وہدایت سے تہی دست ہیں، لیکن شقاوتوں

اور بدبختیوں سے مالا مال اور بداخلاقیوں اور بدگوئیوں سے لبریز ہیں؛ لیکن ایک حد تک مرزا جی بھی اس قسم کی اخلاقی گناہوں کے ارتکاب پر اس وجہ مجبور تھے کہ:

''ہر ایک برتن سے وُہی ٹپکتا ہے جو اُس کے اندر ہے''۔

(چشمۂ معرفت خزائن ج۲۳ص۹)

مرزائیوں کا آخری عذر گناہ بدتر از گناہ

البتہ غلمدیت اپنے غلمدی نبی کی انگلشی نبوت ومصنوعی عصمت کو برقرار رکھنے کے لیے یہ کہتی ہے کہ مرزا جی نے جس قدر گالیاں دی ہیں اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمائی ہیں، یہ حقیقت میں اسلامی علماء کی گالیوں وگستاخیوں کے جواب میں ہے، لہذا ''عوض معاضہ راگلہ ندارد'' کا صحیح نقشہ پیش کیا گیا۔

جوابات حاضر ہیں

اگر اس کو بالفرض تسلیم بھی کر لیا جائے، تو کسی طرح سے بھی مرزا جی کے ان اخلاقی باقیات الصالحات کی تلافی نہیں ہوسکتی، کیوں کہ آپ کہتے ہیں کہ:

(۱)......''بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو۔نہ قول سے نہ فعل سے''۔

(نسیم دعوت خزائن ج۱۹ص۳۶۵)

(۲)......گالیاں سُن کے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے (دافع الوسواس۲۲۵)

(۳)......''خبردار رہو نفسانیت تم پر غالب نہ آوے۔ہر ایک سختی کی برداشت کرو۔ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو''(نسیم دعوت ج۱۹ص۳۶۴)

(۴)......''کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو''(کشتی نوح خزائن ج۱۹ص۱۱)

اس لیے مرزا قادیانی کا ان اقوال ودعاوی کی موجودگی میں کسی طرح سے علماء اسلام کے سخت الفاظ کے جواب میں سخت وسوقیانہ الفاظ کہنا جائز نہیں تھا کیوں کہ فرماتے ہیں۔

(۱)......غلط بیانی اور بہتان طرازی راستبازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر

اور بدذات آدمیوں کا کام ہے‘‘(آریہ دھرم خزائن ج۱۰ص۱۳)

(۲)......گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے‘‘(ست بچن ج۱۰ص۱۳۲)

(۳)......گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے‘‘۔

(ضمیمہ اربعین نمبر۴ ج۷ص۴۷۱)

(۴)......ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے ’’کت پن‘‘ نہیں ہوتا اسی طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مؤمن کو لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی کت پن کی مثال لازم آئے گی۔

(تقریر مرزا جلسہ در قادیان ۱۸۹۷ء ملفوظات ج۱ص۱۰۳)

مرزا کی تضاد بیانی سے مزید اس کی رسوائی

اس کے علاوہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اگرچہ عیسائیوں نے اپنی نادانی وجہالت سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں نہایت مکروہ وسخت الفاظ استعمال کیے ہیں، مگر میں نے اپنی فطری حیا واخلاق سے ہرایک تلخ زبانی وبدگوئی سے اعراض کیا اور عیسائیوں کے خلاف کوئی سخت لفظ نہیں کہا؛ سنئے فرماتے ہیں کہ:

’’عیسائیوں کی کتاب امہات المؤمنین نے دلوں میں سخت اشتعال پیدا کیا ہے ......اور دل دکھانے والی گالیاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں ہمارا حق تھا کہ ہم مدافعت کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے لیکن ہم نے محض اس حیاء کے تقاضا سے جو مؤمن کی صفت لازمی ہے ہرایک تلخ زبانی سے اعراض کیا‘‘۔

(ایام الصلح خزائن ج۱۴ص۲۲۸)

جب مرزا صاحب محض اپنی فطری حیاء وغیرت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والوں کو مدافعانہ طور پر بھی سخت الفاظ نہیں کہے تو پھر عام مسلمانوں وعلماء اسلام کے حق میں حیاء جیسی صفت لازمی سے عریاں ہوکر کیونکر سخت ودلخراش الفاظ استعمال کیے۔؟ اس لیے کہ:

’’بے حیا کا منہ نہیں بند کیا جاسکتا ہے‘‘(ملخصاً انجام آتھم حاشیہ ج۱۱ص۲۹)

مرزا صاحب کے ان ’’پیغمبرانہ اخلاق، مجدانہ شرافت‘‘ کے نتیجوں ونمونوں کو جو ’’کتاب ہذا کے اوراق میں پھیلے ہوئے ہیں‘‘ دیکھ کر مرزا جی کے متعلق نہ میں خود کوئی رائے قائم کرتا ہوں اور نہ ناظرین کتاب کو اس امر کی تکلیف دوں گا؛ بلکہ اس معاملہ میں بھی خود مرزا صاحب ہی کی شہادت پیش کرتا ہوں فرماتے ہیں کہ:

(۱)......تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا خدا کی غیرت اُس کے اُن پیاروں کے لئے آخر کوئی کام دکھلا دیتی ہے۔ پس اپنی زبان کی چھُری سے کوئی اور بدتر چھُری نہیں‘‘۔

(چشمۂ معرفت ص خزائن ج۲۳ص۳۸۶)

(۲)......جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہوکر بدزبانی کرتا ہے اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے۔ وہ ناپاک ہے۔ اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی۔ اور نہ کبھی حکمت اور حق کی بات اُسکے مُنہ پر جاری ہوتی ہے‘‘(نسیم دعوت خزائن ج۱۹ص۳۶۵)

(۳)......یادرکھو کہ ہرایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے۔ ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے بلکہ ہرایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انڈا ہوتا ہے۔ بجز اس کے اور کچھ نہیں‘‘۔

(چشمہ معرفت خ ج۲۳ص۳۶۵)

مرزا شریف ومہذب کہلانے کے بھی لائق نہیں

معلوم ہوا کہ مرزا صاحب بقول خود ان اخلاقی گناہوں کی وجہ سے اس لائق بھی نہ تھے کہ مہذب وشریف انسانوں کے صف میں کھڑے ہوسکیں؛ چہ جائے کہ وہ نبوت کے جلیل القدر عہدہ پر مامور ہوں اور وہ خود اپنی زبان کی برتر چھری سے اس قدر مجروح وزخمی ہوچکے تھے کہ ’’خود کردہ را علاجے نیست‘‘ کے علاوہ مرہم وپٹی کے باوجود بھی اندمال زخم کو

کوئی توقع نہیں تھی ۔

گل و گلچیں کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

افسوس کہ گالیاں دینے والا، وبائیں پھیلانے والا، بد دعائیں کرنے والا مسیح آیا۔اور گندگیوں وغلاظتوں سے بھرا ہوا لٹریچر اپنے لیے ''باقیات السیئات'' بنا کر اور اپنی زبان کا ہرا بھرا زخم لئے ہوئے پیوند زمین ہوگیا۔مرزا جی نے سچ فرمایا کہ:

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے   جس دل میں ہے نجاست بیت الخلاء وہی ہے۔
(درثمین ۲۸)

مرزا کی خوش خلقی کے مرزائی ترانے

مرزا صاحب کے ان اخلاق حسنہ'' کے ہوتے ہوئے بھی ان کے نمک خوار اس طرح حق نمک ادا کرتے ہیں:

''انک لعلیٰ خلق عظیم ''، راقم مضمون ہذا (سردار مصباح الدین قادیانی) کے ذوق کے مطابق حضرت اقدس (مرزا صاحب) کے عظیم الشان معجزات میں سے ایک معجزہ حضور کے اخلاق کا بھی ہے جس بلند پایہ اخلاق کا آپ سے ظہور ہو اس کی مثال سوائے آپ کے متبوع ومقتدیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے دنیا کے کسی انسان کی زندگی میں نہیں ملتی''۔

ذکر حبیب از مصباح الدین قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر ۲۱ رمئی ۱۹۳۴ء۔

مرزا کی بدزبانی پر عیسائیوں اور مرزائیوں کی شہادت

مسٹر اکبر مسیح مشہور عیسائی مصنف اپنی کتاب ''ضربت عیسوی'' کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

(۱)......''جن لوگوں کو ضرورتاً مرزا جی کی تصانیف پڑھنے کا ناگوار اتفاق ہوا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ مناظرہ میں فحش بیانی سخت کلامی بدزبانی بلکہ گالی کو سنے کا مرزا جی نے سرکار سے ٹھیکہ لے لیا ہے آپ اس فن کے جگت استاذ مانے جاتے ہیں۔ ہر مذہب کے بزرگوں کو ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں آپ کے

دست وزبان سے کسی مؤمن کو امان نہیں بلکہ حق تو یہ ہے کہ آپ ہی کی انشاء پردازی سے گبر و مسلمان کا چلن بگڑا''۔

مولوی چراغ دین جموی جو مرزا صاحب کے دام فریب میں پھنس کر نکل آئے تھے لکھتے ہیں:

(۲)......''ہندوستان میں جو شخص دینی مباحثہ میں اپنی بدزبانی اور دریدہ دہنی بلکہ فحش کلامی کے لیے شہرۂ آفاق ہوا جس کی نسبت اہل الرائے کی یہ مستقل رائے ہے کہ دینی مناظرہ میں گندگی اور خباثت کے چلن کو اس نے رواج دیا جو اس فن کا استاذ اور موجد ہے وہ مرزا کا دیانی ہے''۔

(رسالہ تجلی ۱۹۲۷ء از کفریات مرزا ص ۲۹)

یہ مخالف اور موافق کی رائیں ہیں لیکن ''اخلاق مرزا'' کا نمونہ آپ کے سامنے ہے جس سے آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ کیا ایسے ہی تھے جیسا کہ ان کو ان کے نمک خوار مرید کہتے ہیں؟۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر   بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مرزائیوں کے لیے مشعل راہ ہدایت بنائیں تا کہ وہ ایک بدگو بدزبان کا دامن چھوڑ کر حضرت خاتم النبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نور فگن سایہ رحمت میں آجائیں۔اور اللہ تعالیٰ ان ''گندم نما جو فروشوں کے مکر وفریب، دجل وکید'' سے تمام مسلمانان عالم کو محفوظ رکھے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین فقط

خادم الاسلام

نور محمد

مبلغ ومناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۲۰ رذیقعدہ ۱۳۵۳ھ ۲۵ رفروری ۱۹۳۵ء